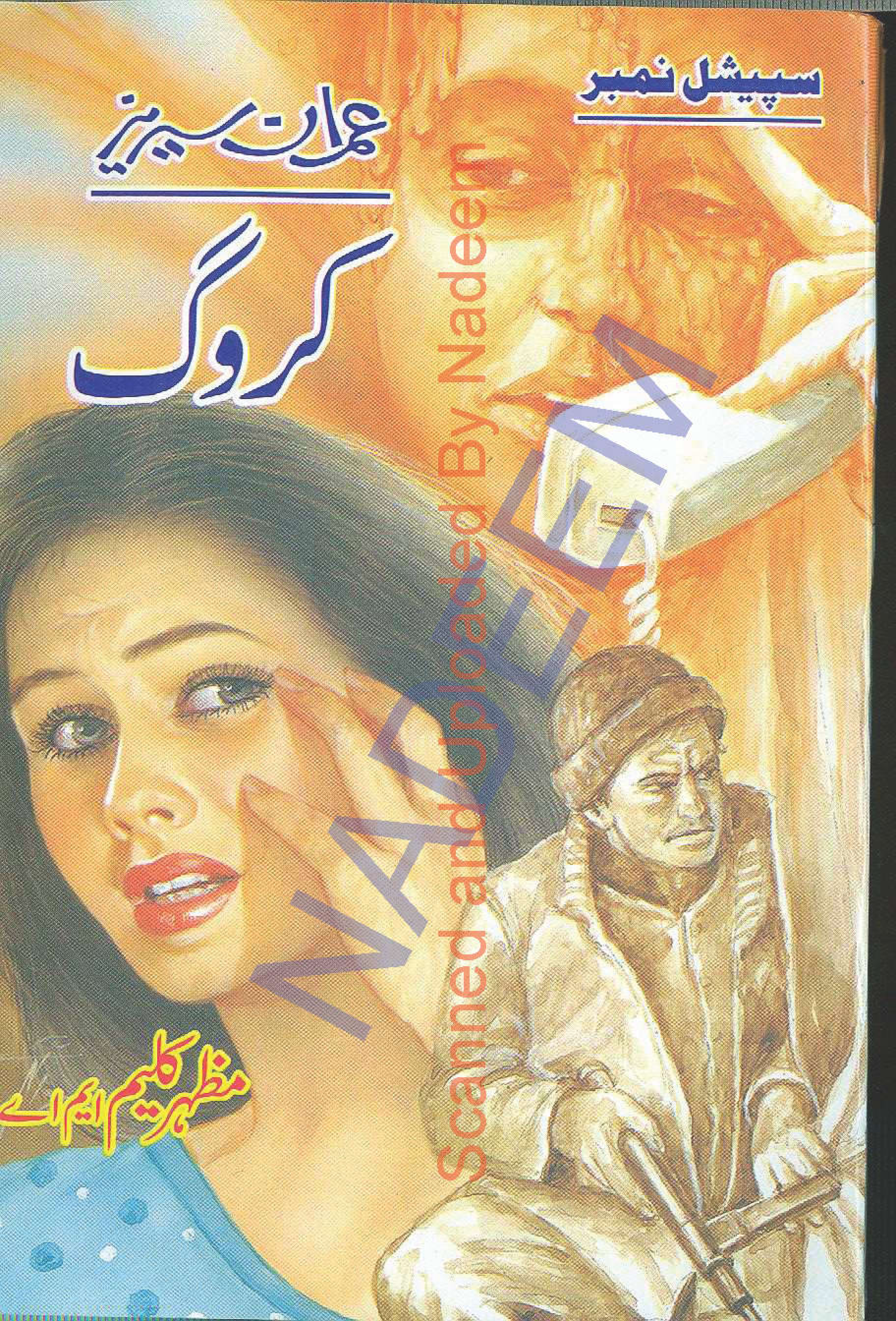
سپیشل نمبر
عمران سیریز
کروگ
مظہر کلیم ایم اے
Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا سپیشل نمبر ''کروگ'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس میں کوبے کو دیوتا مان کر اس کے سامنے انسانوں کی قربانی دینے والے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے کروگیوں کو تاریخ میں پہلی بار سامنے لایا گیا ہے۔ اس کہانی میں ایک یورپی ملک کی یہودی تنظیم نے اس فرقے کی آڑ لیتے ہوئے پاکیشیا کی میزائل فیکٹری کو تباہ کرنے کی ایسی خفیہ منصوبہ بندی کی کہ کامیابی ان کے قدموں میں گرنے پر تیار ہو گئی تھی لیکن ٹائیگر نے اپنی بہترین کارکردگی سے اس سازش کا سراغ لگا لیا لیکن اس سازش کے سرے دور دور تک پھیلے ہوئے تھے اور یہ سب کچھ اس وقت ہو رہا تھا جب کروگیوں نے عمران کو کروگ دیوتا کے سامنے قربان کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور عمران ان کے ہاتھ نہ صرف چڑھ گیا بلکہ اسے قطعاً بے بس کر دیا گیا لیکن جوزف ایک بار پھر آگے بڑھا اور اپنی ناقابل یقین کارکردگی کی بناء پر اس نے عمران کو کروگیوں سے بچا لیا۔

اسی طرح کروگی جلادوں نے جب عمران پر زہر آلود خنجروں سے حملہ کیا اور ڈاکٹروں نے عمران کی زندگی سے مایوسی کا اظہار کیا تو جوزف ایک بار پھر سامنے آ گیا۔ پھر کیا ہوا۔ یہ سب کچھ تو آپ

کو ناول پڑھ کر ہی معلوم ہو گا لیکن ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط، ای میلز اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی میں یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

کراچی سے غازی نعیم احمد اعوان نے ''اپنے خط میں ایک ناول کا آئیڈیا ناول کے اشتہار کی صورت میں لکھا ہے اور یقین کا اظہار کیا ہے ان کے اس آئیڈیے پر تفصیلی ناول لکھا جائے گا''۔

''محترم غازی نعیم احمد اعوان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول کا آئیڈیا لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے ناول کا جو آئیڈیا لکھا ہے وہ واقعی قابل داد ہے لیکن جو کچھ آپ نے لکھا ہے وہ ناول کا ایک باب تو ہو سکتا ہے مکمل ناول نہیں۔ البتہ میرا وعدہ ہے کہ آپ کے اس آئیڈیے کو کسی نہ کسی ناول کے کسی باب میں ضرور سامنے لاؤں گا لیکن ایسا تب ہی ہو سکتا ہے جب ایسا کوئی مشن عمران کے سامنے آئے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

چک نمبر 369 ج ب جودھا نگری ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے رانا بابر امین عطاری نے ایک طویل خط لکھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں آپ کے ماورائی ناول بے حد پسند ہیں۔ خصوصاً طاغوتی دنیا اور کالی دنیا لکھ کر آپ نے سب کو حیران کر دیا کیونکہ اس قدر اہم اور حساس موضوعات پر اس قدر کامیاب ناول لکھنا آپ کا ہی خاصہ ہے۔ انہوں نے چند سوالات بھی کئے ہیں جن میں انہوں نے پوچھا ہے کہ جن ڈیوائسز کے بارے میں آپ ناولوں میں لکھتے ہیں

کیا ان کے بارے میں انٹرنیٹ پر معلومات مل سکتی ہیں۔ آپ یہ معلومات کہاں سے حاصل کرتے ہیں اور ایک سوال یہ کہ عمران، پاکیشیا سیکرٹ سروس، ٹائیگر، جوانا اور جوزف ایک دوسرے کو ہر کام کی وضاحت دیتے رہتے ہیں حالانکہ اس کی کوئی خاص وجہ نہیں ہوتی۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے''۔

محترم رانا بابر امین عطاری صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کے سوالات کا تعلق ہے تو جدید سائنسی ڈیوائسز کے بارے میں معلومات اکٹھی ایک جگہ سے نہیں ملا کرتیں۔ انٹرنیٹ کے ساتھ ساتھ جدید سائنسی ریسرچ پر مبنی رسائل کا مطالعہ بھی کرنا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بعض اوقات بڑے اخبارات ایسے سائنسی میگزینوں میں بھی جدید ترین ریسرچ اور ڈیوائسز کے بارے میں تفصیلات شائع کرتے رہتے ہیں۔ بہرحال معلومات کے لئے جدوجہد کرنی پڑتی ہے اور ایسا صرف وہی کرتے ہیں جنہیں ایسی معلومات حاصل کرنے کا فطری شوق ہو۔ جہاں تک آپ کے دوسرے سوال کا تعلق ہے تو آپ نے جن وضاحتوں پر اعتراض کیا ہے اگر یہ وضاحتیں ساتھ ساتھ موجود نہ ہوں تو آپ خط لکھ کر ان وضاحتوں کے لئے سوال کرتے رہیں گے۔ قارئین ان وضاحتوں کی وجہ سے ساتھ ساتھ ذہنی طور پر مطمئن ہوتے رہتے ہیں کیونکہ وضاحت کے بعد معاملات درست طور پر سامنے آتے ہیں ورنہ قارئین قدم قدم پر الجھنوں کا شکار ہو

سکتے ہیں اور ایسی صورت میں ناول کی دلچسپی متاثر ہو سکتی ہے۔ امید ہے اب وضاحت ہو گئی ہو گی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

E.Mail.Address
mazharkaleem.ma@gmail.com

عمران نے کار ویو کلب کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور پھر وہ اسے لئے سیدھا سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ پارکنگ میں کاروں کا خاصا رش تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ویو کلب میں ہونے والی تصویروں کی نمائش خاصی پسند کی جا رہی ہے۔ عمران نے بھی آج صبح کے مقامی اخبار میں ویو کلب میں ہونے والی تصویری نمائش کے بارے میں پڑھا تھا۔ آج تصویری نمائش کا تیسرا اور آخری دن تھا۔ اخبار میں یہ تفصیل موجود نہ تھی کہ کس عنوان پر تصویری نمائش منعقد کی جا رہی ہے لیکن پارکنگ میں کاروں کی تعداد دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ جس بھی عنوان پر نمائش منعقد ہو رہی ہے بہرحال عوام میں یہ بے حد پسند کی جا رہی ہے۔ عمران ویو کلب کے سامنے سے گزر رہا تھا کہ اسے اخبار میں پڑھی ہوئی خبر یاد آ گئی تھی اور اس نے آگے جانے کی بجائے کار کو ویو

کلب کے کمپاؤنڈ میں موڑ دیا تھا۔

پارکنگ میں کار روک کر اس نے پارکنگ بوائے سے کارڈ لیا اور اسے جیب میں ڈال کر مین گیٹ کی طرف بڑھ رہا تھا کہ اس کی نظریں ایک سائیڈ پر کھڑی تین کاروں پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ تینوں کاریں سیکرٹ سروس کے ممبران کی تھیں۔ ایک کار جولیا کی، دوسری صفدر کی اور تیسری کار کیپٹن شکیل کی تھی اور یہ تینوں کاریں اکٹھی ہی کھڑی تھیں اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ لوگ اکٹھے ہی آئے ہوں گے لیکن اسے یہ معلوم نہ ہو سکتا تھا کہ باقی ممبران بھی ان کے ساتھ آئے ہیں یا یہ اکیلے آئے ہیں۔ بہرحال وہ مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر یہ سوچ کر مسکراہٹ ابھر آئی تھی کہ ساتھیوں کی موجودگی کی وجہ سے اب نمائش دیکھنے کا زیادہ لطف آئے گا۔ مین گیٹ میں داخل ہو کر وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے وہ ابھی ابھی جاگا ہو اور اب خواب کے کسی منظر کو تلاش کر رہا ہو۔

''یس سر۔ آپ کسے تلاش کر رہے ہیں''...... ایک سپروائزر نے قریب آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''فی الحال تو تمہیں دیکھ رہا ہوں۔ ویسے اللہ تمہیں نظر بد سے بچائے۔ باکسنگ کے دھندے میں ہوتے تو بڑے کامیاب رہتے''۔ عمران نے کہا تو سپروائزر جو بے حد دبلا پتلا سا آدمی تھا خود بھی ہنس پڑا۔

''آپ مذاق کر رہے ہیں صاحب۔ بہرحال میں کیا خدمت کر سکتا ہوں''...... سپروائزر نے کہا۔

''تمہاری یونیفارم پر تمہارا نام لیاقت لکھا ہوا ہے اس لئے ظاہر ہے تم مجسم لیاقت ہی ہو گے۔ لیکن تم یہاں سپروائزر ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہاری لیاقت کی قدر نہیں کی جا رہی۔ فی الحال مجھے اتنی خدمت چاہئے کہ میری رہنمائی اس ہال تک کر دو جہاں تصویری نمائش ہو رہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ آیئے۔ وہ تو بیسمنٹ میں ہے۔ تشریف لایئے''۔ سپروائزر لیاقت نے کہا اور پھر وہ عمران کو ساتھ لئے بیسمنٹ میں پہنچ گیا۔ یہ ایک بڑا ہال تھا جس میں تمام دیواروں پر تصویروں کے فریم موجود تھے اور کافی سے زیادہ تعداد میں مرد، عورتیں اور لڑکیاں لڑکے سب بڑے انہماک سے ان تصویروں کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے انہوں نے زندگی میں پہلی بار کوئی تصویر دیکھی ہو۔ عمران نے سپروائزر لیاقت کا شکریہ ادا کیا تو وہ سلام کر کے واپس چلا گیا۔ عمران آگے بڑھا اور پھر وہ دیواروں پر موجود تصاویر کو ایک نظر دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہاں موجود تمام تصاویر حشرات الارض کی تھیں۔ عجیب و غریب اور بھیانک نظر آنے والے کیڑے مکوڑے۔ یہ ساری تصاویر فوٹوگرافک تصویریں تھیں لیکن یہ سب اس قدر خوبصورت انداز میں کھینچی گئی تھیں کہ حشرات الارض کا ہر پہلو صاف اور واضح نظر آ رہا تھا۔

"کمال ہے۔ یہ تصاویر خواتین بھی دیکھ رہی ہیں اور لڑکیاں بھی۔ ہال تو ان کی چیخوں سے گونجنا چاہئے جبکہ یہاں خاموشی ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ دوسری دیوار پر موجود فریم دیکھ کر وہ چونک پڑا کیونکہ یہ ساری تصاویر جنگلی جانوروں کی تھیں جن میں خرگوش سے لے کر بھینسے اور شیر، چیتے تک کی تصاویر تھیں۔ یہ تصاویر بھی فوٹوگرافک تھیں لیکن تصاویر کھینچنے والے اپنے فن میں انتہائی ماہر دکھائی دیتے تھے۔ پھر چوتھی دیوار پر پرندوں کی تصاویر تھیں۔ ان تصاویر میں چھوٹی چڑیا سے لے کر دنیا کا تقریباً ہر پرندہ شامل تھا۔ یہ بھی بے حد خوبصورت تصاویر تھیں۔

اب عمران کو معلوم ہوا تھا کہ ہال عورتوں کی چیخوں سے کیوں نہیں گونج رہا کیونکہ جس دیوار پر حشرات الارض کی تصاویر تھیں وہاں بوڑھے مرد زیادہ تھے جبکہ پرندوں اور دوسری تصاویر کو دیکھنے والوں میں کثیر تعداد عورتوں اور لڑکیوں کی تھی۔ عمران نے پورے ہال میں نظریں دوڑائیں لیکن وہاں نہ ہی اسے جولیا نظر آئی اور نہ ہی دوسرا ساتھی۔

"کاریں تو باہر موجود ہیں پھر یہ کہاں گئے ہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ واپسی کے لئے مڑنے ہی لگا تھا کہ ایک کونے میں موجود تصویر دیکھ کر وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔

پھر وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ہوا اس تصویر کی طرف بڑھنے لگا۔

اس کی نظریں فریم پر جمی ہوئی تھیں۔ تصویر میں ایک چھوٹی بچی

زمین پر پڑی ہوئی تھی جس کے جسم کے گرد رسی بندھی ہوئی تھی جبکہ اس بچی کے سر پر ایک قدرے بھاری جسامت کا کوا بیٹھا ہوا تھا جس کی آنکھوں میں تیز شیطانی چمک نمایاں تھی اور وہ آگے کی طرف جھک کر اس بچی کی آنکھ میں چونچ مارنے ہی والا تھا۔ لڑکی چیخ رہی تھی، رو رہی تھی۔ اس کے چہرے پر ایسا درد، بے چارگی اور بے بسی تھی کہ دیکھ کر دل پھٹنے کے قریب آ جاتا تھا۔ عمران کافی دیر تک اس تصویر کو دیکھتا رہا۔ تصویر کے نیچے ایک سائیڈ پر دستخط تھے لیکن پڑھے نہ جا رہے تھے کہ یہ کس کے دستخط ہیں۔ عمران واپس مڑا اور استقبالیہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا

"لیس سر"...... استقبالیہ کاؤنٹر پر موجود آدمی نے عمران کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر کہا۔

"کیا یہ تصاویر برائے فروخت ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ فی الحال نہیں کیونکہ ابھی ان کی نمائش یورپ اور ایکریمیا میں ہونی ہے۔ اس کے بعد شاید انہیں فروخت کر دیا جائے"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ان تصاویر کے فوٹوگراف لئے جا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ وہ دیکھیے۔ باقاعدہ بورڈ موجود ہے کہ تصاویر کی تصاویر لینا ممنوع ہے"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ یہ تصویر جن صاحب نے بنائی ہے ان کا نام اور بائیوڈیٹا معلوم ہوسکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ ان کا نام فیروز ہے اور اتفاق سے وہ یہاں موجود ہیں۔ آپ ان سے ملاقات بھی کر سکتے ہیں"...... اس دمی نے کہا۔

"کہاں کے رہنے والے ہیں یہ فیروز صاحب"...... عمران نے کہا۔

"شیر پور کے رہنے والے ہیں۔ سیلانی فوٹوگرافر ہیں۔ کئی بار ان کی تصاویر کو عالمی انعامات مل چکے ہیں۔ وہ آ رہے ہیں۔ وہ سوٹ پہنے"...... اس آدمی نے ایک ادھیڑ عمر آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو بڑے اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا ان کی طرف آ رہا تھا۔

"فیروز صاحب۔ یہ صاحب آپ سے ملاقات چاہتے ہیں اور جناب، یہ ہیں فیروز صاحب جن کی کھینچی ہوئی تصویر آپ خریدنا چاہتے ہیں"...... اس آدمی نے ان دونوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"جی میرا نام فیروز ہے اور میں شوقیہ فوٹوگرافر ہوں"...... فیروز نے مسکراتے ہوئے مصافحہ کے لئے اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مجھے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کہتے ہیں۔ کیوں کہتے ہیں یہ مجھے نہیں معلوم۔ ویسے آپ سے مل کر اس لئے خوشی نہیں ہوئی کہ آپ انتہائی بے رحم اور سفاک انسان

ہیں"...... عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو فیروز نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔ اس کے چہرے پر تکدر کے تاثرات نمایاں تھے۔ استقبالیہ کا آدمی بھی حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں بے رحم اور سفاک آدمی ہوں۔ کیا مطلب"...... فیروز نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ نے وہ تصویر بنائی ہے جس میں ایک چھوٹی بچی زمین پر رسی سے بندھی پڑی ہے اور ایک کوا اس کی آنکھ نکالنے کے در پے ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں اور اسے ہی پہلا عالمی ایوارڈ ملا ہے۔ لیکن آپ"۔ فیروز نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اس بچی کے چہرے پر درد، بے چارگی اور بے بسی دیکھی ہے اور آپ اسے بچانے کی بجائے اس کی تصویر بنانے میں مگن رہے اور یقیناً آپ نے اپنے پیشہ وارانہ انداز میں ایسا کہا ہو گا۔ پلیز سمائل"...... عمران نے کہا تو اس بار فیروز بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ۔ تو آپ اس لئے مجھے سفاک اور بے رحم کہہ رہے تھے۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ میں وہاں کار میں سوار گزر رہا تھا کہ میں نے سڑک کی سائیڈ پر اس بچی کو اس انداز میں بندھے ہوئے دیکھا تو میں نے کار فوراً روکی اور نیچے اتر کر اس کی طرف بڑھا۔ کیمرہ

ہمیشہ میرے پاس ہوتا ہے۔ جب میں قریب پہنچا تو اس وقت یہ کوا آ کر بچی کے سر پر بیٹھ گیا اور اس نے اسے چونچ مارنے کی کوشش کی تو میرے اندر کا فنکار جاگ اٹھا اور میں نے فوٹو بنا لیا اور پھر اس کوے کو پتھر مار کر اڑا دیا اور جا کر بچی کو رسیوں سے آزاد کر دیا''...... فیروز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ نے واقعی ایسی تصویر بنائی ہے جسے صدیوں یاد رکھا جائے گا۔ آیئے۔ تاکہ آپ کو خصوصی چائے پلائی جائے''۔ عمران نے کہا۔

''آپ کا شکریہ۔ ویسے آپ کی ڈگریاں بتا رہی ہیں کہ آپ سائنس دان ہیں لیکن یا تو یہ ڈگریاں اصلی نہیں ہیں یا پھر آج کل کے سائنس دان شوبز کے افراد بن چکے ہیں''...... فیروز نے کہا تو عمران اس کے خوبصورت فقرے پر بے اختیار ہنس پڑا۔

''چائے کی دعوت آپ قبول نہیں کریں گے''...... عمران نے کہا۔

''میں آپ کو چائے پلاتا ہوں۔ آیئے''...... فیروز نے کہا اور پھر وہ بیسمنٹ سے نکل کر اوپر ہال میں آ گئے۔ ایک سائیڈ پر موجود میز کے گرد کرسیاں خالی تھیں۔ وہ دونوں وہاں پہنچ گئے اور عمران نے ویٹر کو بلیک ٹی کا آرڈر دے دیا۔

''آرڈر تو میں نے دینا تھا۔ آپ نے میری تصویر کی اس انداز میں تعریف کی ہے کہ میں واقعی اب اپنے آپ کو سفاک اور بے

رحم سمجھنے لگا ہوں''...... فیروز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ یہ بتا دیں کہ اس بچی کو اس انداز میں کس نے باندھا تھا اور کیوں باندھا تھا''...... عمران نے کہا تو فیروز بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔ تو آپ بھی اس زاویئے پر سوچ رہے ہیں۔ میں بھی کئی دنوں تک سوچتا رہا ہوں۔ کئی دوستوں سے ذکر بھی کیا لیکن کوئی اس بارے میں نہ بتا سکا۔ اس لڑکی کو لکڑی کے کھونٹے زمین میں ٹھونک کر پیروں سے سر تک اس طرح باندھا گیا تھا کہ وہ معمولی سی جنبش بھی نہ کر سکتی تھی۔ گھاس کی وجہ سے بظاہر یہ کھونٹے تصویر میں نظر نہیں آ رہے لیکن وہاں تھا ایسا ہی۔ میں نے اس کوے کو اڑانے کی کوشش کی لیکن وہ نہ اڑا اور نہ ہی اس نے کوئی حرکت کی تو میں سمجھ گیا کہ اس کوے کا بچی کو نقصان پہنچانے کا فوری طور پر کوئی ارادہ نہیں ہے۔ چنانچہ میرے اندر کا فوٹو گرافر بے چین ہو گیا اور میں نے یہ تصویر بنا لی۔ جیسے ہی فلیش چمکی اس کوے نے یکلخت اپنی چونچ مار دی لیکن بچی کی قسمت اچھی تھی یا کوئی دوسری وجہ تھی کہ اس کی چونچ گردن کے قریب سے ہوتی ہوئی نیچے زمین پر جا لگی اور خود کوا الٹ کر نیچے جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اڑتا ہوا جھاڑیوں میں غائب ہو گیا۔ یہ سب کچھ صرف چند لمحوں میں ہو گیا۔ بچی سسکیاں بھر بھر کر رو رہی تھی۔ میں نے جب اسے کھولنے کی کوشش کی تب مجھے معلوم ہوا کہ باقاعدہ لکڑی کے کھونٹے زمین

میں گاڑ کر اسے باندھا گیا ہے۔ چنانچہ میں نے پورا زور لگا کر کھونٹے اکھاڑے اور اس بچی کو آزاد کیا اور پھر اس سے پوچھا کہ وہ کون ہے اور یہاں اسے کس نے باندھا تھا اور وہ کہاں رہتی ہے لیکن اس سے پہلے کہ بچی کوئی جواب دیتی ایک مرد اور عورت بھاگتے ہوئے وہاں پہنچے اور وہ اس بچی کو زندہ دیکھ کر اس طرح حیران ہوئے جیسے کوئی ناممکن کام وقوع پذیر ہو گیا ہو۔ انہوں نے بتایا کہ اس بچی کا نام اکاشا ہے اور یہ ان کی بیٹی ہے جو کل سے گم ہو گئی تھی۔ ابھی ابھی کسی نے بتایا ہے کہ وہ آپ کے پاس موجود ہے تو وہ مجھ تک پہنچ گئے۔ بچی نے بھی اقرار کیا کہ وہ اس کے ماں باپ ہیں تو میں نے بچی انہیں دے دی اور انہیں اس کی حفاظت کے لئے کہا اور وہ چلے گئے تو میں کار میں بیٹھ کر اپنی منزل کی طرف بڑھ گیا''...... فیروز نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یہ بچی کس شہر میں رہتی تھی''...... عمران نے پوچھا۔

''قبطیہ میں۔ مصر کا مشہور شہر ہے''...... فیروز نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''اوہ۔ میں سمجھا تھا کہ آپ پاکیشیا کے کسی شہر کا نام لیں گے۔ بہرحال پھر آپ کی ملاقات ہوئی اس بچی سے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''جی نہیں۔ البتہ ایک بار میں وہاں گیا جہاں میں نے تصویر

بنائی تھی تو وہاں ایک فقیر ٹائپ کا آدمی موجود تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ اکاشا کی قربانی دے دی گئی ہے۔ میرے پوچھنے پر اس نے کہا کہ کروگ اب تک ہزاروں قربانیاں لے چکا ہے۔ اس لڑکی اکاشا کی بھی قربانی اس نے لے لی تو کیا ہوا اور پھر وہ قربانی کی تفصیل بتا کر ایک طرف بھاگتا چلا گیا''...... فیروز نے کہا۔

''کیا آپ اس تصویر کا فوٹوگراف مجھے دیں گے۔ میں آپ کو حلف دیتا ہوں کہ اس کا غلط استعمال نہیں ہو گا''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''مجھے اب مکمل یقین ہو گیا ہے کہ آپ واقعی اس کا غلط استعمال نہیں کریں گے۔ یہ لیجئے''...... فیروز نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر اس میں سے تصویر نکالی اور عمران کی طرف بڑھا دی۔

عمران نے اس تصویر کو غور سے دیکھا۔

''کیا آپ پہلے سے یہ تصویر جیب میں رکھ کر یہاں آئے تھے''...... عمران نے تصویر اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

''اس تصویر کی ایک کاپی میں ہمیشہ اپنے پاس رکھتا ہوں۔ مجھے اس سے ویسے بھی دلی انس ہے۔ میں نے آج تک کسی کو تصویر کی کاپی دینا تو ایک طرف کسی کو دکھائی تک نہیں لیکن آپ پر مجھے نجانے کیوں اعتبار سا آ گیا ہے''...... فیروز نے کہا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس دوران وہ چائے پی چکے تھے۔

''آپ کا پتہ اور فون نمبر کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

"تصویر کی پشت پر درج ہے۔ اچھا۔ اب مجھے اجازت دیں۔ میں نے ایک ضروری کام جانا ہے"...... فیروز نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور فیروز اس سے مصافحہ کر کے اور چائے کا شکریہ ادا کر کے واپس چلا گیا تو عمران واپس بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے تصویر نکالی اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"عمران صاحب۔ آپ بھی یہاں"...... اچانک اس کے کانوں میں صفدر کی آواز پڑی تو اس نے چونک کر ادھر دیکھا اور پھر تصویر کو لفافے میں ڈال کر اٹھ کھڑا ہوا۔ جولیا، صالحہ سمیت پوری ٹیم وہاں موجود تھی۔ وہ شاید واپس جا رہے تھے کہ عمران کو دیکھ کر رک گئے۔

"میں تمہیں تلاش کرتا ہوا یہاں آیا ہوں۔ تم نجانے کہاں تھے"۔ عمران نے تصویر واپس جیب میں رکھتے ہوئے کہا تو وہ سب وہاں اکٹھے ہو گئے۔

"ہم تصویری نمائش دیکھنے آئے تھے اور نمائش دیکھ کر ہم لنچ کے لئے ڈائننگ ہال میں چلے گئے۔ وہاں سے اب واپس جا رہے تھے کہ آپ نظر آ گئے"...... صفدر نے کہا۔

"تم یہاں اکیلے آئے ہو اور یہاں کیوں بیٹھے ہو"...... جولیا نے کہا۔ وہ سب اب کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے۔

"اکیلے پن کو دور کرنے کے لئے آیا تھا لیکن جب قسمت میں ہی اکیلا رہنا لکھ دیا گیا ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ میں نے تمہاری

کار پارکنگ میں دیکھی تو میں دیوانہ وار تصویری نمائش والے ہال میں گیا۔ وہاں تم موجود نہ تھی تو وہاں سے یہاں آ کر بیٹھ گیا اور تنہائی پر لکھی جانے والی غزلیں اور نظمیں یاد کرتا رہا"...... عمران نے خالصتاً رومانٹک لہجے میں کہا تو جولیا کے ساتھ بیٹھی ہوئی صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"عمران صاحب۔ آپ مس جولیا کو کیوں بے وقوف سمجھتے ہیں۔ آپ یہاں آئے، ایک حسینہ سے ملے، اس سے اس کی تصویر لی جو اس وقت بھی آپ کی جیب میں ہے"...... صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"تصویر۔ کیا مطلب۔ کیسی تصویر۔ کس کی تصویر"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس محترمہ کی جس سے ملنے عمران صاحب یہاں آئے ہیں"۔ صالحہ نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب اگر چھوٹی بہن بڑے بھائی پر اس طرح اس کے منہ پر ہی الزام لگانا شروع کر دے تو پھر وہ کیا کہتے ہیں کہ قرب قیامت کی نشانیاں ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ لفافہ تو میں نے بھی آپ کو جیب میں رکھتے ہوئے دیکھا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"دکھاؤ کس کی تصویر ہے۔ دکھاؤ مجھے"...... جولیا نے انتہائی بے

چین سے لہجے میں کہا۔

''وہ تمہارے مطلب کی تصویر نہیں ہے''...... عمران نے مدافعانہ لہجے میں کہا۔

''دکھاؤ مجھے''...... جولیا نے یکلخت بری طرح بگڑتے ہوئے کہا۔ اسے واقعی غصہ آ گیا تھا۔

''جب میں کہہ رہا ہوں کہ یہ تمہارے مطلب کی نہیں ہے تو پھر ضد کیوں کر رہی ہو''...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ مجھے دکھائیں۔ میں فیصلہ کروں گا کہ یہ تصویر مس جولیا کو دکھانی چاہئے یا نہیں''...... صفدر نے کہا۔

''کیا مطلب۔ تمہارا مطلب ہے کہ اس کی جیب میں کوئی غلط تصویر ہے''۔ جولیا نے حیرت اور غصے کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

''میں تو تمہیں اس لئے نہ دکھا رہا تھا کہ تمہیں افسوس ہو گا لیکن تم نے اسے نجانے کیا رنگ دے دیا ہے۔ اچھا یہ لو اور غور سے دیکھو''...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور جیب سے لفافہ نکال کر اس میں سے اس نے تصویر نکالی اور میز پر رکھ دی تو جولیا نے جھپٹ کر تصویر اٹھائی اور اسے دیکھنے لگی۔

''اوہ۔ یہ تصویر تو نمائش میں بھی موجود ہے۔ کیا تم وہاں سے لائے ہو۔ انتہائی دردناک تصویر ہے۔ میں تو اسے دیکھ کر بے چین ہو گئی تھی''...... جولیا نے کہا اور پھر صالحہ، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل سب نے یہ تصویر دیکھی۔

''عمران صاحب۔ تصویر واقعی شاہکار ہے۔ میں نے پڑھا تھا کہ اس تصویر کو عالمی ایوارڈ بھی مل چکا ہے لیکن آپ اسے کیوں اٹھائے پھر رہے ہیں''...... صفدر نے کہا تو عمران نے نمائش میں تصویر دیکھنے سے لے کر فیروز سے ملنے اور پھر یہاں آ کر فیروز کی بتائی ہوئی تفصیل اس نے مختصر طور پر بتا دی۔

''قربانی۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ موجودہ جدید دور میں کسی انسان کی قربانی دی جائے۔ ایسا تو ممکن نہیں ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اس دنیا میں نجانے کیا کیا ہو رہا ہے۔ بہرحال میں اس کی تہہ تک پہنچوں گا اور اگر واقعی کوئی گروہ ایسا ہے جو انسانی قربانیاں دیتا ہے تو میں اس پورے گروہ کا خاتمہ کر دوں گا''...... عمران نے تصویر کو واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

''آپ نے بتایا ہے کہ یہ تصویر قبطیہ میں بنائی گئی ہے یعنی مصر میں۔ تو کیا آپ مصر جائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''اس تصویر والی بچی کے گلے میں ایک عجیب ساخت کا ہار نظر آ رہا ہے۔ ایسا ہار میں نے پاکیشیا میں ایک قبیلے کے افراد کو پہنے دیکھا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ قبیلہ بھی اس قبیلے سے متعلق ہے جس سے متعلقہ یہ بچی ہے اس لئے میں اس قبیلے سے مل کر اس ہار کے بارے میں معلومات حاصل کروں گا۔ پھر سوچوں گا کہ مزید کیا ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب پلیز۔ آپ اس مہم میں ہمیں بھی کام کرنے کا موقع دیں"...... صفدر نے کہا تو سب نے باری باری اس کی تائید کر دی۔

"ہو سکتا ہے کہ تمہارا چیف تمہیں مصر جانے کی اجازت نہ دے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہاں جانا ہی نہ پڑے اور یہیں مسئلہ حل ہو جائے۔ مجھے تو بہرحال یہ کام کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں ابھی تک سمجھ نہیں سکا کہ آپ کا مشن کیا ہے"...... خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو سب چونک پڑے۔

"میں اس شیطانی قبیلے کو راہ راست پر لانا چاہتا ہوں جو اس دور میں بھی انسانی قربانی دے رہے ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر بھی یہ انتہائی سنگین جرم ہے اور بحیثیت مسلمان تو یہ ناقابل برداشت ہے"۔ عمران نے قدرے جذباتی لہجے میں کہا۔

"قبیلہ نجانے کتنا بڑا ہو اور ضروری نہیں کہ وہ آپ کے کہنے پر اس قبیح فعل سے باز آ جائیں۔ آپ کس طرح اس قبیلے کا خاتمہ کریں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس قبیلے کا کوئی مرکزی سیٹ اپ ہو گا۔ اس مرکزی سیٹ اپ کو کور کر لیا جائے تو معاملات سدھر سکتے ہیں۔ بہرحال کوشش کرنا تو فرض ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا

جدید ماڈل کی سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے پاکیشیا کے دارالحکومت سے نکل کر شیر گڑھ جانے والی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ڈرائیور تھا جس نے باقاعدہ ڈرائیوروں والا لباس پہنا ہوا تھا۔ ہاتھوں میں دستانے تھے اور سر پر سفید کیپ تھی۔ عقبی سیٹ پر ایک بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کا چہرہ اس کی جسامت کے لحاظ سے بڑا تھا اور اس کے چہرے پر سختی اور قدرے سفاکی کے تاثرات اس طرح موجود تھے جیسے وہ فطری طور پر بے رحم اور سفاک آدمی ہو۔ اس کی آنکھوں پر سرخ رنگ کے شیشوں والی عینک تھی۔

"تمہیں یقین ہے یعقوب کہ اس بار کروگ کا بڑا پجاری ہماری بات مان لے گا"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے اس ادھیڑ عمر آدمی نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مکمل یقین ہے سیٹھ صاحب۔ میری اس سے بات ہوئی ہے"۔ ڈرائیور جس کا نام یعقوب تھا، نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پچھلی بار قربانی کے لئے تم لڑکی اٹھا لائے تھے۔ اس بار تم نے کیوں انکار کر دیا"...... سیٹھ اعظم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے اپنی پرواہ نہیں ہے سیٹھ صاحب۔ مجھے آپ کی عزت کا خیال ہے۔ ساری دنیا کو معلوم ہے کہ میں سیٹھ اعظم صاحب کا ڈرائیور ہوں اور پچھلی بار پولیس مجھ تک پہنچتے پہنچتے رہ گئی تھی۔ اگر وہ مجھ تک پہنچ جاتی تو آپ کا نام سامنے آ جاتا اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتا"...... ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ہمارا نام اس معاملے میں ہرگز نہیں آنا چاہئے ورنہ لوگ ہمارے ٹکڑے اڑا دیں گے"...... سیٹھ اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو میں نے لڑکی کی تلاش کا کام بڑے پجاری پر چھوڑ دیا ہے۔ بس ہم اسے رقم دیں گے۔ باقی کام وہ خود کرے گا اور ہمارا کام ہو جائے گا"...... ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ اچھی تجویز ہے۔ ویسے یعقوب تمہیں ان کے بارے میں کیسے پتہ چلا اور تو کسی کو ان کے بارے میں معلوم نہیں ہے"۔ سیٹھ اعظم نے کہا۔

"میرا بھائی کروگی ہے سیٹھ صاحب اور جب سے وہ کروگ

میں شامل ہوا ہے تب سے وہ روز بروز امیر سے امیر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس نے مجھے بتایا تو میں نے آپ کے ٹھیکوں میں رکاوٹیں ختم کرنے کے لئے آپ کو یہ بات بتائی۔ پھر آپ نے دیکھا کہ ایک قربانی دیتے ہی بڑے ٹھیکوں کے راستوں میں موجود رکاوٹیں دور ہونا شروع ہو گئیں۔ ایک قربانی اور دینے سے تمام رکاوٹیں بالکل ختم ہو جائیں گی"...... یعقوب ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک بات بتاؤ۔ امیر بننے کی خواہش تو سب میں ہوتی ہے۔ تم میں بھی ہو گی۔ پھر تم اپنے بھائی کی طرح کروگ میں شامل کیوں نہیں ہو گئے"...... سیٹھ اعظم نے کہا۔

"سیٹھ صاحب۔ کروگ مکمل طور پر شیطانی فرقہ ہے۔ اس میں شامل ہونے اور پھر شامل رہنے کے لئے ایسی ایسی خوفناک رسمیں ہیں کہ انسان کا دل کانپ جاتا ہے اور وہ ناقابل برداشت رسمیں اسے اندر سے توڑ دیتی ہیں۔ میرا بھائی امیر ضرور ہوتا جا رہا ہے لیکن اندر سے وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا ہے اس لئے میں نے کروگ بننے کی ہمت نہیں کی۔ جہاں تک امیر ہونے کا تعلق ہے آپ مجھے اتنا دے دیتے ہیں کہ مجھے امیر ہونے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی"...... ڈرائیور یعقوب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا بھائی کیا کاروبار کرتا ہے"...... سیٹھ اعظم نے پوچھا۔

"وہ پراپرٹی کی فروخت کا کاروبار کرتا ہے اور ہر معاملے میں سفید جھوٹ بولنے، فراڈ کرنے کا ماہر ہوتا جا رہا ہے۔ اسے چونکہ

یقین ہے کہ کروگ ہونے کی وجہ سے شیطان اس کا محافظ ہے اس لئے دنیا میں کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا“...... ڈرائیور یعقوب نے کہا۔

”اس کے خلاف کارروائی کیوں نہیں ہو سکتی۔ جن لوگوں کے ساتھ فراڈ ہوتا ہو گا وہ لڑائی جھگڑا بھی کرتے ہوں گے اور پولیس میں بھی جاتے ہوں گے“...... سیٹھ اعظم نے کہا۔

”کروگ ہونے کی وجہ سے وہ ہر غلط حربہ استعمال کرتا ہے۔ غنڈوں کے ذریعے شرفاء کو ڈرانا، دھمکانا، پولیس کو رشوت دے کر ساتھ ملا لینا، بڑے بڑے افسروں کو رشوت دینا غرضیکہ وہ مکمل شیطان بن چکا ہے“...... ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار سیٹھ اعظم نے صرف اثبات میں سر ہلانے پر اکتفاء کیا۔ پھر شیر گڑھ کا پہاڑی علاقہ شروع ہو گیا تو ڈرائیور نے رفتار آہستہ کر دی۔ پھر شہر کے مضافاتی گاؤں شروع ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد ایک احاطے کے بند گیٹ کے سامنے ڈرائیور نے کار روکی اور نیچے اتر کر گیٹ کے باہر کھڑے ہوئے دو آدمیوں کی طرف بڑھ گیا۔ ڈرائیور نے ان سے بات چیت کی اور پھر واپس مڑ کر کار میں آ بیٹھا۔

”بڑا پجاری لڑکی کو لے کر کروگ معبد میں گیا ہے۔ ہمیں بھی وہیں جانا ہو گا“...... ڈرائیور نے مڑ کر عقبی سیٹ پر بیٹھے سیٹھ اعظم سے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ چلو“...... سیٹھ اعظم نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے

کہا تو ڈرائیور نے کار بیک کر کے موڑی اور پھر تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ مختلف پہاڑی علاقوں سے گزرنے کے بعد ایک جگہ سڑک کا اختتام ہو گیا۔ اس کے بعد پہاڑی چٹانیں تھیں۔ ڈرائیور نے سائیڈ پر کر کے ایک اونچی چٹان کی اوٹ میں کار روک دی اور خود نیچے اتر کر اس نے سیٹھ اعظم کی سائیڈ والا دروازہ کھولا تو سیٹھ اعظم کار سے باہر آ گیا۔ ڈرائیور نے کار لاک کی اور پھر وہ آگے بڑھنے لگا۔ مختلف چٹانیں پھلانگنے کے بعد وہ ایک کریک کے اندر داخل ہوا لیکن کچھ دیر بعد ہی یہ کریک بھی ایک چٹان پر رک گیا تو ڈرائیور نے اس چٹان پر زور زور سے دو تین مکے مارے اور پھر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی چٹان ایک سائیڈ پر کھسک گئی۔ اب دوسری طرف ایک بڑا وسیع کمرہ سا نظر آ رہا تھا۔

”آیئے سیٹھ صاحب۔ ہم پہنچ گئے ہیں“...... ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے کہا تو سیٹھ اعظم نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ دونوں اس کمرے میں داخل ہوئے تو ان کے عقب میں چٹان خود بخود بند ہو گئی۔ اس کمرے کے ایک کونے سے ایک راستہ جا رہا تھا جو اوپر چڑھائی کی طرف جاتا تھا۔ وہ دونوں اس راستے پر چلتے ہوئے اوپر چڑھے اور پھر وہ ایک کھلی جگہ پر پہنچ گئے۔ وہاں پچاس کے قریب آدمی موجود تھے جنہوں نے مقامی لباس پہنے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے ایک بوڑھا آدمی ہاتھ میں لاٹھی پکڑے کھڑا

ہوا تھا۔ اس نے سیاہ رنگ کی چوگوشیہ ٹوپی اور سیاہ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے گلے میں عجیب ساخت کا ہار تھا اور اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

''آؤ۔ آؤ سیٹھ۔ آؤ خوش آمدید۔ کروگ معبد تمہارا استقبال کرتا ہے''...... اس پجاری نے جس کے لمبے لمبے بال اس کی پشت پر کافی نیچے تک جا رہے تھے بھنچی بھنچی آواز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکریہ بڑے پجاری۔ ہم آپ کے مشکور ہیں''...... سیٹھ اعظم نے جواب دیا۔

''ڈرائیور۔ تم باقی رقم لے آئے ہو''...... بڑے پجاری نے اس بار ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں کل رقم پہنچا گیا تھا جناب''...... ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''وہ تو لڑکی کے عوض رقم تھی۔ اب کروگ قربانی کے موقع پر تمہیں اس سے آدھی رقم دینا ہو گی ورنہ کروگ قربانی نہیں دی جا سکتی''...... بڑے پجاری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ڈرائیور۔ جو یہ مانگتے ہیں انہیں دے دو۔ بس ہمارا کام ہونا چاہئے''...... سیٹھ اعظم نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

''حکم کی تعمیل ہو گی سیٹھ صاحب''...... ڈرائیور نے کہا اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے بڑی مالیت کے نوٹوں کی دو گڈیاں نکال کر اس نے آگے بڑھ کر یہ دونوں گڈیاں بڑے

پجاری کے قدموں میں رکھ دیں اور خود الٹے قدموں پیچھے ہٹ گیا۔ بڑے پجاری نے اپنی بڑی بڑی سفید مونچھوں کو ایک ہاتھ سے تاؤ دیتے ہوئے پہلے تو غور سے ان دونوں گڈیاں کو دیکھا جیسے نظروں ہی نظروں میں انہیں گن رہا ہو یا اندازہ لگا رہا ہو کہ یہ رقم کتنی ہے۔ پھر اس نے سامنے کھڑے آدمیوں میں سے ایک کو ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ آدمی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے دونوں گڈیاں اٹھائیں اور پھر دوڑتا ہوا ایک چٹان کے پیچھے چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے دونوں ہاتھ خالی تھے۔

''آؤ۔ اب قربانی کی رسم ادا کی جائے''...... بڑے پجاری نے مطمئن لہجے میں کہا اور مڑ کر ایک چٹان کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے پیچھے ڈرائیور یعقوب اور سیٹھ اعظم چل رہے تھے جبکہ ان کے عقب میں وہ افراد تھے جو وہاں پہلے سے موجود تھے۔ مختلف چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے وہ ایک بڑی سی چٹان کے قریب جا کر رک گئے۔ اس چٹان کی سائیڈوں میں لوہے کے بڑے کھونٹے ٹھونکے گئے تھے جن سے رسیاں بندھی ہوئی تھیں۔

''موبو''...... بڑے پجاری نے مڑ کر کہا۔

''حکم آقا''...... ایک آدمی نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''جا کر اس لڑکی کو لے آؤ اور یہاں اسے باندھ دو۔ ہم کروگ کی منت سماجت کریں گے کہ وہ سیٹھ اعظم کی قربانی منظور کر لے''...... بڑے پجاری نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر ایک

چٹان کی اوٹ میں جانے کی وجہ سے نظروں سے اوجھل ہو گیا جبکہ موبو دو مزید آدمیوں سمیت دوسری طرف مڑ کر چٹانوں کے پیچھے غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد موبو ان دو آدمیوں کے ساتھ آیا تو وہ دونوں آدمی ایک آٹھ نو سال کی معصوم سی بچی کو اٹھائے ہوئے تھے۔ بچی آہستہ آہستہ رو رہی تھی۔ پھر موبو نے اس بچی کو اس چٹان پر لٹا دیا۔ اس کے ساتھیوں نے بچی کے ہاتھ پاؤں جکڑ دیئے۔ بچی اب اونچی آواز میں رو اور بری طرح تڑپ رہی تھی لیکن موبو نے چٹان کے پیچھے دو کھونٹوں کے درمیان اس بچی کا سر رکھ کر اسے رسی کی مدد سے اس طرح جکڑ دیا کہ لڑکی اب نہ سر موڑ سکتی تھی اور نہ ہی سر اٹھا سکتی تھی۔ اس کے باقی جسم کو کھونٹوں کے ساتھ رسی کی مدد سے اچھی طرح باندھ دیا گیا۔ اب لڑکی مسلسل اور اونچی آواز میں رونے لگی تھی۔ اس کا معصوم اور خوبصورت چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔ آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔ وہ اب چیخ رہی تھی، رو رہی تھی۔ وہ پھڑکنا چاہتی تھی لیکن حرکت بھی نہ کر سکتی تھی۔ اتنے میں بڑا پجاری چٹان کی اوٹ سے سامنے آ گیا اور تیزی سے اس چٹان کے قریب پہنچا اور اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اس بچی پر پھونکنا شروع کر دیا کہ اچانک پروں کی پھڑپھڑاہٹ سنائی دی اور پھر ایک بھاری جسامت کا کوا جس کی چونچ بھی خاصی بڑی اور نوک دار تھی چٹانوں کے پیچھے سے اڑتا ہوا آیا اور آ کر اس بچی کے سر پر اس طرح بیٹھ گیا

کہ اس کی چونچ بچی کے جسم کی طرف تھی۔ سامنے کھڑے سیٹھ اعظم اور ڈرائیور دونوں بڑی حیرت اور غور سے اس کوے کو دیکھ رہے تھے جبکہ کوے کے آتے ہی بڑا پجاری اور اس کے ساتھی سب اس کے سامنے سجدے میں گر گئے اور کروگ، کروگ اس طرح پکارنے لگے جیسے اس لفظ کا ورد کر رہے ہوں۔ اسی لمحے کوے نے زور سے کائیں کائیں کیا تو سب ایک جھٹکے سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو گئے اور دوسرے لمحے سیٹھ اعظم نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں کیونکہ کوے نے اپنی بڑی سی چونچ زور سے بچی کی آنکھ پر ماری تھی اور بچی کی چیخوں سے پورا علاقہ گونج اٹھا تھا لیکن کوا ان چیخوں سے بے نیاز تھا۔ اب بڑا پجاری اور اس کے ساتھی اس طرح ناچنے لگے تھے جیسے انہیں بے حد خوشی ہو رہی ہو۔ وہ اچھل رہے تھے، کود رہے تھے، ناچ رہے تھے اور والہانہ انداز میں رقص کر رہے تھے۔ لڑکی کی چیخیں آسمان سے ٹکرا رہی تھیں لیکن وہ کوا مسلسل چونچیں مار مار کر اس کا گوشت نوچ نوچ کر کھا رہا تھا۔ اس کی دونوں آنکھیں اس نے چونچ کی مدد سے نکال کر کھا لی تھیں۔ وہ اس وقت پرندہ نہیں کوئی خون آشام درندہ دکھائی دے رہا تھا۔ بچی اس وقت روتے روتے اچانک خاموش ہو گئی تھی جب کوے نے اس کی شہ رگ میں چونچ مار دی اور اس کے ساتھ ہی بچی کی گردن سے خون فوارے کی طرح نکلنے لگا۔ بچی کا رسیوں میں جکڑا، پھڑکتا ہوا جسم آہستہ آہستہ ساکت ہوتا چلا گیا اور پھر خون بھی نکلنا

بند ہو گیا۔ کوے کی چونچ خون سے سرخ ہو گئی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس نے بڑے بھیانک انداز میں کائیں کیا اور پھر اڑتا ہوا چٹانوں کے پیچھے غائب ہو گیا۔

"مبارک ہو سیٹھ اعظم۔ تمہاری دوسری قربانی بھی کروگ نے منظور کر لی"...... بڑے پجاری نے کہا۔

"مجھے ٹھیکے مل جائیں گے نا"...... سیٹھ اعظم نے بڑے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ضرور۔ کروگ جس کی قربانی منظور کر لیتا ہے تو اس کی مراد فوراً پوری ہو جاتی ہے"...... بڑے پجاری نے کہا۔

"اب ہمیں اجازت"...... سیٹھ اعظم نے کہا۔

"ہاں جاؤ۔ لیکن خیال رکھنا تمہارا کام ہو جائے تو ہر ماہ کروگ کو دان دینا نہ بھولنا ورنہ سب کچھ الٹ ہو سکتا ہے"...... بڑے پجاری نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ میں جیسے جیسے کامیاب ہوتا جاؤں گا کروگ کی خدمت بڑھ چڑھ کر کرتا رہوں گا"...... سیٹھ اعظم نے کہا۔

"جیتے رہو۔ اب جاؤ"...... بڑے پجاری نے کہا تو سیٹھ اعظم واپس پلٹا۔ ڈرائیور یعقوب اس کے ساتھ تھا۔ اس کی رہنمائی میں سیٹھ اعظم مختلف چٹانوں کو پھلانگتا ہوا اس کریک میں پہنچا اور پھر کریک سے باہر آ کر وہ چند لمحوں بعد اپنی کار تک پہنچ گئے۔

"لگتا ہے تم اکثر آتے جاتے رہتے ہو"...... سیٹھ اعظم نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں سیٹھ۔ میں اپنے بھائی کے ساتھ اکثر یہاں آتا رہتا ہوں"۔ ڈرائیور نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ جبکہ تم قبیلے میں شامل نہیں ہو"...... سیٹھ اعظم نے چونک کر کہا۔

"سیٹھ۔ کبھی کبھی رقم کی ضرورت پڑتی ہے تو بھائی سے رقم مانگتا ہوں تو وہ اس شرط پر رقم دے دیتا ہے کہ میں اس کے ساتھ ہفتے میں ایک بار معبد جاؤں گا۔ میں مان لیتا ہوں کیونکہ وہاں جا کر میرے اندر کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ بس میں جیسے جاتا ہوں ویسے ہی واپس آ جاتا ہوں"...... ڈرائیور نے جواب دیا تو اسی لمحے سیٹھ اعظم کی جیب سے میوزک کی آواز سنائی دی تو سیٹھ اعظم نے چونک کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور سیل فون نکال کر اس کی سکرین پر دیکھا اور پھر ہونٹ بھینچ کر اس نے بٹن پریس کر کے سیل فون کو کان سے لگا لیا۔

"یس"...... سیٹھ اعظم نے کہا۔

"منیجر اسلم بول رہا ہوں سیٹھ صاحب۔ مبارک ہو۔ دونوں بڑے ٹھیکے نہ صرف آپ کے نام نکلے ہیں بلکہ ایسی قیمت پر ٹھیکے ملے ہیں کہ آپ کو کروڑوں کا فائدہ ہو گا"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو سیٹھ اعظم کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھے بیٹھے بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ منیجر اسلم۔ کیا تم واقعی سچ کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن

ہو گیا۔ اس کام میں تو ایسی رکاوٹیں تھیں کہ سمجھ نہ آتی تھی کہ ٹھیکے ہمیں ملیں گے بھی یا نہیں۔ بڑی بڑی پارٹیاں مقابل تھیں۔ پھر یہ سب کیسے ہو گیا"...... سیٹھ اعظم نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"بس سیٹھ صاحب۔ سب نے تجویز دی کہ قرعہ اندازی میں ٹھیکے دیئے جائیں۔ پھر جو کامیاب ہو جائے سو ہو جائے۔ ہم نے بھی رضامندی ظاہر کر دی کیونکہ باقی سب اس پر تیار تھے۔ چنانچہ قرعہ اندازی کی گئی اور دونوں ٹھیکوں میں آپ کا نام نکلا جس پر دونوں ٹھیکے آپ کے نام کر دیئے گئے ہیں اور ٹھیکوں کی منظوری دے دی گئی ہے"...... منیجر اسلم نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ تم نے یہ خبر سنائی ہے اس لئے تمہاری تنخواہ ڈبل اور باقی سارے سٹاف کی تنخواہ میں پچاس فیصد اضافہ ہو گیا۔ سمجھے"۔ سیٹھ اعظم نے مسرت سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سیل فون آف کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

"سیٹھ صاحب مبارک ہو"...... ڈرائیور یعقوب نے کہا۔

"شکریہ۔ تمہاری تنخواہ تین گنا۔ سارا کام تم نے کیا ہے۔ کمال ہو گیا ہے۔ یہ کروگ تو واقعی کمال ہے۔ ابھی ہم اپنے آفس واپس بھی نہیں پہنچے اور کام ہو گیا۔ بہت خوب۔ اب تو ہم اس کروگ کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے"...... سیٹھ اعظم نے مسرت بھرے لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا اور ڈرائیور یعقوب مسکراتا رہا۔

رانا ہاؤس کا پھاٹک کھلتے ہی عمران نے کار اندر کی طرف بڑھا دی اور پھر مخصوص پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اترا تو جوانا نے اسے سلام کیا۔

"شکر ہے ماسٹر آپ نے ادھر کا رخ تو کیا"...... جوانا نے کہا۔

"ارے۔ تم دونوں کی جوڑی سے ڈر لگتا ہے۔ کسی وقت بھی کروگ بن جاؤ اور میری آنکھیں نکال لو"...... عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار اچھل پڑا۔

"کروگ۔ یہ کیا ہوتا ہے ماسٹر"...... جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کون لے رہا ہے منحوس ترین نام۔ جوانا تم لے رہے ہو۔ آئندہ یہ نام نہ لینا ورنہ تین بار اس کا نام لینے والا وحشت ناک موت مرتا ہے"...... جوزف نے، جو پھاٹک بند کر کے واپس آ رہا

تھا یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’تو تم جانتے ہو اس کے بارے میں۔ کیا تفصیل ہے اس کی‘‘...... عمران نے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

’’باس۔ میں اس کا نام نہیں لینا چاہتا۔ قطعاً نہیں لینا چاہتا ورنہ یہاں ایسی نحوست کا سایہ پڑ جائے گا جسے کالی دلدل سے نکلنے والی سفید چیل زرد انڈا دے کر بھی نہ ہٹا سکے گی‘‘...... جوزف نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’اس نے یہاں پاکیشیا میں نحوست ڈالنا شروع کر دی ہے اور میں اس نحوست کو پاکیشیا سمیت پوری دنیا سے ختم کرنا چاہتا ہوں۔ سنو۔ تمہیں معلوم ہے کہ بادشاہوں اور شہزادوں پر کوئی جادو نہیں چلتا‘‘۔ عمران نے کہا۔

’’یس باس۔ یہ بات تو میں نے بھی سنی ہوئی ہے‘‘...... جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

’’جب یہاں ڈھمپ کا شہزادہ، افریقہ کا شہزادہ اور ایکریمیا کا شہزادہ، ایک نہیں بلکہ تین تین شہزادے موجود ہوں تو کس کی مجال ہے کہ وہ اپنی نحوست کا سایہ یہاں ڈال سکے۔ اور سنو۔ اس کی موجودگی میں اس سے ڈرا جائے تو تمہارے سر پر کالی دلدل کی سفید چیل نیلا انڈا بھی دے سکتی ہے۔ بولو‘‘...... عمران نے کہا۔

’’باس۔ باس۔ فادر جوشوا معاف کرے۔ آئندہ میں ایسی غلطی نہیں کروں گا باس۔ کالی دلدل کی سفید چیل کو میرے سر پر انڈا نہ

دینے دیں ورنہ میں سوکھ کر کانٹا ہو جاؤں گا اور چھوٹے سے چھوٹا جانور بھی جوزف دی گریٹ کی ہڈیاں توڑ سکتا ہے باس۔ فار گاڈ سیک آپ اپنے الفاظ واپس لے لیں۔ فار گاڈ سیک باس‘‘۔ جوزف نے انتہائی لرزتے ہوئے لہجے میں کہا اور جوانا اسے اس طرح حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

’’تو پھر بتاؤ کہ یہ کروگ کا کیا چکر ہے۔ تم اس بارے میں کیا جانتے ہو۔ تفصیل سے بتاؤ‘‘...... عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

’’باس۔ افریقہ میں ایک قبیلہ تھا جسے کروگ کہا جاتا تھا۔ اس قبیلے کے لوگ کوے کو دیوتا مانتے تھے۔ ان کا بڑا پجاری ایک معبد میں رہتا تھا اور وہاں ایک بڑے سائز کا کوا بھی تھا۔ یہ کوا انتہائی وحشیانہ انداز میں انسانوں کی آنکھیں چونچ سے نکال کر کھاتا تھا اور انسانی خون پیتا تھا اور انسانی گوشت کھاتا تھا۔ باقی سب قبیلے اس قبیلے سے نفرت کرتے تھے اور انہیں ان کی حدود میں محدود رکھتے تھے۔ کوئی بھی کروگ کسی دوسرے قبیلے کی حدود میں آ جاتا تو اسے ہلاک کر دیا جاتا تھا۔ پھر ان لوگوں نے ایسی حرکت کی کہ ایک دوسرے قبیلے کے سردار کی سات سالہ لڑکی کو اٹھا کر لے گئے اور اس کو باندھ کر اس کوے کے سامنے رکھ دیا۔ کوے نے اسے نوچ نوچ کر کھا لیا۔ اس کی خبر اس قبیلے کے سردار کو ہو گئی تو اس نے

پورے افریقہ میں کروگ کے خلاف باقاعدہ اعلان جنگ کر دیا اور بڑے کروگ قبیلے کے بے شمار افراد اس جنگ میں مارے گئے۔ کوے کو بھی ہلاک کر دیا گیا اور ان کے پجاری کو مار دیا گیا۔ بہت سے کروگ جانیں بچا کر فرار ہو گئے۔ اس کوے کا نام کروگ تھا اور کروگ قبیلہ اس کی پوجا کرتا تھا۔ پھر پورے افریقہ میں کروگ کو منحوس قرار دے دیا گیا تھا کیونکہ اس کی وجہ سے اس قبیلے پر موت چھا گئی تھی اور پھر کہا جانے لگا کہ جو کوئی اس کا نام لے گا اس پر بھی موت چھا جائے گی''...... جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے ماسٹر کہ کوا انسان کو نوچ کر کھا جائے اور اس کی آنکھیں نکال کر کھائے اور خون بھی پی لے۔ کوے تو خون آشام نہیں ہوتے''...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جوزف جو کہہ رہا ہے وہ درست ہے یہ دیکھو۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں اس کی شکل''...... عمران نے کہا اور کوٹ کی جیب سے لفافہ نکال کر اس میں موجود تصویر نکال کر اس نے جوانا کی طرف بڑھا دی۔

''ہاں باس۔ یہی ہے۔ بالکل یہی ہے۔ یہ منحوس ہے''۔ جوزف نے کہا اور جلدی سے اس طرح منہ پھیر لیا جیسے اگر وہ زیادہ دیر تک اسے دیکھتا رہا تو بے ہوش ہو کر گر پڑے گا۔

''ماسٹر۔ یہ کوا کیا کر رہا ہے اور اس بچی کے چہرے پر اس قدر خوف کیوں ہے''...... جوانا نے تصویر کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ عام کوا نہیں ہے۔ یہ کروگ ہے۔ یہ پرندہ نہیں بلکہ خون آشام درندہ ہے۔ یہ انسانی قربانی لیتا ہے۔ اس بچی کو اس کوے کے لئے قربان کیا جا رہا ہے۔ میں بتا نہیں سکتا کہ یہ ظالم کوا اس بچی کو کس طرح ہلاک کرے گا، کس طرح اس کی آنکھیں نکال کر کھائے گا اور کس طرح اس کا خون پیئے گا''...... عمران نے کہا تو جوانا نے جھرجھری سی لی جبکہ جوزف ویسے ہی منہ پھیرے کھڑا تھا۔

''ماسٹر۔ کیا یہ سب کچھ آپ کے سامنے ہوتا رہا ہے''...... جوانا نے کہا۔

''نہیں۔ جس فوٹوگرافر نے یہ تصویر اتاری ہے وہ مجھے مل گیا۔ یہ بچی بھی پاکیشیا کی نہیں ہے بلکہ مصر کے ایک شہر قبطیہ کی ہے۔ اس فوٹوگرافر نے تصویر اتار کر اس کوے کو اڑا دیا اور بچی کو چھڑا لیا۔ اس کے ماں باپ آ گئے اور وہ اس بچی کو لے گئے لیکن جب وہ فوٹوگرافر دوبارہ وہاں گیا تو وہاں موجود ایک آدمی نے اسے بتایا کہ جس بچی کو اس نے بچایا تھا اس کو دوبارہ کروگ پر قربان کر دیا گیا ہے اور اس آدمی نے اس فوٹوگرافر کو قربانی کی پوری تفصیل بتائی جو اس نے مجھے بتائی ہے''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ماسٹر۔ اس کوے کو جہاں بھی وہ موجود ہے فوراً گولی مار دینی چاہئے''...... جوانا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ایسی بات آئندہ منہ سے مت نکالنا جوانا۔ یہ کروگ قبیلے کا

دیوتا کروگ ہے۔ وہ تمہیں نقصان پہنچا سکتا ہے''...... جوزف نے کہا۔

''مجھے اس کوے سے ڈرا رہے ہو۔ مجھے جوانا کو۔ میں نے بڑے بڑے پہلوانوں کی گردنیں توڑ دی ہیں۔ یہ کوا میرے لئے کیا حیثیت رکھتا ہے اور میں افریقی نہیں ہوں کہ اب کوؤں کو بھی دیوتا ماننا شروع کر دوں''...... جوانا نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جوزف۔ اس تصویر میں بچی کے گلے میں جو ہار نظر آ رہا ہے یہ کالے سفید چونچ دار موتیوں کا بنا ہوا ہے۔ یہ ہار میں نے ایک بار اعظم گڑھ کے پہاڑی علاقے میں عورتوں اور مردوں کے گلے میں دیکھا تھا۔ کیا تمہارے نزدیک اس ہار کی کوئی اہمیت ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ یہ ہار کروگ قبیلے کے لوگوں کا مخصوص ہار ہے۔ ہر کروگ اسے اپنے گلے میں لازماً پہنتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جس کے گلے میں یہ ہار نہ ہو گا وہ کروگ قبیلے سے نکل جائے گا اور پھر اس پر عذاب ٹوٹ پڑیں گے اس لئے کروگ لوگ یہ ہار ہر وقت اپنے گلے میں پہنے رہتے ہیں''...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو کیا یہ بچی بھی کروگ ہے جو اس کے گلے میں یہ ہار ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں باس۔ کروگ اپنے قبیلے کی قربانی نہیں دیا کرتے۔ قربانی کے لئے یہ ہمیشہ دوسرے قبیلوں سے بچوں کو پکڑ کر لاتے ہیں۔ البتہ قربانی دینے سے پہلے قربان ہونے والے بچے یا بچی کے گلے میں یہ ہار خود ڈالتے ہیں ورنہ ان کا دیوتا قربانی منظور نہیں کرتا''...... جوزف نے جواب دیا۔

''تو پھر ہمیں اعظم گڑھ جانا ہو گا تاکہ وہاں انہیں تلاش کر کے ان سے معلومات حاصل کی جائیں''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ آپ کے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اعظم گڑھ جا کر کروگ کے بڑے پجاری کو اٹھا لاتا ہوں۔ یہ بڑا پجاری سب کچھ بتا سکے گا ورنہ عام آدمی کو تو کچھ معلوم نہیں ہو گا''...... جوزف نے کہا۔

''میں بھی ساتھ جاؤں گا ماسٹر''...... جوانا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم دونوں جاؤ اور اسے اٹھا لاؤ۔ پھر مجھے فون کر دینا۔ میں فلیٹ پر جا رہا ہوں۔ پھر اس سے پوچھ گچھ کریں گے''۔ عمران نے کہا۔

''باس۔ آپ کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں''...... جوانا نے کہا۔

''میں اس قبیلے کا مرکز معلوم کرنا چاہتا ہوں اور پھر اس مرکز کا خاتمہ کر کے باقی جہاں جہاں بھی یہ لوگ موجود ہوں گے ان کے پجاریوں کا کسی نہ کسی انداز میں رابطہ بہرحال مرکز سے ہوتا ہو گا۔ پھر اس ملک کے اعلیٰ حکام کے نوٹس میں لا کر ہر جگہ ان کی قربانی

کی اس قبیح رسم کا خاتمہ کراؤں گا۔ انسانی قربانی سے ہٹ کر باقی یہ جو مرضی آئے کرتے رہیں۔ کوے کو دیوتا مانیں یا چمگادڑ کو مجھے اس سے کوئی غرض نہیں“...... عمران نے کہا تو جوزف اور جوانا دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ کار میں ہلکا ہلکا انتہائی مترنم میوزک چل رہا تھا اور نوجوان اس طرح بیٹھا جھوم رہا تھا جیسے وہ کار ڈرائیونگ کی بجائے اپنے ڈرائینگ روم میں بیٹھ کر میوزک سن رہا ہو۔ پھر ایک موڑ پر اس نے کار کو اس تیزی سے موڑا کہ ٹائروں کی چیخوں سے فضا گونج اٹھی اور تیز رفتار کار اچانک مڑنے کی وجہ سے الٹتے الٹتے بچی لیکن نوجوان کے چہرے پر ذرا سی بھی پریشانی یا فکرمندی کے تاثرات نہ ابھرے تھے۔ وہ ویسے ہی بیٹھا جھوم رہا تھا جیسے کار نے سرے سے موڑ کاٹا ہی نہ ہو۔

یہ سڑک جس پر کار دوڑ رہی تھی خاصی سنسان تھی لیکن نوجوان کو اس کی زیادہ پرواہ نہ تھی۔ اچانک کار میں تیز سیٹی کی آواز سنائی دی

تو نوجوان اس طرح چونکا جیسے اچانک کوئی بم گر گیا ہو۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر میوزک کو بند کر دیا اور پھر ڈیش بورڈ کھول کر اس میں موجود ٹرانسمیٹر باہر نکال کر اس نے اس کا بٹن پریس کر کے اسے آن کیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ڈبل ریڈ ون کالنگ۔ اوور"...... ایک بھاری لیکن چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ رابرٹ فرام دس اینڈ چیف۔ اوور"...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم ابھی تک پہنچے نہیں جبکہ میں تمہارا یہاں انتظار کر رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"میں راستے میں ہوں چیف۔ ابھی میٹنگ کا وقت بھی رہتا ہے۔ میں اس وقت تک پہنچ جاؤں گا۔ اوور"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی تو اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس ڈیش بورڈ میں رکھا اور پھر میوزک آن کر دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس کی کار ایک چھوٹے شہر میں داخل ہوئی۔ یہ صنعتی قصبہ نظر آ رہا تھا کیونکہ یہاں فیکٹریوں کی تعداد عام عمارتوں اور رہائشی عمارتوں سے زیادہ تھی۔ پھر ایک فیکٹری کے بڑے سے لیکن بند گیٹ کے سامنے اس نے کار روک دی اور مخصوص انداز

میں تین بار ہارن دیا تو بند گیٹ کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک باوردی مسلح آدمی باہر آ گیا۔

"یس سر"...... اس نے ایک کار کے قریب آ کر کہا۔

"ہالی ڈے ہے آج"...... رابرٹ نے کہا۔

"نو سر"...... مسلح آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہالی ڈے نائٹ ہو گی"...... رابرٹ نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ دائیں ہاتھ مڑ کر آگے جائیں۔ گیٹ کھل جائے گا"...... اس مسلح آدمی نے کہا اور مڑ کر واپس اس چھوٹی کھڑکی کی طرف بڑھ گیا تو رابرٹ نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی اور پھر فیکٹری کی سائیڈ پر موڑ کر لے گیا۔ دیوار کے آخر میں کھلا راستہ موجود تھا۔ رابرٹ نے کار اس کھلے راستے پر موڑی اور اس کی کار فیکٹری کے عقبی حصے میں پہنچ گئی اور پھر آگے ایک کھلے میدان میں داخل ہو گئی۔ وہاں پہلے سے چار مختلف رنگوں اور ماڈلز کی جدید کاریں موجود تھیں۔ رابرٹ نے کار روکی اور نیچے اتر کر وہ ایک سائیڈ پر نظر آنے والے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کو دبایا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ دوسری طرف ایک چھوٹی سی اور قدرے تنگ سی راہداری تھی جس کی چھت پر کافی تعداد میں موجود بلب تیزی سے جل بجھ رہے تھے۔ رابرٹ اطمینان سے چلتا ہوا اس راہداری کو کراس کر کے بند دروازے پر پہنچا۔ اس نے

دروازے کو دبایا لیکن دروازہ بند تھا۔ رابرٹ نے دروازے پر تین بار مخصوص انداز میں دستک دی تو دروازہ ایک جھٹکے سے کھل گیا۔ سامنے ایک بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ کمرے کے درمیان میں ایک بڑی آفس ٹیبل موجود تھی جس کے پیچھے ایک بانس کی طرح لمبا اور دبلا پتلا آدمی سوٹ پہنے بیٹھا تھا۔ اس کا سر اس کی جسامت کے لحاظ سے کافی بڑا تھا اور سر پر ایسے باریک بال تھے جیسے کہ افریقی لوگوں کے ہوتے ہیں۔ ویسے بھی رنگ اور خدوخال کے لحاظ سے وہ افریقی نژاد ہی لگتا تھا۔ اس کے چہرے پر آنکھیں کافی بڑی بڑی تھیں اور ان میں تیز چمک موجود تھی جبکہ میز کی سائیڈوں میں دونوں طرف دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ایک طرف ایک بھاری جسامت کا مرد بھی موجود تھا۔

"میرا نام رابرٹ ہے اور میں ڈبل ریڈ سپیشل ہوں"...... رابرٹ نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تو سوائے اس دبلے پتلے بانس نما آدمی کے دونوں لڑکیاں اور ان کے ساتھ موجود آدمی استقبالیہ انداز میں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"خوش آمدید جناب۔ میرا نام تھامسن ہے اور یہ دونوں میری ساتھی ہیں ڈروتھی اور مارتھی"...... لڑکیوں کے ساتھ موجود آدمی نے اپنا اور اپنی ساتھی لڑکیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ڈروتھی اور مارتھی دونوں بہنیں ہیں"...... رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ہم دونوں بہنیں ہیں"...... ڈروتھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ کیا مطلب چیف۔ کیا انہیں میرے سیکشن میں بھجوایا جا رہا ہے"...... رابرٹ نے حیران ہو کر کہا۔

"تمہیں ایک خصوصی مشن کے لئے کال کیا گیا ہے اور یہ تینوں اس مشن میں تمہارے ماتحت ہوں گے"...... بانس نما چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... رابرٹ نے کہا اور چیف کے سامنے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے اندر آنے کے بعد اس کے عقب میں دروازہ خودبخود بند ہو چکا تھا۔

"کیا مشن ہے چیف"...... رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ مشن پاکیشیا میں ہے۔ کبھی پاکیشیا گئے ہو"...... چیف نے کہا۔

"پاکیشیا۔ نہیں۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"۔ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ایشیا کا ایک پسماندہ ملک ہے لیکن اس ملک کی سیکرٹ سروس اور خصوصاً ایک آدمی عمران جو سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے انتہائی خطرناک ترین آدمی ہے اور سمجھا بھی جاتا ہے۔ اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ہم یہودیوں کو جس قدر نقصان پہنچایا ہے اتنا نقصان یہودیوں کو دنیا میں اور کسی نے نہیں پہنچایا اور

ہمارا یہ مشن پاکیشیا میں ہے۔ تمہیں اس مشن کے لئے اس لئے منتخب کیا گیا ہے کہ تم عمران کی ٹکر کے ایجنٹ ہو۔ یہودی تم پر فخر کرتے ہیں۔ تم ڈبل ریڈ سپیشل ہو“...... چیف نے کہا۔

”یہ آپ کی مہربانی ہے چیف۔ آپ مشن بتائیں۔ وہ تو ہو گا ہی مکمل۔ اس کے ساتھ ساتھ میرا وعدہ کہ میں اس یہودی دشمن عمران کا بھی خاتمہ کر دوں گا“...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سنو۔ اس مشن کو مکمل کرنے کے لئے بہت لمبا اور پیچیدہ کھیل کھیلا گیا ہے اس لئے تمہارے ذمے جو مشن لگایا جائے تم نے اتنا ہی کرنا ہے اور کسی معاملے میں قطعاً دخل نہیں دینا“...... چیف نے اس بار سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

”یس چیف۔ آپ بتائیں تو سہی کہ میرا مشن کیا ہے اور اس کے لئے کیا طویل کھیل کھیلا گیا ہے“...... رابرٹ نے کہا۔

”پہلے میں مختصر طور پر مشن کے بارے میں بتا دوں۔ پاکیشیائی سائنس دانوں نے ایک ایسا میزائل تیار ہے جس کا نام انہوں نے اینٹی جیوش میزائل رکھا ہے۔ یہ میزائل اسرائیل کو حتمی طور پر ختم کرنے کے لئے خصوصی طور پر تیار کیا گیا ہے کیونکہ اسرائیل کو میزائلوں سے بچانے کے لئے جو اینٹی میزائل سسٹم نصب ہے وہ سسٹم اس میزائل کو نہیں روک سکتا اور یہ میزائل ایسا اسلحہ لے کر اڑتا ہے کہ جس سے وسیع پیمانے پر تباہی پھیل سکتی ہے۔ پاکیشیا نہ

صرف اس میزائل کا تجربہ کر چکا ہے بلکہ اس کا یہ تجربہ انتہائی کامیاب رہا ہے۔ اب ایک خفیہ فیکٹری میں اس میزائل کو تیار کیا جا رہا ہے تاکہ اسے مسلم ممالک کو دیا جائے اور پھر اسرائیل جب بھی مسلم ورلڈ کے خلاف کوئی اقدام کرے تو تمام مسلم ممالک اس پر اینٹی جیوش میزائلوں کو بارش کر دیں اور اسرائیل کو صفحہ ہستی سے ہی نابود کر دیا جائے۔ یہ فیکٹری اپنا کام شروع کر چکی ہے اور پہلا میزائل ایک ماہ کے اندر تیار ہو جائے گا۔ اس کے بعد مزید میزائلوں کی تیاری میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ اس فیکٹری کو تباہ کرنا ہمارا کیا پوری یہودی دنیا کا مشن ہے لیکن پاکیشیا نے اس زیر زمین خفیہ فیکٹری کے حفاظتی انتظامات اس انداز میں کئے ہیں کہ اس فیکٹری کو کسی طرح بھی تباہ نہیں کیا جا سکتا۔ خلائی سیاروں کے ذریعے اس کی حفاظت کی جاتی ہے۔ بہرحال یہ ایک لمبی تفصیل ہے۔ اسے دوہرانا وقت ضائع کرنا ہے اس لئے نتیجہ یہ کہ اس فیکٹری کو تباہ کرنا ہمارا مشن ہے۔ اس فیکٹری کے تباہ ہونے سے وہاں کے انجینئر، سائنس دان اور باقی سب لوگ بھی ہلاک ہو جائیں گے۔ پھر کئی سالوں تک یہ میزائل تیار نہ ہو سکیں گے اور اس دوران ایکریمیا اور اسرائیل کے سائنس دان اس اینٹی جیوش میزائل کا اینٹی نظام تیار کر کے نصب کر دیں گے“...... چیف نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ ہم یہ فیکٹری ہر صورت میں اور ہر قیمت پر تباہ

کریں گے''...... رابرٹ نے کہا۔

''تم نے تو یہ بات کہی ہے۔ ہمیں معلوم ہے لیکن ہم سب جانتے ہیں کہ ایسا تمہارے لئے ممکن نہیں ہے۔ تم کسی طرح بھی وہاں کے حفاظتی انتظامات کو نہیں توڑ سکو گے اور دوسری بات یہ کہ عمران کو بہرحال اس مشن سے دور رکھنا ہے ورنہ اس کی موجودگی میں مشن مکمل نہیں ہوسکتا اس لئے ایک طویل اور پیچیدہ سی پلاننگ تیار کی گئی ہے اور اس پر کام بھی شروع کر دیا گیا ہے اور اس میں ابتدائی طور پر کامیابیاں بھی حاصل ہوئی ہیں اس لئے تو اب مشن کے سلسلے میں کام کا آغاز کیا جا رہا ہے''...... چیف نے کہا۔

''چیف۔ چونکہ ہم نے یہ مشن مکمل کرنا ہے اس لئے آپ ذرا تفصیل سے سارا پس منظر بتا دیں تاکہ ہم اس پس منظر کو سامنے رکھ کر مشن پر کام کرسکیں''...... رابرٹ نے کہا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ دنیا میں ایک فرقہ ایسا ہے جو کوے کو دیوتا مانتا ہے۔ اسے کروگ کہا جاتا ہے۔ اس فرقے میں کوے کو انسانی قربانی دی جاتی ہے۔ یہ فرقہ اب بھی بہت سے ملکوں میں موجود ہے لیکن یہ فرقہ عام حالات میں سامنے نہیں آتا لیکن موجود ہے۔ اس کا مرکز مصر کا ایک پہاڑی علاقہ ہے جس کا نام اشلیہ ہے جسے عرف عام میں اشاہ کہا جاتا ہے۔ وہاں رہنے والے تمام افراد کا تعلق کروگ سے ہے اور وہاں کروگ کا سب سے بڑا معبد بھی ہے اور پوری دنیا میں پھیلے ہوئے کروگ کا رابطہ ان سے رہتا

ہے۔ پوری دنیا میں کروگ کے چالیس کے قریب معبد ہیں جہاں خصوصی کوے پالے جاتے ہیں اور انہیں انسانی خون پینے اور انسانی گوشت کھانے کی باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے۔ ہمیں اطلاع ملی کہ پاکیشیا میں بھی اس فرقے کا معبد موجود ہے اور وہاں ایک بڑا پجاری بھی ہے۔ اس دوران پاکیشیا سے ایک اور اہم اطلاع ملی کہ جہاں خفیہ میزائل فیکٹری ہے وہاں سے تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک دریا پر پل ہے جو قدیم دور میں بنایا گیا تھا۔ اب یہ پل تقریباً منہدم ہو چکا ہے۔ اسی طرح اس میزائل فیکٹری سے مغرب کی طرف تین کلومیٹر کے فاصلے پر ایک اور پل بھی دریا پر بنایا جانا ہے اور اس کے لئے باقاعدہ بڑے بڑے ٹھیکیداروں سے ٹینڈر مانگے گئے ہیں تو ہم نے بھی ایک پلان بنایا کہ ان پل بنانے والے اداروں کو قابو کر لیا جائے تو پل بنانے کے دوران انتہائی جدید مشینری کے ذریعے دو کلومیٹر اور تین کلومیٹر تک زیر زمین سرنگیں کھودی جا سکتی ہے۔ یہ سرنگیں وہاں کے تمام حفاظتی انتظامات سے ماورا ہوں گی۔ نہ انہیں خلائی سیارے چیک کرسکیں گے، نہ انسانی نظر، نہ ریز اور نہ ہی کوئی گیس اور بڑی آسانی سے ان سرنگوں کے ذریعے اس فیکٹری کو تباہ کر کے مشن مکمل کیا جا سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ پل بنانے والے ادارے کے لوگ ہمارے اپنے ہوں۔ اس طرح پل بنانے والی مشینری میں سرنگ بنانے والی مشینری بھی منگوا کر استعمال کی جا سکتی ہے اور سرنگ کھودنے سے نکلنے والی مٹی کو

بھی وہاں اس انداز میں پھیلایا جا سکتا ہے کہ کسی کو شک تک نہ پڑ سکے گا۔ چنانچہ معلومات حاصل کی گئیں تو ایک اطلاع ملی کہ اس پل بنانے کا ٹھیکہ لینے والوں کی خواہش مند کمپنیوں میں سے ایک کمپنی سیٹھ اعظم برج کنسٹرکشن کمپنی ہے جو خاصی بڑی کمپنی ہے اور اکثر بڑے بڑے ٹھیکے لیتی رہتی ہے۔ اس کا مالک سیٹھ اعظم ہے جس کا خاص ڈرائیور یعقوب نامی ہے اور اس یعقوب کا بھائی کروگ فرقے میں شامل ہے اور درپردہ یہ ڈرائیور یعقوب بھی اپنے بھائی کے ساتھ اکثر آتا جاتا رہتا ہے اور سیٹھ اعظم انتہائی ضعیف الاعتقاد آدمی ہے۔ چنانچہ اس ڈرائیور یعقوب کے ذریعے اس سیٹھ اعظم کو قابو کیا گیا اور اسے بتایا گیا کہ اگر وہ کروگ کو دو انسانی قربانیاں دے دے تو اسے دونوں پلوں کے ٹھیکے مل سکتے ہیں۔ یہ بہت بڑے ٹھیکے ہیں۔ ان میں وہ کروڑوں روپے کما سکتا ہے۔ چنانچہ وہ اس پر آمادہ ہو گیا۔ پھر ایک انسانی قربانی دی گئی اور اسے کہا گیا کہ ابھی رکاوٹیں موجود ہیں۔ ادھر ہمارے آدمیوں نے ٹھیکے دینے والے اعلیٰ حکام کو ان کا منہ مانگا معاوضہ دے کر اور دوسری کمپنیوں کو بھی بھاری رقم دے کر اس بات پر راضی کر لیا گیا کہ ٹھیکے قرعہ اندازی سے دیئے جائیں اور قرعہ اندازی میں تمام پرچیاں سیٹھ اعظم کمپنی کے نام سے ہی ڈالی جائیں تاکہ دونوں ٹھیکے اسے مل جائیں اور وہ ہمیشہ کے لئے کروگ کے قابو میں آ جائے اور کروگ کے تابع ہو جائے۔ بہرحال بے دریغ دولت خرچ کر کے دوسری

انسانی قربانی بھی دی گئی اور پھر قرعہ اندازی میں دونوں ٹھیکے سیٹھ اعظم کے نام کر دیئے گئے۔ اس طرح سیٹھ اعظم کروگ پر مکمل بھروسہ کرنے لگ گیا۔ اب کروگ کی طرف سے اسے کہا گیا ہے کہ وہ ان پلوں کے لئے انجینئرز اور کارکنوں کی نئی ٹیم بھرتی کرے اور اسے بھرتی کیا جائے جس کی منظوری کروگ دے اور وہ اس پر آمادہ ہو گیا ہے۔ ہم نے پوری ٹیم ایکریمیا سے وہاں بھجوا دی ہے۔ اب دونوں پلوں کی تعمیر ہماری ٹیموں کے ذریعے ہو گی۔ سیٹھ اعظم کو چونکہ کروڑوں روپوں کا منافع ملنا ہے اس لئے اسے ہرگز یہ پرواہ نہیں ہے کہ غیر ملکی ٹیم میں کون ہے اور کیوں یہاں پہنچا ہے۔ ویسے بھی وہ اب یعقوب ڈرائیور کا کہنا اس طرح مانتا ہے جیسے ڈرائیور یعقوب سیٹھ ہو اور وہ اس کا ملازم ہو۔ اس طرح اس مشن کے انتظامات کر لئے گئے ہیں۔ جب دونوں سرنگیں بن جائیں گی تو ہمیں رپورٹ مل جائے گی۔ پھر تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا کام شروع ہو گا۔ تم نے ان سرنگوں کے ذریعے فیکٹری میں پہنچنا ہے اور وہاں کے انتظامات کو ختم کر کے اسے تباہ کرنا ہے''...... چیف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن چیف۔ جب سرنگ اس فیکٹری کے قریب جائے گی تو انہیں لازماً معلوم ہو جائے گا کیونکہ مشینری کے کام کرنے سے زمین میں لرزش پیدا ہوتی ہے''...... اس بار خاموش بیٹھی ہوئی ڈروتھی نے کہا۔

"جدید ترین مشینری سے لرزش پیدا نہیں ہوتی اس لئے بے فکر رہو۔ ہر طرح کا خیال رکھا جا رہا ہے"...... چیف نے کہا۔

"چیف۔ اب یہ بتا دیں کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کس طرح روکا جائے گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"ہاں۔ اس کے لئے بھی کام ہوا ہے۔ پاکیشیا میں ہمارے خاص آدمیوں نے عمران کی نگرانی کی اور ہمیں رپورٹ ملی ہے کہ عمران ایک ہوٹل میں ہونے والی تصویری نمائش دیکھنے گیا۔ وہاں ایک تصویر ایسی موجود تھی جس میں کروگ ایک بچی کی قربانی لے رہا تھا۔ اس کا فوٹوگرافر جس کا نام فیروز ہے وہ بھی عمران کو وہاں مل گیا۔ عمران نے اس میں دلچسپی لی۔ پھر وہ دونوں ہال میں چائے پینے لگے۔ وہاں فیروز نے عمران کو بتایا کہ یہ تصویر اس نے مصر کے علاقہ قبطیہ میں کھینچی ہے۔ پھر عمران نے پاکیشیا میں اس فرقے کے لوگوں سے ملاقات کی اور اب وہ ان کے مرکز میں جا کر اس فرقے کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے۔ اس طرح وہ اس وقت ملک سے باہر ہو گا جب ہم اپنا مشن مکمل کر رہے ہوں گے اور یہی بات ہم چاہتے ہیں اور ایسا ہو رہا ہے"...... چیف نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ کامیابی تو ہر طرف سے کروگ کو ہی مل رہی ہے لیکن میری ایک تجویز ہے کہ ہمیں کروگ کو اس عمران کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑنا چاہئے ورنہ تو یہ عمران ان کے معبد تباہ کر دے گا اور

ان تربیت یافتہ افراد کو گولیوں سے اڑا دے گا"...... ڈروتھی نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ ہمیں اس سے کیا دلچسپی ہے۔ ہمیں تو اپنے مشن تک دلچسپی ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ کروگ ہمارے کام آ رہے ہیں"...... چیف نے کہا۔

"اگر ہم کروگ کی مدد کریں اور اس عمران کے خاتمے کے لئے ان کے ساتھ مل کر کام کریں تو یہ بہتر نہ ہو گا"...... ڈروتھی نے کہا۔

"اس طرح ہم سامنے آ جائیں گے اور ہمارا مقصد بھی اوپن ہو سکتا ہے"...... چیف نے کہا۔

"یا پھر پجاریوں کے روپ میں ہمارے آدمی مرکزی معبد میں موجود ہوں اور اچانک اس عمران اور اس کے ساتھیوں پر فائر کھول دیں تو ان کی ہلاکت یقینی ہو جائے گی"...... اس بار مارتھی نے کہا۔

"لیکن تم نے پاکیشیا میں اہم مشن مکمل کرنا ہے اس لئے میں تمہیں ان سائیڈ کاموں کی اجازت نہیں دے سکتا کیونکہ میں تمہیں عمران اور اس کے ساتھیوں سے بالکل الگ رکھنا چاہتا ہوں"۔ چیف نے کہا۔

"چیف۔ مارتھی کی تجویز بے حد اچھی ہے۔ عمران کروگ کی مرکزی عبادت گاہ کا خاتمہ کرنے آئے گا تو اس کے ذہن میں صرف یہ بات ہو گی کہ وہاں پجاری ٹائپ افراد موجود ہوں گے۔ تربیت یافتہ ایجنٹ نہیں ہوں گے لیکن اگر وہاں پجاریوں کے روپ

میں تربیت یافتہ افراد موجود ہوں تو پھر یہ عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت بچ نہیں سکتے اس لئے اگر ہم پلوں کا کام شروع ہونے اور پھر سرنگیں تیار ہونے تک فارغ رہنے کی بجائے کروگ کی مرکزی عبادت گاہ میں رہیں۔ اگر اس دوران عمران اور اس کے ساتھی وہاں آ گئے تو انہیں ہلاک کر دیا جائے گا اور پھر اطمینان سے میزائل مشن مکمل کر لیا جائے گا اور اگر عمران وغیرہ نہ آئے تو سرنگ تیار ہونے پر آپ ہمیں کال کریں گے تو ہم وہاں سے پاکیشیا پہنچ کر اپنا مشن مکمل کر لیں گے''...... رابرٹ نے کہا۔

''تمہاری تجویز تو اچھی ہے لیکن ہمارا دھیان دو جگہوں پر بٹ جائے گا۔ ہمیں کروگ اور اس کے پجاریوں سے براہ راست کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ہم تو صرف اتنا چاہتے ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی پاکیشیا میں ہمارے مقابل آنے کی بجائے کروگ کے چکر میں پھنس کر رہ جائیں۔ اب یہ تو حتمی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کب کروگ کے پیچھے آئیں گے اور آئیں گے بھی یا نہیں۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ تمہارے سیکشن کے دوسرے لوگوں کو کروگ مرکز بھجوا دیا جائے''...... چیف نے کہا۔

''نہیں چیف۔ یہ دونوں مشنز میں خود مکمل کروں گا۔ آپ مجھے صرف اجازت دے دیں''...... رابرٹ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ تم کامیاب رہو گے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ سن لو کہ ہمارا اصل مشن میزائل فیکٹری کی

تباہی ہے''...... چیف نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں چیف۔ مجھ پر اعتماد کریں۔ ہم دونوں مشنز میں کامیاب رہیں گے البتہ آپ نے مجھے صرف کاشن دینا ہے کہ سرنگیں تیار ہیں اور مشن پر کام کیا جا سکتا ہے۔ میں وہاں پہنچ جاؤں گا''...... رابرٹ نے کہا تو چیف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کار اعظم گڑھ کے پہاڑی علاقے میں چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اعظم گڑھ ایک پہاڑی شہر تھا اور چونکہ یہ کئی ہمسایہ ملکوں سے آنے والے قدیم دور کے قافلوں کے راستے پر پڑتا تھا اس لئے قدیم دور سے ہی یہاں ایک شہر وجود میں آ گیا تھا جو اب خاصا پھیل چکا تھا۔ یہاں پہاڑیوں سے معدنیات نکالنے اور صاف کرنے کے کارخانے خاصی تعداد میں تھے اس لئے پوری دنیا سے یہاں معدنیات کے تاجر آتے جاتے رہتے تھے اس لئے یہاں ہوٹل بھی تھے اور کلب بھی۔ عمران کو ایک کلب کی تلاش تھی۔ اس کلب کا نام اوسرائے کلب تھا۔

عمران کو دارالحکومت سے ٹپ ملی تھی کہ اوسرائے کلب کے سپروائزر روشن کے گلے میں ایسا ہی ہار ہر وقت موجود رہتا ہے جیسا عمران نے کوے کو دی جانے والی قربانی کی شکار بچی کے گلے میں

دیکھا تھا اور پہلے بھی اعظم گڑھ میں وہ کافی تعداد میں مردوں اور عورتوں کو بھی دیکھ چکا تھا جن کے گلے میں ایسے ہار موجود تھے اس لئے اسے اب اوسرائے کلب کی تلاش تھی اور پھر ایک موڑ مڑتے ہی اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ سامنے ہی دو منزلہ عمارت موجود تھی جس کے باہر اوسرائے کلب کا جہازی سائز کا بورڈ موجود تھا۔ ایک طرف پارکنگ تھی جس میں چند کاریں بھی موجود تھیں۔ چونکہ یہ دن کا وقت تھا اور ایسے کلبوں میں رات کو ہی رونق ہوتی ہے اس لئے دوپہر کے وقت وہاں چند کاریں کھڑی نظر آ رہی تھیں۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر روکی۔ وہاں کوئی پارکنگ بوائے موجود نہ تھا۔ شاید وہ بھی رات کو ہی آتا ہو گا۔ عمران نے کار لاک کی اور پھر کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ کلب کا ہال تقریباً خالی پڑا ہوا تھا۔ اکا دکا چند افراد بیٹھے کافی پینے اور باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو نوجوان موجود تھے۔

"سپروائزر روشن سے ملنا ہے"...... عمران نے کاؤنٹر پر جا کر ایک نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سپروائزر روشن کی ڈیوٹی تو رات کو ہے جناب۔ تقریباً آٹھ بجے وہ آتا ہے اور پھر دوسرے روز صبح آٹھ بجے واپس جاتا ہے"...... کاؤنٹر مین نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی رہائش گاہ کہاں ہے۔ مجھے اس سے ابھی ملنا ہے۔ پھر

میں نے دارالحکومت واپس جانا ہے''...... عمران نے کہا تو اسے رہائش گاہ کے بارے میں بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کیا اور کلب سے باہر آ کر اس نے اپنی کار سٹارٹ کی اور کلب کے کمپاؤنڈ سے باہر نکل کر اس طرف کو بڑھ گیا جدھر سپروائزر روشن کی رہائش گاہ بتائی گئی تھی۔ اسے یہ بتایا گیا تھا کہ سپروائزر روشن زیڈ ٹاؤن میں رہتا ہے۔ عمران کا خیال تھا کہ زیڈ ٹاؤن درمیانے طبقے کے افراد کی کالونی ہو گی لیکن جب وہ اس کالونی میں پہنچا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہاں متوسط درجے کی جدید اور خوبصورت کوٹھیاں موجود تھیں۔ سڑکیں کشادہ تھیں اور ہر طرف سبزہ نظر آ رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اس جدید کالونی کی باقاعدہ دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ عمران نے کار جب کوٹھی نمبر دو سو دو کے بند گیٹ کے سامنے روکی تو اسی وقت گیٹ کی چھوٹی کھڑکی کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی جس نے شرٹ اور پینٹ پہنی ہوئی تھی باہر آ گیا لیکن باہر آ کر وہ کار دیکھ کر بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ عمران کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

''جی صاحب''...... اس آدمی نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے سپروائزر روشن سے ملنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی۔ میرا نام روشن ہے۔ آپ کون ہیں''...... اس آدمی نے کہا تو عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا لیکن اس کے گلے میں وہ مخصوص ہار موجود نہ تھا جس کی وجہ سے عمران اس سپروائزر کو تلاش کرتا پھر رہا تھا۔

''میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور میرا تعلق دارالحکومت سے ہے۔ ہم کہیں بیٹھ کر دو چار باتیں نہیں کر سکتے''...... عمران نے کہا۔

''جی۔ جی۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں۔ آپ کار اندر لے آئیں پھر بیٹھ کر بات کرتے ہیں''...... روشن نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ شاید وہ عمران کی ڈگریوں سے مرعوب ہو گیا تھا۔

''کار کو یہیں رہنے دو۔ میں نے واپس جانا ہے۔ صرف چند لمحے بیٹھ کر بات کر لیں''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آیئے آپ میرے ساتھ''...... روشن نے کہا تو عمران نے مڑ کر کار کو لاک کیا اور پھر وہ چھوٹے پھاٹک سے اندر چلا گیا۔ یہ متوسط طبقے کی کوٹھی تھی جس میں ایک طرف شیڈ تھا جس کے نیچے ایک موٹر سائیکل کھڑی تھی۔ چھوٹا سا لان تھا۔ برآمدے کے کونے میں ایک دروازہ تھا جسے روشن نے کھولا اور اندر داخل ہو کر ایک سائیڈ پر ہو گیا تو عمران اندر داخل ہوا تو دوسرے لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی کیونکہ سامنے ہی کروگ کی بڑی سی تصویر صاف دکھائی دے رہی تھی۔ کمرے میں صوفے اور دو میزیں موجود تھیں۔

''آپ تشریف رکھیں جناب۔ میں آپ کے لئے کچھ پینے کے

لئے لے آتا ہوں“...... روشن نے کہا۔

”آپ بیٹھیں۔ یہ تکلف چھوڑیں۔ مجھے جلدی واپس جانا ہے“۔

عمران نے کہا تو روشن سر ہلاتا ہوا سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

”آپ کا تعلق کروگ سے ہے“...... عمران نے کہا تو روشن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”آپ کروگ لوگوں کو جانتے ہیں۔ کیسے“...... روشن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں نے ایک تصویری نمائش میں ایک تصویر دیکھی جس میں بھاری جسامت کا کوا دکھائی دے رہا تھا اور اس کے نیچے لکھا گیا تھا کہ یہ کروگ دیوتا ہے۔ پھر میں نے نیشنل لائبریری سے قدیم مذاہب پر لکھی گئی کتاب نکلوا کر پڑھی تو اس میں کروگ کے بارے میں بتایا گیا کہ یہ فرقہ پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے لیکن ان کی تعداد بے حد کم ہے اور یہ بھی لکھا گیا تھا کہ اس فرقے سے متعلق لوگ حیرت انگیز طور پر امیر ہوتے ہیں۔ دولت مند ہوتے ہیں۔ اگر غریب ہوتے ہیں تو پھر تیزی سے امیر ہوتے چلے جاتے ہیں لیکن اس کے لئے شرط ہے کہ وہ کروگ دیوتا کو انسانی قربانی دیں۔ اس کتاب میں ایک ہار کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ ہار بھی کروگ کے گلے میں لازمی ہوتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”آپ کون ہیں اور کیوں یہ سب باتیں معلوم کرنا چاہتے ہیں۔

میرے بارے میں آپ کو کس نے بتایا ہے“...... روشن نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

”آپ کے بارے میں ٹپ مجھے دارالحکومت سے ملی تھی کیونکہ وہ مخصوص ہار آپ کے گلے میں بھی اکثر دیکھا گیا ہے۔ ویسے میں ریسرچ سکالر ہوں اور میں قدیم ترین فرقوں پر ریسرچ کر رہا ہوں اور کروگ بھی ان قدیم ترین مذہبی فرقوں میں سے ایک ہے اور آپ کے قیمتی وقت کا آپ کو معاوضہ دیا جائے گا بشرطیکہ آپ مجھے اس بارے میں تفصیلات سے آگاہ کر دیں“...... عمران نے کہا اور پھر جیب سے بڑی مالیت کے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اس نے اپنے سامنے میز پر رکھ لی۔ روشن کی تیز نظریں اس گڈی پر جم سی گئیں۔

”یہ گڈی آپ کی ہو سکتی ہے بشرطیکہ آپ مجھے درست اور تفصیلی معلومات دے دیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا آپ درست کہہ رہے ہیں۔ یہ گڈی واقعی آپ مجھے دے دیں گے“...... روشن نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اس بات پر یقین نہ آ رہا ہو کہ عمران اتنی بڑی مالیت کی گڈی اسے دے دے گا۔

”ہاں۔ تم اب آمادہ ہو گئے ہو۔ یہ لو۔ یہ رکھ لو تاکہ تمہیں اطمینان ہو جائے“...... عمران نے کہا اور گڈی آگے کو کھسکا دی۔ روشن نے جھپٹا مار کر گڈی اٹھا لی۔

"میں اسے سیف میں رکھ کر ابھی آ رہا ہوں"...... روشن نے تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر وہ تقریباً بھاگتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران اٹھ کھڑا ہوا اور آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا ہوا اس تصویر کی طرف بڑھ گیا جو کروگ کی تھی۔ عمران اسے غور سے دیکھتا رہا۔ کروگ ایک پہاڑی چٹان پر بیٹھا ہوا تھا اور پس منظر میں پہاڑیاں نظر آ رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد اسے آہٹ محسوس ہوئی تو وہ پلٹا اور اس نے روشن کو اندر آتے دیکھا تو وہ واپس آ کر دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا۔

"ہاں۔ اب آپ مجھے سب کچھ تفصیل سے بتا دیں"...... عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے سامنے بیٹھے ہوئے روشن سے کہا۔

"ہاں میں کروگ ہوں۔ ہمارا پورا قبیلہ کروگ ہے۔ ہمارے بزرگ طویل عرصہ پہلے یہاں آئے تھے۔ کہاں سے آئے تھے یہ مجھے علم نہیں ہے۔ ہم یہاں بس گئے۔ یہاں ہمارا معبد بھی بنایا گیا ہے جہاں ہم مخصوص تہواروں پر مل کر کروگ دیوتا کی پوجا کرتے ہیں۔ ہمارا بڑا پجاری ہے جس کا نام ماشو ہے۔ وہ ہمیں پوجا کراتا ہے۔ ہم اسے اپنی کمائی میں سے حصہ باقاعدگی سے دیتے ہیں"۔ روشن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم ویسے تو کلب میں سپروائزر ہو لیکن یہ کوٹھی دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ تمہارے پاس خاصی دولت ہے۔ کہاں سے آتی ہے یہ دولت"...... عمران نے کہا۔

"جو کروگ ہوتا ہے اور کروگ دیوتا کی پوجا کرتا ہے وہ آدمی غریب رہ ہی نہیں سکتا۔ اگر غریب ہو گا تو امیر ہوتا چلا جائے گا۔ ہم کوئی بھی کاروبار کریں چھوٹے سے چھوٹا یا بڑا اس میں کروگ دیوتا کامیابی ڈال دیتا ہے۔ میں بھی شیئرز کا بزنس کرتا ہوں اور خاصا کما لیتا ہوں۔ ویسے میں سپروائزر ہوں۔ وہ کام بھی کرتا رہتا ہوں کیونکہ مجھ سے فارغ نہیں بیٹھا جاتا"...... روشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو تم پیدائشی کروگ ہو۔ یہاں کتنے افراد تمہارے اس فرقے میں شامل ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ایک ہزار سے زیادہ ہوں گے۔ صرف اعظم گڑھ نہیں بلکہ پورے ملک میں۔ جہاں تک ہار کا تعلق ہے تو وہ ہمیشہ ہم پہنے رہتے ہیں لیکن چونکہ لوگ اس بارے میں پوچھتے ہیں اس لئے اب میں اس کے ساتھ مزید ڈوری باندھ کر اسے میں شرٹ کے نیچے چھپا دیتا ہوں۔ یہ دیکھیں"...... روشن نے کہا اور شرٹ کے اندر سے سفید اور سیاہ نوکدار موتیوں پر مبنی ہار نکال کر اس نے عمران کو دکھایا۔

"یہ ہار کہاں سے ملتا ہے اور یہ نوکدار موتی کہاں سے آتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ کسی درخت کے پھل ہیں جنہیں بڑا پجاری ہاروں کی صورت میں بناتا ہے اور پھر یہ ہار ہر کروگی پیدا ہونے والے بچے اور بچی

کے گلے میں ڈال دیا جاتا ہے جو اس کی پوری زندگی اس کے ساتھ رہتا ہے۔ اگر یہ ہار گر جائے یا ٹوٹ جائے تو فوراً جا کر بڑے پجاری سے دوسرا ہار لینا پڑتا ہے ورنہ بغیر ہار کے اگر سات روز گزر جائیں تو اس آدمی پر کروگ دیوتا عذاب نازل کر دیتا ہے''...... روشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ اب زیادہ سنجیدگی سے میرے ایک سوال کا جواب دو کہ کروگ دیوتا کو انسانی قربانی کب دی جاتی ہے''...... عمران نے انتہائی سنجیدگی سے پوچھا تو روشن بے اختیار اچھل پڑا۔

''آپ۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ اسے تو انتہائی خفیہ رکھا جاتا ہے اور صرف کروگیوں کے سامنے قربانی دی جاتی ہے۔ کسی اجنبی کے سامنے ہرگز نہیں اور نہ ہی کسی کو اس بارے میں بتایا جاتا ہے''...... روشن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو۔ قربانی کب دی جاتی ہے اور کیوں''...... عمران نے کہا۔

''جب کوئی آدمی کروگ دیوتا کی خوشنودی چاہتا ہے، خصوصی خوشنودی تو وہ انسانی قربانی کی آفر کرتا ہے۔ بڑا پجاری کروگ دیوتا سے بات کرتا ہے اور پھر دیوتا اگر قربانی لینے پر آمادہ ہو جائے تو وہ شرائط بتاتا ہے اور بڑا پجاری یہ شرائط اس آدمی کو بتاتا ہے۔ اگر وہ آدمی ان شرائط کو پورا کر دے تو اس کی انسانی قربانی منظور کر لی جاتی ہے ورنہ نہیں''...... روشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم نے کبھی انسانی قربانی دی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں جناب۔ میں ایسا بچہ کہاں سے لاؤں جو ماں باپ کا اکلوتا ہو۔ اس کی عمر دس بارہ سال سے زیادہ نہ ہو اور پھر مجھے اس کی اجازت بھی نہیں مل سکتی کیونکہ شرائط میں لاکھوں کروڑوں روپے بڑے پجاری کو دان کرنے پڑتے ہیں لیکن جو قربانی دیتا ہے اور اس کی قربانی منظور کر لی جاتی ہے تو اسے فائدہ بہت بڑا ہوتا ہے''...... روشن نے کہا۔

''مثلاً کس قسم کا فائدہ''...... عمران نے پوچھا۔

''مالی فائدہ، دنیاوی فائدہ۔ مثال کے طور پر میں نے کروڑوں روپے کا کوئی ٹھیکہ لینا ہے اور میرے مقابل کمپنیاں بھی ٹھیکہ لینا چاہتی ہوں اور مجھے خطرہ ہو کہ ٹھیکہ میرے ہاتھ سے نکل جائے گا تو میں اگر انسانی قربانی دوں اور وہ منظور کر لی جائے تو پھر یہ ٹھیکہ لازماً مجھے ہی ملے گا کسی اور کو کسی صورت مل ہی نہیں سکتا اور مجھے کروڑوں کا فائدہ ہو گا''...... روشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تم نے کبھی انسانی قربانی دیتے ہوئے دیکھا ہے''۔ عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ میرے سامنے ایسا نہیں ہوا۔ میں نے صرف والدین سے اس بارے میں سنا ہوا ہے''...... روشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا کبھی تم نے سنا کہ کچھ عرصہ پہلے انسانی قربانی دی گئی ہے''...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ مجھے میرے ایک کروگی ساتھی نے بتایا ہے کہ یہ کوئی سیٹھ ہے۔ اس کا ڈرائیور کروگی ہے اور سیٹھ نے ٹھیکہ لینے کے لئے دو قربانیاں دی ہیں لیکن یہ صرف سنی سنائی بات ہے“...... روشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کون ہے یہ سیٹھ“...... عمران نے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم“...... روشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہیں کس نے بتایا تھا اس بارے میں“...... عمران نے پوچھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے نوٹوں کی ایک اور گڈی نکال کر اپنے سامنے رکھ دی۔ روشن کی آنکھوں میں دوسری گڈی دیکھ کر تیز چمک پیدا ہوگئی۔

”سیٹھ اعظم کا ڈرائیور یعقوب۔ وہی اس کا کرتا دھرتا ہے۔ اس ڈرائیور کا بھائی کروگی ہے۔ میرا ایک دوست ہے جس کا نام کرامت ہے۔ وہ ٹیکسی ڈرائیور ہے اور اس یعقوب ڈرائیور کا بھی دوست ہے۔ اس کے بھائی کو بھی وہ جانتا ہے۔ اس نے مجھے یعقوب کے حوالے سے بتایا تھا کہ سیٹھ نے پہلے ایک قربانی دی جس سے اس کے راستے کی بہت ساری رکاوٹیں دور ہو گئیں لیکن مکمل کامیابی نہ ہوئی۔ پھر دوسری قربانی دی تو دونوں ٹھیکے اسے فوری مل گئے۔ کروڑوں روپوں کے فائدے کے ٹھیکے“...... روشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارا دوست کرامت ٹیکسی ڈرائیور کہاں رہتا ہے“...... عمران

نے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ وہ جب بھی ٹیکسی لے کر کلب آتا ہے تو مجھ سے ملنے آ جاتا ہے۔ اس سے زیادہ میں نہیں جانتا“...... روشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اب یہ بتا دو کہ تمہارا معبد کہاں ہے اور میں وہاں تک کیسے جا سکتا ہوں اور کس طرح اس سے معلومات حاصل کر سکتا ہوں“۔ عمران نے دوسری گڈی کو روشن کی طرف کھسکاتے ہوئے کہا تو روشن نے فوراً گڈی جھپٹ لی اور اس کے ساتھ ہی وہ جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”اسے بعد میں رکھ لینا۔ پہلے مجھے جواب دو تاکہ میں واپس چلا جاؤں“...... عمران نے کہا۔

”میں ایک منٹ میں آتا ہوں“...... روشن نے بے تاب ہو کر کہا اور تیزی سے چلتا ہوا بیرونی دروازے سے باہر نکل گیا لیکن حسب وعدہ اور عمران کی توقع سے بھی پہلے وہ واپس آ گیا۔

”کروگی معبد کالی پہاڑی کے دامن میں بنا ہوا ہے اور کالی پہاڑی کو کوئی سڑک نہیں جاتی۔ یہاں سے جو سڑک قاسم پور نامی پہاڑی تک جاتی ہے اس سڑک پر قاسم پور پہنچ کر وہاں سے ایک راستہ معبد کو جاتا ہے۔ بڑے پجاری کا نام ماشو ہے۔ تم اسے اکٹھی تین چار گڈیاں دے دینا وہ تمہیں سب کچھ بتا دے گا“...... روشن نے کہا۔

"کتنے آدمی وہاں ہوتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"دس بارہ پجاری ہوتے ہیں۔ ایک بڑا پجاری ہوتا ہے۔ باقی لوگ تو آتے جاتے رہتے ہیں۔ ویسے کروگ والے منگل کو اپنا مقدس دن مناتے ہیں اس لئے منگل کے روز وہاں خاصا رش ہوتا ہے۔ شہر اور بیرون شہر سے کروگی زیارت کے لئے آتے رہتے ہیں"...... روشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ اور بے فکر رہو۔ تم نے جو کچھ بتایا ہے اس میں سے ایک لفظ بھی باہر نہیں جائے گا۔ ہاں۔ وہ تمہارے دوست ٹیکسی ڈرائیور کرامت کا حلیہ کیا ہے تاکہ میں اسے کہیں دیکھوں تو اسے پہچان لوں"...... عمران نے کہا تو روشن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کرامت ٹیکسی ڈرائیور کا حلیہ اور قدوقامت کے بارے میں تفصیل بتا دی اور پھر عمران اس سے مل کر کوٹھی سے باہر آ گیا۔

چند لمحوں بعد اس کی کار قاسم پور کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اسے روشن کی بات سن کر بڑی حیرت ہو رہی تھی کہ اس جدید اور تعلیم یافتہ دور میں بھی لوگ انسانی قربانی اپنے دنیاوی مفاد کے لئے دے سکتے ہیں۔ اسے اس پر یقین نہ آ رہا تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کا تجربہ کہہ رہا تھا کہ ایسا ممکن ہے۔ انسان اپنے مفاد کے لئے وہ کچھ کر گزرتے ہیں جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ یہی باتیں سوچتا ہوا وہ اعظم گڑھ سے نکل کر قاسم پور نامی پہاڑی علاقے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ قاسم پور تک چونکہ معدنیات

کی فیکٹریاں تھیں اس لئے وہاں تک باقاعدہ سڑک موجود تھی لیکن اس کے بعد صرف پہاڑی سلسلہ تھا۔ باقاعدہ کوئی سڑک نہ تھی۔ البتہ اونچا نیچا اور ناہموار راستہ ضرور موجود تھا۔

عمران نے کار اس راستے پر ڈال دی اور پھر اونچی نیچی پہاڑیوں سے گزرتا ہوا وہ سیاہ رنگ کی پہاڑی کے دامن میں پہنچ گیا۔ وہاں واقعی ایک معبد بنا ہوا تھا جس پر کوا بنا کر بٹھایا گیا تھا۔ ایک طرف دس بارہ مکان بنے ہوئے تھے۔ عمران کی کار دیکھ کر ان مکانوں سے پجاری نما لوگ نکل کر باہر آ گئے۔ یہ پجاری سر سے گنجے تھے اور ان سب نے سیاہ رنگ کے لمبے سے فرغل نما کرتے اور نیچے سیاہ رنگ کے پاجامے پہنے ہوئے تھے۔ پاؤں میں سیاہ رنگ کے جوتے تھے۔ پھر معبد کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی باہر آ گیا۔ اس نے سر پر سیاہ رنگ کی چوگوشیہ ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ نیچے وہی سیاہ رنگ کا فرغل نما کرتہ اور پاجامہ اور پاؤں میں سیاہ رنگ کے جوتے تھے۔ اس کے ہاتھ میں ایک ڈنڈا تھا جس کے اوپر کوا بنا ہوا تھا۔

"بڑا پجاری کون ہے"...... عمران نے کار سے اتر کر ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"میں ہوں۔ تم کون ہو"...... ٹوپی والے آدمی نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"مجھے ڈرائیور یعقوب نے بھیجا ہے۔ سیٹھ کا ڈرائیور یعقوب"۔

عمران نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ تو تم بھی کروگ دیوتا کو قربانی دینا چاہتے ہو''۔ بڑے پجاری نے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

''ایسا ہی سمجھو۔ لیکن پہلے مجھے تفصیل بتاؤ کہ مجھے کیا کرنا ہوگا اور تم کیا کرو گے''...... عمران نے کہا۔

''آؤ میرے ساتھ۔ میں تمہیں سمجھاتا ہوں''...... بڑے پجاری نے کہا اور واپس معبد کی طرف بڑھ گیا۔ پھر معبد کے اندر جانے کی بجائے اس کی ایک سائیڈ پر موجود دروازہ اس نے کھولا اور عمران کو لے کر کمرے میں داخل ہوگیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے درمیان سیاہ رنگ کی چادر فرش پر بچھی ہوئی تھی۔

''بیٹھو''...... بڑے پجاری نے کہا اور خود بھی چادر پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... عمران نے بھی چادر پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''میرا نام ماشو ہے۔ تمہارا کیا نام ہے''...... بڑے پجاری ماشو نے کہا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے''۔ عمران نے جواب دیا تو ماشو پجاری بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور وہ عمران کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ اس کے سامنے واقعی عمران بیٹھا ہے یا نہیں۔

''کیا ہوا ہے تمہیں''...... عمران نے کہا۔

''تم نے اپنا نام بتایا ہے یا اپنے دادا پردادا کا نام بھی ساتھ ہی بتا دیا ہے۔ اتنا لمبا نام ایک آدمی کا کیسے ہو سکتا ہے''...... بڑے پجاری ماشو نے کہا تو عمران اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔ بڑا پجاری اس کی ڈگریوں کو بھی نام ہی سمجھ رہا تھا۔

''میرے دادا کا نام تو سامنے والی کالی پہاڑی سے بھی زیادہ بڑا ہوگا۔ بہرحال تم کروگ معبد کے بڑے پجاری ہو۔ تمہارا پورا نام کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ماشو''...... بڑے پجاری نے مختصر سا نام بتاتے ہوئے کہا۔

''واہ۔ اسی لئے تو تم میرے نام پر اعتراض کر رہے تھے۔ بہرحال اب یہ بتاؤ کہ یہاں انسانی جان کی قربانی دی جاتی ہے''۔ عمران نے کہا تو بڑا پجاری بے اختیار اچھل پڑا۔

''انسانی جان کی قربانی۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ قربانی تو جانوروں کی دی جاتی ہے''...... ماشو پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے جیب سے لفافہ نکال کر اس میں سے وہ تصویر نکالی جو اس نے فیروز فوٹوگرافر سے حاصل کی تھی اور اسے پجاری کی طرف بڑھا دیا۔

''یہ کیا ہے''...... پجاری نے تصویر کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا لیکن تصویر لے کر اسے دیکھتے ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''یہ۔ یہ کس نے تصویر بنائی ہے۔ کہاں بنائی ہے اور کب بنائی ہے۔ یہ تو کروگ دیوتا کی تصویر ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تو واقعی کروگ دیوتا کی تصویر ہے''...... بڑے پجاری نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس نے تصویر کو اپنے چہرے سے اس طرح لگانا شروع کر دیا جیسے تصویر لگانے سے اسے کوئی روحانی مسرت مل رہی ہو۔

''ختم کرو یہ ناٹک''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تصویر جھپٹ لی۔

''تم۔ تم نے دیوتا کی توہین کی ہے۔ تمہیں اس کی سزا ملے گی۔ تم نے بڑے پجاری کے ہاتھ سے کروگ دیوتا کو چھین لیا ہے۔ یہ بہت بڑا جرم ہے۔ بہت ہی بڑا جرم''...... بڑے پجاری ماشو نے یکلخت حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔ آنکھوں سے جیسے شعلے سے نکلنے لگ گئے تھے۔

''یہ خالی تصویر ہے۔ سمجھے۔ یہ تمہارا اصل دیوتا نہیں ہے۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ جس طرح اس تصویر میں تمہارے اس کروگ کو انسانی جان کی قربانی دی جا رہی ہے کیا یہاں بھی ایسا کیا جاتا ہے''۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہوتا۔ اس تصویر میں بھی ایسا نہیں ہے۔ اس تصویر میں قربانی نہیں دی جا رہی بلکہ کروگ دیوتا اس لڑکی کے مستقبل کو اچھا بنانے کے لئے اسے دیوتا کی طاقت بخش رہا ہے''...... بڑے پجاری ماشو نے باقاعدہ پجاریوں کے مخصوص

لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''سنو بڑے پجاری۔ جھوٹ بولنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ یہاں بھی ایک سیٹھ نے ٹھیکے لینے کے لئے دو بار انسانی جانوں کی قربانی دی ہے اور یقیناً اس قربانی کا بندوبست تم نے کیا ہو گا اور ہاں۔ وہ تمہارا دیوتا کہاں ہے۔ کیا معبد کے اندر ہوتا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''تم کروگ دیوتا سے ملاقات چاہتے ہو''...... بڑے پجاری نے چونک کر کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا جیسے اچانک اسے کوئی خیال آ گیا ہو۔

''ہاں۔ کیوں نہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔ میں تمہیں معبد میں داخل ہونے کی اجازت دیتا ہوں''...... بڑے پجاری نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ بڑا پجاری اس کمرے سے باہر نکل کر معبد کے مین دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کو دیا کر کھولا اور پھر مڑ کر عمران کو اپنے پیچھے اندر آنے کا اشارہ کر کے وہ اندر داخل ہو گیا۔ عمران اس کے پیچھے اندر داخل ہوا۔

''تم یہیں رکو میں آ رہا ہوں''...... بڑے پجاری نے کہا تو عمران وہیں رک گیا۔ معبد میں اندھیرا تھا اس لئے عمران کو کچھ واضح نظر نہیں آ رہا تھا لیکن آہستہ آہستہ اس کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کے قابل ہو گئیں تو اسے کچھ صاف نظر آنے لگ گیا۔

یہ ایک بڑا سا گول کمرہ تھا جس میں سیاہ رنگ کی دریاں بچھی ہوئی تھیں۔ سامنے دیوار کے ساتھ ایک بھاری جسامت کے کوے کا مجسمہ کھڑا تھا۔ اس کے نیچے چار پانچ بڑے بڑے پیالے پڑے تھے جن میں مختلف رنگوں کے دانے پڑے نظر آ رہے تھے۔ اسی لمحے ایک کونے سے پجاری ماشو برآمد ہوا۔ اب وہ خالی ہاتھ تھا۔

''آؤ۔ دیوتا نے ملاقات کی اجازت دے دی ہے''...... بڑے پجاری نے ایسے لہجے میں کہا جیسے عمران کو بہت بڑا انعام حاصل ہو گیا ہو۔

''کہاں ہے تمہارا دیوتا''...... عمران نے پوچھا۔

''ادھر اپنے کمرے میں۔ آؤ''...... بڑے پجاری نے کہا اور اس طرف کو بڑھ گیا جدھر سے نمودار ہوا تھا۔ عمران اس کے پیچھے تھا لیکن وہ بہرحال محتاط تھا۔ اسے خطرہ تھا کہ وہ کروگ نامی کوا جو خون آشام بن چکا ہے اس پر اچانک حملہ نہ کر دے اس لئے اس کا ایک ہاتھ کوٹ کی جیب میں موجود مشین پسٹل پر جما ہوا تھا۔ لیکن جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا اچانک بڑا پجاری بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ عمران کو اپنے منہ کی طرف آتے دکھائی دیا اور ساتھ ہی ایک نامانوس سی لیکن انتہائی تیز بو عمران کی ناک سے ٹکرائی اور عمران کے لئے چونکہ یہ سب کچھ اچانک تھا اس لئے وہ سنبھل نہ سکا اور اس کا ذہن بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے اندھیرے میں ڈوبتا چلا گیا۔

ٹائیگر نے کار ہوٹل کی پارکنگ میں روکی اور نیچے اتر کر کار لاک کی اور پھر پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر جیب میں ڈالا ہی تھا کہ اس کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے چونک کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر سیل فون جیب سے نکال کر اس نے سکرین دیکھی تو اس پر سلیمان کا نام بار بار ڈسپلے ہو رہا تھا۔ اس نے تیزی سے ایک بٹن پریس کر دیا۔

''یس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں سلیمان۔ خیریت۔ کیسے فون کیا ہے''...... ٹائیگر کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا کیونکہ سلیمان اسے پہلی بار خود فون کر رہا تھا۔

''ٹائیگر۔ عمران صاحب دو روز پہلے مجھے یہ کہہ کر گئے تھے کہ وہ اعظم گڑھ جا رہے ہیں۔ اس کے بعد ان سے رابطہ نہیں ہو سکا اور نہ ہی ان کا کوئی فون آیا ہے۔ میں سمجھا کہ مصروف ہوں گے۔

آج بڑی بیگم صاحبہ کا ایک پیغام ان تک پہنچانا تھا۔ میں نے سیل فون پر ان سے رابطہ کیا لیکن گھنٹی بجتی رہی مگر کسی نے جواب نہیں دیا۔ پھر کچھ دیر بعد میں نے دوبارہ فون کیا تو اسے بند کر دیا گیا۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ عمران صاحب خطرے میں ہیں۔ کیا تم میرے ساتھ اعظم گڑھ چل سکتے ہو تا کہ عمران صاحب کو تلاش کیا جا سکے''...... سلیمان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''باس کوئی تر نوالہ نہیں ہیں سلیمان کہ آسانی سے کسی کے قابو میں آ جائیں۔ باس کسی خاص کام میں مصروف ہوں گے اس لئے انہوں نے سیل فون آف کر دیا ہو گا''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر مجھے صفدر صاحب سے بات کرنا ہو گی''۔ سلیمان نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ ارے۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ میں انکار نہیں کر رہا اور مجھے احساس ہے کہ تم باس کے جس قدر قریب ہو تمہارے احساسات اور خدشات زیادہ درست ہو سکتے ہیں اور تمہیں ساتھ جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ابھی اسی وقت خود اعظم گڑھ جا کر انہیں تلاش کرتا ہوں''...... ٹائیگر نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

''جس قدر جلد ممکن ہو سکے انہیں تلاش کرو۔ وہ اپنی کار میں یہاں سے اعظم گڑھ گئے ہیں اور انہیں دو روز گزر چکے ہیں۔ جیسے

ہی وہ ملیں میری ان سے بات کرانا''...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ لیکن کیا یہ معلوم ہے کہ وہ اعظم گڑھ کس مقصد سے گئے تھے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اس بارے میں مجھے معلوم نہیں ہے۔ البتہ جانے سے پہلے انہوں نے جوزف سے فون پر بات کی تھی اور اس گفتگو میں اعظم گڑھ کا نام آیا تھا''...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ میں ابھی جا رہا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا اور سیل فون آف کر کے اس نے اسے جیب میں ڈالا کہ اسے خیال آیا کہ جوزف کو فون کر کے عمران کے بارے میں معلوم کرے تو اس نے سیل فون دوبارہ نکالا اور اسے آن کر کے اس پر رانا ہاؤس کا نمبر پریس کر دیا۔

''رانا ہاؤس''...... رابطہ ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں جوزف''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کوئی خاص بات جو تم نے کال کی ہے''...... جوزف نے کہا۔

''سلیمان نے ابھی مجھے فون کر کے بتایا ہے کہ عمران صاحب دو روز پہلے اعظم گڑھ گئے تھے لیکن اب ان سے رابطہ نہیں ہو رہا۔ سلیمان نے عمران صاحب کی اماں بی کا ایک اہم پیغام ان تک پہنچانا ہے لیکن ان کا سیل فون آف ہے۔ دو روز سے انہوں نے رابطہ ہی نہیں کیا۔ سلیمان کے ذہن میں خدشات ابھر رہے ہیں کہ

باس خطرے میں ہیں۔ اس نے سیل فون کر کے کہا ہے کہ میں اعظم گڑھ جا کر باس کو تلاش کروں۔ سلیمان نے یہ بھی بتایا ہے کہ باس نے جانے سے پہلے تم سے فون پہ بات کی تھی اور اس گفتگو میں اعظم گڑھ کا نام لیا گیا تھا میں نے اس لئے تمہیں فون کیا ہے کہ عمران صاحب اعظم گڑھ گئے ہیں تو کس مقصد کے لئے گئے ہیں تاکہ اس مقصد کو سامنے رکھ کر میں انہیں ٹریس کر سکوں"۔ ٹائیگر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ باس اس کروگ پجاری کے جال میں پھنس گئے ہوں گے۔ مجھے خود بھی تمہاری بات سن کر احساس ہو رہا ہے کہ باس شدید خطرے میں ہیں۔ تم فوراً رانا ہاؤس آ جاؤ۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گا۔ آ جاؤ ابھی اور اسی وقت"...... جوزف نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سیل فون آف کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔ جوزف سے بات کر کے اب اسے بھرپور انداز میں یہ احساس ہو رہا تھا کہ عمران صاحب واقعی کسی خطرے سے دوچار ہیں۔ جوزف نے کسی پجاری کا نام لیا تھا۔ یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آئی تھی لیکن چونکہ جوزف سے رابطہ آف ہو گیا تھا اس لئے وہ اس بارے میں پوچھ نہ سکا تھا۔ وہ واپس مڑا، اس نے پارکنگ بوائے کو بلا کر کارڈ اسے دیا اور کار کا لاک کھول کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"یہ کار اندر کھڑی کر دو اور میرے ساتھ میری کار میں چلو"۔ رانا ہاؤس پہنچتے ہی جوزف نے پھاٹک کھولتے ہوئے کہا اور ٹائیگر کار اندر لے گیا۔ جوزف کی بات سن کر وہ بے اختیار مسکرا دیا تھا کیونکہ یہ کار چھوٹی تھی اور جوزف اور جوانا دونوں بڑی مشکل سے سمٹ سمٹا کر اس میں بیٹھ سکتے تھے جبکہ رانا ہاؤس میں موجود کاریں بڑی تھیں اور وہ دونوں اطمینان اور سکون سے ان میں بیٹھ سکتے تھے۔ ٹائیگر نے کار مین پورچ میں لے جا کر روکی اور نیچے اتر آیا۔

"کیا ہوا ہے ماسٹر کو۔ یہ جوزف تو کچھ بتا ہی نہیں رہا"۔ ایک سائیڈ سے جوانا نے پورچ کی طرف بڑھتے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کچھ نہیں ہوا۔ صرف خدشات ہیں"...... ٹائیگر نے کہا اور سلیمان سے ہونے والی بات چیت اور پھر جوزف سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ اس نامراد کوے کا مسئلہ ہے جو خون آشام ہے"...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"کوا۔ خون آشام۔ کیا مطلب"...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے اسے عمران سے ہونے والی گفتگو اور عمران کی دکھائی ہوئی تصویر کے بارے میں بتا دیا۔

"تو یہ کوئی قدیم مذہب ہے جو اب تک موجود ہے لیکن انسانی

جان کی قربانی تو کسی صورت نہیں دی جا سکتی“...... ٹائیگر نے کہا۔

”ہاں۔ اسی لئے ماسٹر ان کے مرکزی معبد کا پتہ چلانا چاہتے تھے تا کہ ان کے مرکز کو ختم کر کے ان سب کا خاتمہ کر دیا جائے۔ بہرحال میں بھی ساتھ چلوں گا“...... جوانا نے کہا۔

”تم یہیں رہو گے جوانا۔ اتنے آدمیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر رانا ہاؤس کو بھی خالی نہیں چھوڑا جا سکتا“...... جوزف نے کہا۔

”اوکے۔ تمہارا آرڈر تو اب ماننا ہی پڑے گا“...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بھی بے اختیار ہنس پڑا اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹائیگر، جوزف کے ساتھ اس کی جہازی سائز کی کار میں سوار اعظم گڑھ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ اعظم گڑھ میں یہ کروگ معبد کہاں ہے“۔ ٹائیگر نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

”نہیں۔ میں تو پہلی بار اس طرف جا رہا ہوں۔ بہرحال معلوم کر لیں گے“...... جوزف نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اعظم گڑھ پہنچ کر انہوں نے آسانی سے معلوم کر لیا کہ کروگ معبد قاسم پور سے آگے پہاڑیوں میں ہے اور کالی پہاڑی کے دامن میں بنا ہوا ہے تو ٹائیگر اور جوزف کار لے کر اس طرف آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر سڑک ختم ہو جانے کے باوجود پہاڑی راستے پر کار دوڑاتے ہوئے وہ آگے بڑھتے چلے گئے۔ بڑی کار کا اس تنگ اور ناہموار راستے پر چلانا اپنی جگہ ایک مشکل تجربہ تھا لیکن

ڈرائیونگ سیٹ پر جوزف تھا جو اس کار کو اس انداز میں چلا رہا تھا جیسے بچے کسی کھلونے کو گھماتے پھرتے ہیں ٹائیگر پوری طرح مطمئن تھا۔ اسے جوزف کی مہارت پر مکمل یقین تھا اور پھر سیاہ رنگ کے پتھروں کی پہاڑی کے دامن میں بنا ہوا کروگ معبد انہیں نظر آ گیا جبکہ ایک طرف مکانات بنے ہوئے تھے۔ کار کو آتے دیکھ کر ان مکانوں سے چھ مرد باہر آ گئے۔ جوزف نے کار ایک سائیڈ پر روک دی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے۔ مکانوں سے نکلنے والے چھ آدمی اپنے انداز سے پجاری لگتے تھے۔ جوزف اور ٹائیگر ان کی طرف بڑھنے لگے۔

”آپ کون ہیں اور کیوں ہمارے اس مقدس مقام پر آئے ہیں“...... ایک آدمی نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

”بڑا پجاری کہاں ہے“...... جوزف نے سخت لہجے میں پوچھا۔

”وہ کافرستان گئے ہیں۔ وہاں کروگ دیوتا کا خصوصی جشن ہے۔ اس میں انہوں نے شرکت کرنی ہے“...... اس پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہاں دو روز پہلے ایک صاحب کار میں آئے تھے۔ وہ کہاں ہیں“...... اس بار ٹائیگر نے کہا۔

”ایک صاحب کار میں آئے تھے۔ وہ بڑے پجاری سے مل کر واپس چلے گئے۔ اس کے بعد بڑے پجاری خصوصی جشن میں شرکت کے لئے کافرستان چلے گئے“...... اس پجاری نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"کس ذریعے سے گئے ہیں۔ سمندری راستے سے یا ہوائی جہاز کے ذریعے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ پہاڑی راستوں سے جاتے ہیں۔ وہ کاریز راستے سے کافرستان گئے ہیں اور اسی راستے سے آتے جاتے رہتے ہیں"۔ پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا وہ چھپ کر کافرستان جاتے ہیں"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا کیونکہ جس پہاڑی راستے کا نام پجاری نے لیا تھا وہاں شاہراہ نہ تھی بلکہ یہ کافرستان اور پاکیشیا کا پہاڑی علاقہ تھا۔ یہاں سے چونکہ اسمگلنگ ہوتی تھی اس لئے یہاں جگہ جگہ چیک پوسٹیں بنی ہوئی تھیں اور ایئر چیکنگ سپاٹس بھی دونوں ملکوں میں بنائے گئے تھے۔

"نہیں"...... پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں سے تو کوئی نہیں جا سکتا۔ وہ تو ممنوعہ علاقہ ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"لوگوں کے لئے ہوگا لیکن ہمارے بڑے پجاری کے لئے وہ کھلا راستہ ہے"...... اس پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کافرستان میں وہ مرکزی معبد کہاں ہے جہاں بڑا پجاری گیا ہے"...... جوزف نے پوچھا۔

"شاتم پہاڑی کے دامن میں کافرستان کا مرکزی معبد ہے"۔

پجاری نے جواب دیا۔

"بڑا پجاری کب واپس آئے گا"...... جوزف نے پوچھا۔

"تین چار روز بعد"...... پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا میں معبد کے اندر جا کر دیکھ سکتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ اجنبی آدمی معبد کے اندر نہیں جا سکتا۔ یہ کروگ دیوتا کا مقدس معبد ہے"...... پجاری نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"اندر جانے کی ضرورت نہیں ہے ٹائیگر۔ باس یہاں ارد گرد موجود نہیں ہے ورنہ مجھے ان کی مخصوص خوشبو آ جاتی"...... جوزف نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جوزف اس کے اندر جانے کا اصل مقصد سمجھ گیا تھا۔ وہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ کہیں عمران کو معبد کے اندر تو قید نہیں کیا گیا۔

"ان کی کار تو یہاں ہونی چاہئے اگر وہ یہاں ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ان کی کار تلاش کرنی چاہئے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"سنو۔ اگر تم غلط بیانی کر رہے ہو تو اب بھی وقت ہے کہ سب کچھ سچ بتا دو۔ ورنہ"...... جوزف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہم پجاری ہیں۔ ہم جھوٹ کیسے بول سکتے ہیں۔ سوائے معبد کے اندر جانے کے تم بے شک ہمارے مکانوں کو دیکھ لو۔ ارد گرد کی

پہاڑیاں چیک کر لو۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے''...... اس پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آؤ جوزف۔ واپس چلیں''...... ٹائیگر نے کہا تو جوزف ہونٹ بھینچے واپس مڑ آیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار واپس اعظم گڑھ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

''معاملات سو فیصد درست نہیں ہیں ٹائیگر''...... جوزف نے کہا۔

''ہاں۔ معاملات مشکوک ہیں لیکن اب سوائے اس کے کہ ہم شاتم کو چیک کریں اور کیا کر سکتے ہیں''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''وہاں ہم کیسے پہنچیں گے''...... جوزف نے کہا۔

''دارالحکومت کی طرف سے گئے تو بہت لمبا چکر پڑ جائے گا۔ البتہ یہاں سے شاتم علاقہ قریب ہے کیونکہ یہاں کچھ فاصلے پر کافرستان کی پہاڑی سرحد موجود ہے۔ البتہ وہاں داخلے کے لئے ہمیں کچھ سوچنا ہوگا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''باس کے لئے فوری سوچو۔ وقت مت ضائع کرو''...... جوزف نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''اعظم گڑھ چلو۔ وہاں ایک کلب میں ایک سپروائزر ہے۔ اس سے بات کرتے ہیں۔ شاید کوئی راستہ شاتم جانے کا نکل آئے''...... ٹائیگر نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

مصر کا علاقہ اشیلیہ جسے عرف عام میں اشاہ کہا جاتا تھا مکمل طور پر بنجر اور ویران پہاڑی علاقہ تھا۔ گو یہ علاقہ خاصا تنگ اور محدود تھا اور اس پر درخت اور جھاڑیوں کی کثرت تھی۔ البتہ کہیں کہیں مخصوص پہاڑی درخت اور جھاڑیاں نظر آ جاتی تھیں۔ اس علاقے میں کروگ کا ایک بہت بڑا معبد تھا جسے پوری دنیا میں کروگ کا مرکزی معبد کہا جاتا تھا اور یہاں کے بڑے پجاری کو پوری دنیا میں بسنے والے کروگ بے حد اہمیت دیتے تھے اور ہر ملک میں موجود کروگ معبد اور ان کے بڑے پجاریوں کا رابطہ اس اشاہ معبد کے ساتھ مستقل طور پر رہتا تھا۔

یہاں کا بڑا پجاری ادھیڑ عمر کا تھا۔ اس کا نام اشوگا تھا۔ پہلے اس کا باپ پجاری تھا اور اس کے مرنے کے بعد وہ اس کے اکلوتے بیٹے کی حیثیت سے بڑا پجاری بن گیا تھا۔ اس کے بڑا

پجاری بننے کا باقاعدہ کئی روز تک جشن منایا گیا تھا اور اس جشن میں پوری دنیا سے کروگ معبدوں کے بڑے پجاریوں اور بڑی سماجی اور مالی حیثیت رکھنے والے کروگ شامل ہوئے تھے۔ اس طرح یہ اجتماع ہزاروں پر مشتمل بتایا جاتا تھا۔

اشوگا جدید دور کا آدمی تھا اور وہ بڑے دھڑلے سے جدید مصر کی تمام ایجادات استعمال کرتا تھا۔ اس کی رہائش گاہ مصر کے بڑے شہر کسالا میں، جو اشاہ پہاڑیوں سے ملحقہ تھا میں تھی۔ وہاں اس کے پاس دنیا کی تمام جدید سہولتیں موجود تھیں جبکہ وہ ہفتے میں دو بار اشاہ علاقے میں موجود معبد میں جاتا تھا اور وہاں آنے والے کروگیوں سے ملتا تھا اور انہیں مخصوص رسم و رواجات کے مطابق کروگ دیوتا کی پوجا کراتا تھا۔ اس وقت بڑا پجاری اشوگا اپنے مخصوص کمرے میں ایک آرام کرسی پر نیم دراز تھا جبکہ اس کے ساتھ ہی دوسری کرسی پر یہودی خفیہ تنظیم ڈبل ریڈ کا سپیشل ایجنٹ رابرٹ تھا۔ کروگ فرقے کی یہودی چونکہ اس لئے سرپرستی کرتے تھے کہ یہ فرقہ زیادہ تر مسلم ممالک میں خفیہ کام کر رہا تھا اس لئے یہودی انہیں بڑی بڑی رقمیں بھیجتے رہتے تھے تاکہ یہ فرقہ ختم نہ ہو جائے۔ انہیں یقین تھا کہ اس فرقہ کی مسلم ممالک میں موجودگی سے انہیں اس کے پجاریوں اور معبدوں کی شکل میں بہتر خدمات مل سکتی ہیں۔ رابرٹ دو تین روز پہلے یہاں پہنچا تھا اور اس نے اپنی یہودی تنظیم ڈبل ریڈ کا خصوصی خط جو بڑے پجاری کے نام تھا، اس

بڑے پجاری کو پہنچایا تھا اور پھر رابرٹ نے بڑے پجاری کو بتایا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خطرناک ایجنٹ عمران یہاں مرکزی معبد کو تباہ کرنے اور بڑے پجاری اور دوسرے پجاریوں کو ہلاک کرنے آ رہا ہے اور تنظیم نے رابرٹ اور اس کے ساتھیوں کو مرکزی معبد، بڑے پجاری اور دوسرے پجاریوں کے تحفظ کے لئے بھیجا ہے تو بڑا پجاری بے حد خوش ہوا اور اس نے رابرٹ اور اس کے ساتھیوں کی رہائش کے لئے علیحدہ ایک بڑی رہائش گاہ مہیا کر دی اور انہیں مرکزی معبد میں جانے کی بھی مکمل اجازت دے دی۔ چنانچہ اب رابرٹ اور اس کے ساتھی اس کے ساتھ ہی معبد جاتے اور واپس آتے تھے۔ رابرٹ کے ساتھی تو رہائش گاہ میں تھے لیکن رابرٹ اس وقت اشوگا پجاری کے ساتھ موجود تھا کیونکہ اشوگا کے پاس کئی سال پرانی شراب وافر مقدار میں موجود تھی اور کروگ اسے مسلسل تحفہ میں پرانی شراب بھیجتے رہتے تھے اور پرانی شراب رابرٹ کی کمزوری تھی اس لئے وہ زیادہ تر اس کمرے میں ہی بیٹھا پرانی شراب جی بھر کر پیتا رہتا تھا کیونکہ یہاں پرانی شراب پینے پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہ لگائی گئی تھی۔

”جس آدمی عمران کی بات تم کر رہے ہو اسے یہاں کے بارے میں کیسے معلوم ہو گا اور دوسری بات یہ کہ وہ ہمارا دشمن کیوں بن گیا ہے۔ ہمارا تو اس سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے“...... اشوگا پجاری نے اچانک رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ کیسے یہاں کا پتہ چلائے گا۔ البتہ یہ معلوم ہے کہ وہ تمہارا دشمن کیوں بنا ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"کیوں بنا ہے۔ بتاؤ"...... اشوگا پجاری نے کہا۔

"اس لئے کہ تم اب بھی اس جدید اور تعلیم یافتہ دور میں اپنے دیوتا کو انسانی جان کی قربانی پیش کرتے ہو جو اس کے نزدیک ناقابل معافی ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"لیکن یہ تو ہمارا مذہبی عقیدہ ہے"...... اشوگا پجاری نے کہا۔

"تمہارا ہو گا لیکن وہ اسے تسلیم نہیں کرتا"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اشوگا پجاری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اشوگا پجاری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کافرستان کے شاتم معبد کے بڑے پجاری کشوما کی کال ہے۔ وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ بولنے والی کوئی خاتون تھی۔

"کراؤ بات"...... اشوگا پجاری نے کہا۔

"اعلیٰ مقام۔ ہمسایہ ملک پاکیشیا کا بڑا پجاری ایک بے ہوش آدمی کو لے کر ہمارے پاس پہنچا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ آدمی کروگ دیوتا کو انسانی جان کی قربانی دینے کے خلاف ہے اس لئے

اس کو کروگ دیوتا کے سامنے قربان کر دینا چاہئے۔ چونکہ یہاں خصوصی جشن تھا اس لئے وہ قربانی کے لئے اسے ہمارے پاس لے آئے ہیں۔ اب آج رات اس کی قربانی دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ اعلیٰ مقام بھی اس جشن میں شامل ہوں تاکہ ہماری عزت بڑھے"...... کافرستان کے بڑے پجاری کشوما نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کون ہے یہ آدمی۔ کیوں اس کی قربانی دی جا رہی ہے جبکہ ایسا پہلے ہم نے کبھی نہیں کیا۔ کروگ دیوتا کو بچوں کی قربانی دی جاتی ہے۔ بڑوں کی نہیں"...... بڑے پجاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر ساتھ بیٹھا ہوا رابرٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"اس کا نام تو بہت لمبا ہے اس لئے پجاری یاد نہیں رکھ سکا اور یہ آدمی واقعی خطرناک ہے۔ اس کی جیب سے مشین پسٹل بھی ملا ہے اس لئے انہوں نے اسے مستقل گلوگ کے ذریعے بے ہوش رکھا ہوا ہے اور چونکہ یہ کروگ دیوتا کا سب سے بڑا دشمن ہے اور اس نے اعلان کیا ہے کہ وہ تمام معبدوں کو تباہ کر دے گا اس لئے ایسے دشمن کی قربانی دینے سے دیوتا خوش ہوں گے"...... کشوما پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں فوری طور پر کافرستان کیسے پہنچ سکتا ہوں۔ تم اپنے طور پر کام کرو۔ میری طرف سے اجازت ہے"...... اشوگا پجاری

نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا مسئلہ ہے"...... رابرٹ نے پوچھا تو اشوگا پجاری نے تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ وہ شیطان کہیں عمران نہ ہو۔ اگر ایسا ہے تو اسے ہر صورت میں ختم ہونا چاہئے۔ یہ تو بہت اچھا موقع ہے"...... رابرٹ نے بے چین ہو کر کہا۔

"تم پہنچ سکتے ہو تو پہنچ جاؤ۔ میں ابھی فون کر کے انہیں کہہ دیتا ہوں تاکہ تمہارے سامنے یہ سب کام ہو جائے اور تمہاری تسلی ہو جائے"...... بڑے پجاری نے کہا۔

"میں چاہے چارٹرڈ طیارے سے ہی کیوں نہ جاؤں آج رات تو کسی صورت کافرستان نہیں پہنچ سکتا۔ البتہ تم انہیں حکم دو کہ وہ کل رات کو اس کی قربانی دیں تو میں پہنچ سکتا ہوں"...... رابرٹ نے کہا۔

"اوکے"...... بڑے پجاری نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"اعلیٰ مقام حکم"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کافرستان کے بڑے پجاری سے میری بات کراؤ"...... بڑے پجاری نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد گھنٹی کی آواز سنائی دی تو بڑے پجاری نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... بڑے پجاری نے کہا۔

"کافرستان کا بڑا پجاری کشوما لائن پر ہے اعلیٰ مقام"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... بڑے پجاری نے کہا۔

"میں کشوما عرض کر رہا ہوں اعلیٰ مقام"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میرا حکم سنو۔ قربانی آج رات نہیں بلکہ کل رات ہو گی۔ ٹھیک رات کے بارہ بجے اور اس میں میرا نمائندہ شامل ہو گا۔ نمائندے کا نام رابرٹ ہے۔ قربانی کی تمام رسموں میں وہ شامل رہے گا اور ہاں۔ قربانی کی رسوم کے علاوہ میرے نمائندے کا حکم تم سب کے لئے ایسے ہی ہو گا جیسے میرا حکم۔ سن لیا تم نے"...... بڑے پجاری اشوگا نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جو حکم اعلیٰ مقام"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بڑے پجاری نے رسیور رکھ دیا۔

"تم نے وہاں اپنا تعارف میرے نمائندے کے طور پر کرانا ہے اور یہ سن لو کہ تم نے قربانی کی رسوم میں کوئی مداخلت نہیں کرنی کیونکہ یہ مقدس معاملہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ تمہاری ہر بات مانیں گے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ وہاں اکیلے جانا۔ اپنے ساتھیوں کو ساتھ مت لے جانا کیونکہ یہ بھی ہمارا مقدس معاملہ ہے کہ جب کروگ دیوتا کو انسانی قربانی دی جائے تو اس وقت غیر کروگی کم

سے کم ہوں“...... بڑے پجاری نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جیسے آپ نے کہا ہے ویسے ہی ہو گا“۔ رابرٹ نے کہا اور پھر سر ہلاتا ہوا وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

ٹائیگر نے اعظم گڑھ پہنچ کر جوزف کو کار ایک کلب کے سامنے روکنے کے لئے کہا تو جوزف نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔

”اندر پارکنگ نہیں ہے اس لئے کار یہیں لاک کر دو اور چلو۔ شاید یہاں کوئی بات بن جائے“...... ٹائیگر نے کار سے اترتے ہوئے کہا۔

”تم پوچھنا کیا چاہتے ہو“...... جوزف نے کہا۔

”میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ادھر سے کوئی راستہ کافرستان کو جاتا ہے جہاں سے ہم جلدی شاتم کے علاقے تک پہنچ سکیں ورنہ دوسری صورت میں ہمیں پہلے یہاں سے فلائٹ کے ذریعے کافرستان کے دارالحکومت جانا پڑے گا اور وہاں سے شاتم پہاڑی علاقے تک پہنچنے میں کافی وقت لگ جائے گا جبکہ یہاں سے ہمیں

اگر کوئی راستہ مل جائے تو ہم چند گھنٹوں میں وہاں پہنچ جائیں گے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''لیکن ہم وہاں جا کر کیا کریں گے۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ باس کافرستان چلا گیا ہے کار پر سوار ہو کر''...... جوزف نے کہا تو ٹائیگر اس طرح چونک پڑا جیسے یہ اس کے لئے نیا آئیڈیا ہو۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم واقعی عقلمند ہو۔ باس ایسے ہی نہیں تمہاری بات تسلیم کر لیتا۔ یہ خیال تو میرے ذہن میں آیا ہی نہیں۔ واقعی میں احمقوں کی طرح منہ اٹھائے یہ سوچ کر کافرستان بھاگا جا رہا تھا کہ وہاں وہ بڑا پجاری گیا ہے تو باس بھی ساتھ ہی گیا ہو گا لیکن باس تو کار پر یہاں آیا تھا۔ اوہ ایک منٹ۔ میں باس کو کال کر لوں شاید کال مل جائے''...... ٹائیگر نے کہا اور جیب سے سیل فون نکال کر اس نے اسے آن کیا اور پھر مختلف نمبر پریس کر کے اس نے عمران کا نمبر پریس کر دیا اور پھر انتظار کرنے لگا لیکن چند لمحوں بعد اسے جواب مل گیا کہ مطلوبہ نمبر بند ہے تو ٹائیگر نے فون آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔

''اب کہاں اور کیسے باس کو ٹریس کیا جائے''...... ٹائیگر نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا تو ساتھ ہی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا جوزف بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم ہنس کیوں رہے ہو''...... ٹائیگر نے اس بار قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

''اس لئے ہنس رہا ہوں کہ تم باس کے شاگرد ہو کر بچوں جیسی باتیں کر رہے ہو۔ باس یہاں آیا ہے۔ یہ تو طے شدہ بات ہے نا''...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ بات تو طے ہے کہ وہ یہاں آئے تھے۔ وہ پجاری بھی اسے تسلیم کر رہا تھا''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''پھر بقول اس پجاری کے وہ واپس چلے گئے جبکہ دو روز گزر چکے ہیں نہ انہوں نے رابطہ کیا ہے اور نہ ہی ان سے رابطہ ہو رہا ہے۔ اس کا کیا مطلب نکلتا ہے''...... جوزف نے باقاعدہ دلائل دیتے ہوئے کہا۔

''تم بتاؤ۔ میری سمجھ میں تو واقعی کوئی بات نہیں آ رہی''۔ ٹائیگر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کسی قابل استاد کے سامنے کوئی کند ذہن شاگرد بیٹھا ہوا ہو۔

''اس کا مطلب ہے کہ وہ پجاری جھوٹ بول رہا تھا اور اب وہ ہمیں بتائے گا کہ باس کے ساتھ کیا ہوا اور باس کی کار کے ساتھ کیا ہوا''...... جوزف نے کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر جوزف کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''اوہ۔ اوہ۔ میں سنتا رہتا تھا کہ افریقہ انتہائی ذہین لوگوں کا ملک ہے۔ آج مجھے یقین آ گیا ہے لیکن تم نے اس وقت یہ بات نہیں کی اور میرے ساتھ یہاں اعظم گڑھ آ گئے اور اب یہ ساری

باتیں کر رہے ہو"...... ٹائیگر نے کہا تو جوزف بے اختیار مسکرا دیا۔

"وہ لوگ پجاری ہیں اور ضروری نہیں کہ وہاں وہی لوگ ہوں اور مذہبی جوش انتہائی خطرناک ہوتا ہے۔ اب وہ ہمارے واپس جانے پر پوری طرح مطمئن ہو گئے ہوں گے۔ اب ہم اس کو اغوا کریں گے اور کسی غار میں لے جا کر اس سے ساری معلومات حاصل کریں گے۔ اس طرح کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو گی"۔ جوزف نے کہا۔

"لیکن دن کے وقت ہم کیسے سب کے سامنے ایک آدمی کو اغوا کریں گے۔ یا تو باقی جتنے بھی وہاں موجود ہیں ان سب کا خاتمہ کر دیں۔ ایک کو اٹھا کر لے آئیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"احمقانہ باتیں مت کیا کرو۔ اس کروگ دیوتا کو ماننے والے شہر میں لازماً ہوں گے۔ جب یہاں سے پجاریوں کی لاشیں ملیں گی تو حکومت کی پوری مشینری حرکت میں آ جائے گی۔ میڈیا چیخ پڑے گا اور پھر وہ کچھ ہونا شروع ہو جائے گا جو تمہارے تصور میں بھی نہ ہو گا۔ باقی رہا ایک آدمی کو اغوا کرنا کہ دوسروں کو معلوم نہ ہو سکے۔ یہ کام میرے لئے مشکل نہیں ہو گا۔ میں پورے ریوڑ میں سے ایک بھیڑ کو اس انداز میں اٹھا لاتا ہوں کہ دوسروں کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی"...... جوزف نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے چلو۔ اب تم لیڈر ہو۔ مجھے جو حکم دو گے تعمیل ہو گی"...... ٹائیگر نے کہا تو جوزف بے اختیار ہنس پڑا۔

"اتنا مرعوب ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم بہرحال باس کے شاگرد ہو اور باس جسے خود شاگرد کہتا ہے اس کا مقام میری نگاہوں میں بے حد اعلیٰ ہے۔ یہ معمولی باتیں ہیں"...... جوزف نے کہا اور کار سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر قاسم پور روڈ پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ پھر جب سڑک ختم ہو گئی تو جوزف نے کار پہاڑی راستے پر ڈال دی۔ چونکہ وہ پہلے یہاں آ چکے تھے اس لئے وہ دونوں بڑے اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر جیسے ہی دور سے کالی پہاڑی نظر آنا شروع ہو گئی تو جوزف نے کار آہستہ کی اور اسے ایک اونچی چٹان کے پیچھے روک دیا۔

"تم کار میں ہی بیٹھے رہو۔ میں اس پجاری کو لے آتا ہوں"...... جوزف نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"میں یہاں بیٹھ کر کیا کروں گا۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم کیسے شکار کرتے ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن تمہیں دور چٹان کی اوٹ میں رکنا پڑے گا۔ موقع پر میرے ساتھ نہیں جاؤ گے"...... جوزف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تو تمہاری کارروائی دیکھنا چاہتا ہوں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"آؤ"...... جوزف نے کہا اور پھر وہ دونوں چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے کالی پہاڑی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ پھر انہیں دور

سے وہ مکانات اور معبد نظر آنے لگے لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

"تم یہیں رکو۔ سب ان مکانات میں ہوں گے۔ میں ایک کو اٹھا لاتا ہوں"...... جوزف نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اس معبد پر چھاپہ مارنا چاہئے۔ وہاں کا آدمی زیادہ جانتا ہو گا اور معبد کی عقبی طرف لازماً کوئی راستہ ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم نے اب واقعی باس کے شاگردوں والی باتیں شروع کر دی ہیں۔ معبد کا عقب کبھی ویران نہیں ہوتا۔ یہ معبدوں کی روایت ہے۔ البتہ سامنے سے جانا اپنے آپ کو دوسروں پر ظاہر کرنا ہے جبکہ یہاں جو بھی ہو گا اسے بہرحال اصل بات کا علم ہو گا"۔ جوزف نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... ٹائیگر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا کہ وہ کیوں جوزف کو اب تک احمق سمجھتا رہا ہے۔ وہ اب خود ایک چٹان کی اوٹ میں رک گیا تھا جبکہ جوزف انتہائی پھرتی سے اس طرح آگے بڑھ رہا تھا کہ ٹائیگر اس کی تیزی اور پھرتی پر حیران رہ گیا تھا۔ وہ واقعی گھنے جنگل میں شکار کھیلنے والے چیتے کے انداز میں آگے بڑھ رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ چیتا اس انداز میں اپنے شکار کی طرف بڑھتا ہے کہ اس تک اس کے قدموں کی آواز تک نہیں پہنچتی۔ یہی پوزیشن جوزف کی

تھی۔ اس پر آنکھ نہ ٹھہر رہی تھی۔ وہ ایک چٹان کے پیچھے سے دوسری چٹان کے پیچھے پہنچنے میں شاید پلک جھپکنے سے بھی کم وقت لگا رہا تھا۔ اس کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ ٹائیگر کو اس کی پھرتی پر حیرت ہو رہی تھی۔ پھر جوزف ان مکانوں کی اوٹ میں جا کر اس کی نظروں سے غائب ہو گیا جبکہ ٹائیگر چوکنا ہو گیا تھا کیونکہ کسی بھی لمحے وہاں کوئی مسئلہ بن سکتا تھا۔ اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا لیکن ہر طرف خاموشی طاری تھی۔ پھر اچانک اسے مکانوں کے عقب سے ہلکی سی آہٹ سنائی دی اور اس نے چونک کر اس طرف دیکھا اور پھر اسے جوزف اپنے کاندھے پر کسی کو اٹھائے دوڑ کر چٹانوں کی اوٹ لے کر اپنی طرف آتے دکھائی دیا تو وہ سمجھ گیا کہ جوزف کسی پجاری کو لے آنے میں کامیاب ہو گیا ہے اور واقعی کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہوئی تھی کیونکہ وہاں ہر طرف بدستور خاموشی طاری تھی۔ تھوڑی دیر بعد جوزف اپنی بے پناہ پھرتی کی وجہ سے کافی دور موجود ٹائیگر تک پہنچ گیا۔

"آؤ ٹائیگر۔ ہم اسے دارالحکومت لے چلتے ہیں تاکہ اطمینان سے اس سے پوچھ گچھ کر سکیں"...... جوزف نے کہا اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر اس کی کار موجود تھی۔ ٹائیگر اس کے پیچھے چل پڑا۔ البتہ جوزف کی بات سن کر اس کا ذہن گھومنے لگا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ دارالحکومت یہاں سے

کافی فاصلے پر ہے اور جوزف نے لامحالہ جلد از جلد وہاں پہنچنے کے لئے انتہائی تیز رفتاری سے کار چلانی ہے اور پولیس مشکوک ہو کر پیچھے لگ سکتی ہے اور اس صورت میں وہ پھنس بھی سکتے ہیں۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور اسے آن کر کے اس نے ایک نمبر کو سکرین پر ڈسپلے کر کے اس سے رابطے کا بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو۔ ماسٹر وکٹر بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ ٹائیگر بات کرنے کے ساتھ ساتھ چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا کار کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں ماسٹر وکٹر''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ تم۔ کوئی خاص بات''...... ماسٹر وکٹر نے کہا۔

''میں اس وقت اعظم گڑھ میں ہوں۔ مجھے یہاں کوئی بااعتماد ٹپ چاہئے جو ہمیں کوئی ایسا احاطہ یا کوٹھی مہیا کر سکے جہاں ہم ایک آدمی سے پوچھ گچھ کر سکیں۔ اسے معاوضہ بھی دیا جائے گا لیکن ٹپ بااعتماد ہونی چاہئے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ اعظم گڑھ میں اسلحے کا مشہور اسمگلر سیٹھ کرامت موجود ہے۔ اس کا پورے علاقے میں مضبوط نیٹ ورک موجود ہے۔ وہ انتہائی بااعتماد آدمی ہے۔ میں اسے فون کر دیتا ہوں تم میرے ریفرنس سے اس سے مل لو۔ بظاہر اس کا ادویات کی امپورٹ ایکسپورٹ کا ادارہ ہے۔ سیٹھ کرامت ڈرگ کارپوریشن مین مارکیٹ

اعظم گڑھ۔ اس کا فون نمبر بھی نوٹ کر لو''...... ماسٹر وکٹر نے کہا اور پھر فون نمبر بھی بتا دیا۔

''کتنی دیر بعد اسے فون کروں''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''دس منٹ بعد اسے فون کر کے اس سے مل لینا۔ وہ تمہاری پوری طرح مدد کرے گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ تھینک یو''...... ٹائیگر نے کہا اور فون آف کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا۔ اب وہ کار تک پہنچ چکے تھے۔ جوزف نے کار کا عقبی دروازہ کھول کر اپنے کاندھے پر لدے ہوئے پجاری کو دونوں سیٹوں کے درمیان ڈالا اور پھر کار کا دروازہ بند کر دیا۔

''اسے ہوش نہ آ جائے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اسے اس وقت تک ہوش نہیں آ سکتا جب تک اسے باقاعدہ ہوش میں نہ لایا جائے۔ چاہے کتنے ہی دن گزر جائیں۔ بیٹھو''۔ جوزف نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا جبکہ ٹائیگر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے کار سٹارٹ ہوئی اور جوزف نے اسے بیک کر کے موڑا اور پھر قاسم پور کی طرف بڑھ گیا۔

''اب دارالحکومت جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے بات کر لی ہے۔ ہمیں اعظم گڑھ میں ہی اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے۔ سہولیات مل جائیں گی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اگر ایسا ہے تو ٹھیک ہے''...... جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر کچھ دیر بعد ٹائیگر نے جیب سے سیل فون

نکالا اور اسے آن کر کے اس پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو ماسٹر وکٹر نے سیٹھ کرامت کے بتائے تھے۔

"یس۔ سیٹھ کرامت ڈرگ کارپوریشن"...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میرا نام ٹائیگر ہے اور میرے بارے میں دارالحکومت کے ماسٹر وکٹر نے سیٹھ کرامت کو فون کیا ہو گا۔ میری بات کراؤ سیٹھ کرامت سے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے قدرے سخت لہجے میں کہا گیا۔ ٹائیگر نے سیٹھ کرامت کو صرف سیٹھ کرامت کہا تھا، صاحب نہیں کہا تھا اس لئے شاید اس کی فون سیکرٹری ٹائیگر کی بات کا برا منا گئی تھی۔

"ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"سیٹھ صاحب سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ سیٹھ کرامت بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں۔ دارالحکومت سے ماسٹر وکٹر نے آپ کو فون کیا ہوگا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ آپ ایسا کریں کہ ڈان کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو

چھ پہنچ جائیں۔ وہاں میرا آدمی کارلس موجود ہے۔ وہ انتہائی بااعتماد آدمی ہے اس لئے آپ اس پر مکمل اعتماد کر سکتے ہیں۔ البتہ یہ بتا دیں کہ اس کا معاوضہ کیا ملے گا"...... سیٹھ کرامت نے کہا۔

"ماسٹر وکٹر نے تمہیں معاوضہ کے بارے میں کچھ نہیں بتایا"۔ ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی کام ہو تو آپ بے فکر ہو کر مجھے بتا دیں۔ ماسٹر وکٹر میرے لئے بے حد محترم ہیں"...... سیٹھ کرامت نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... ٹائیگر نے کہا اور فون آف کر کے واپس جیب میں رکھ لیا۔

"کیا ہوا"...... جوزف نے پوچھا۔

"ڈان کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو چھ"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اعظم گڑھ پہنچ کر وہ پوچھتے ہوئے ڈان کالونی پہنچ گئے۔ یہ متوسط طبقے کی کوٹھیوں پر مشتمل خاصا پرانا ٹاؤن دکھائی دے رہا تھا۔ کوٹھیاں بھی درمیانے درجے کی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار کوٹھی نمبر ایک سو چھ کے بند گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ ٹائیگر تیزی سے نیچے اترا اور اس نے ستون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی باہر آ گیا۔

"سیٹھ کرامت نے تمہیں فون کیا ہو گا۔ میرا نام ٹائیگر ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ یس سر۔ یس سر۔ آئیے سر۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں سر"...... آنے والے نے یکلخت اس طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کس طرح ٹائیگر کا ادب کرے۔ نجانے سیٹھ کرامت نے اسے کس انداز میں ٹائیگر کا تعارف کرایا تھا کہ ٹائیگر کا نام سنتے ہی وہ یکدم مؤدب ہو گیا تھا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا تو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے جوزف نے کار اندر کی طرف بڑھا دی اور ایک سائیڈ پر بنے ہوئے پورچ میں لے جا کر روک دی۔ ٹائیگر پیدل چلتا ہوا اندر آ گیا اور ملازم نے پھاٹک بند کر دیا۔

"یہاں کوئی تہہ خانہ ہے"...... ٹائیگر نے ملازم سے پوچھا۔

"یس سر۔ آئیے آپ کو کوٹھی دکھاؤں"...... ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام کارلس ہے نا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر۔ یس سر"...... کارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ادھر آؤ۔ یہ میرے ساتھی ہیں جوزف۔ ان کے احکامات کی تعمیل تم نے مجھ سے بھی زیادہ کرنی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"وقت مت ضائع کرو ٹائیگر۔ ہو سکتا ہے کہ باس کے لئے ایک ایک لمحہ قیمتی ثابت ہو رہا ہو"...... جوزف نے سرد لہجے میں

کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کارلس اس بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کو اٹھا کر اندر لے چلو"...... ٹائیگر نے کار کا عقبی دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... کارلس نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر عقبی سیٹوں کے درمیان پڑے ہوئے پجاری کو کارلس نے اٹھا کر کاندھے پر ڈالا۔

"اسے تہہ خانے میں لے چلو"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر جوزف اور ٹائیگر دونوں اس کے پیچھے عمارت میں داخل ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک تہہ خانے میں پہنچ چکے تھے۔

"اسے کرسی پر ڈال دو اور رسی لے آؤ"...... ٹائیگر نے کارلس سے کہا تو کارلس نے پجاری کو کرسی پر ڈالا اور مڑ کر تہہ خانے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں نائیلون کی باریک لیکن مضبوط رسی کا ایک بڑا بنڈل موجود تھا۔

"اب تم نے باہر ہوشیار رہنا ہے۔ ہم نے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر"...... کارلس نے کہا اور مڑ کر تہہ خانے سے باہر چلا گیا۔ ٹائیگر نے رسی کی مدد سے پجاری کو کرسی سے اچھی طرح جکڑ دیا۔

"اس کی گردن کا بل نکالنا پڑے گا ورنہ یہ ہوش میں نہیں آئے گا"...... جوزف نے سامنے رکھی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے دیکھ لیا ہے۔ اسی لئے تو اسے اتنی دیر کے باوجود ہوش نہیں آیا لیکن اس بل کی وجہ سے یہ مر بھی تو سکتا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اسے افریقہ میں تساڈ بل کہا جاتا ہے یعنی ایسا بل کہ خون کی روانی بھی قائم رہے اور ذہن بھی منجمد رہے"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک ہاتھ پجاری کے سر پر اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ دیا۔

"ٹھہرو۔ مجھے بتاؤ کہ کیسے یہ بل نکالو گے"...... جوزف نے کہا۔

"مخالف سمت میں ہاتھوں کو جھٹکا دے کر"...... ٹائیگر نے کہا۔

"پھر تو یہ بل سخت ہو جائے گا۔ دونوں ہاتھوں کو اندرونی طرف جھٹکا دو۔ پھر یہ بل نکلے گا"...... جوزف نے کہا۔

"اوہ اچھا"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر جوزف کے کہنے کے مطابق اس نے دونوں ہاتھوں کو اندرونی طرف جھٹکا دیا تو پجاری کے حلق سے ہلکی سی کراہ نکل گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے۔ ٹائیگر واپس آ کر جوزف کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس پجاری نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔ البتہ اس سے یہ فائدہ ضرور ہوا تھا کہ اسے ذہنی جھٹکا لگا تھا اور اس

شعور کی چمک ابھر آئی تھی۔

"تم۔ تم وہ ہو جو معبد پر آئے تھے۔ مگر۔ مگر یہ سب کیا ہے۔ میں کہاں ہوں اور کیسے یہاں آیا ہوں"...... پجاری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے اس کا انتخاب کیسے کر لیا۔ کیا تم نے پہلے سب پجاریوں کو چیک کیا تھا۔ مگر کیسے"...... ٹائیگر نے اچانک ایک خیال آنے پر حیرت بھرے لہجے میں جوزف سے مخاطب ہو کر کہا کیونکہ یہ وہی پجاری تھا جس سے ان کی بات چیت ہوئی تھی۔

"پہلے مکان میں یہ نظر آ گیا تھا اس لئے مجھے مزید آگے جانے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی"...... جوزف نے جواب دیا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مجھے چھوڑ دو ورنہ کروگ دیوتا کا قہر تم پر ٹوٹ پڑے گا"۔ پجاری نے یکلخت اونچی آواز میں کہا تو جوزف بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم مجھے کوے سے ڈرانے کی کوشش کر رہے ہو۔ مجھے۔ جس سے افریقہ کے خوفناک شیر بھی ڈرتے ہیں۔ تم بتاؤ کہ تم نے باس کے بارے میں غلط بیانی کیوں کی ہے"...... جوزف نے کہا۔

"باس۔ کون باس۔ میں نے تو کوئی غلط بیانی نہیں کی۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اور سنو۔ فوراً مجھے رہا کر دو ورنہ کروگ دیوتا کے عذاب کا شکار ہو جاؤ گے"...... پجاری نے چیختے ہوئے کہا لیکن

دوسرے لمحے اس کے چہرے پر جوزف کا زوردار تھپڑ پڑا تو تہہ خانہ اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کے منہ سے چند دانت پھلجھڑیوں کی طرح نکل کر زمین پر گرے اور اس کے منہ سے خون نکلنے لگا۔ وہ مسلسل چیخ رہا تھا۔ اس کا بندھا ہوا جسم کانپنے لگ گیا تھا۔

''خبردار۔ اب اگر تمہاری چیخ نکلی تو تمہاری یہ تیلی سی گردن ایک لمحے میں توڑ دوں گا''...... جوزف نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اس نے کرسی پر بیٹھے ہوئے پجاری کی گردن مٹھی میں پکڑ لی۔

''بولو۔ کہاں ہے باس۔ بولو۔ سچ بولو ورنہ''...... جوزف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کک۔ کک۔ کون باس''...... پجاری نے رک رک کر کہا۔

''اسے باس کی سمجھ نہیں آ رہی جوزف۔ اسے تفصیل سے سمجھانا پڑے گا''...... ٹائیگر نے کرسی سے اٹھ کر اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''تو تم سمجھاؤ اور پوچھو اس سے ورنہ میرے ہاتھوں اس کی گردن ٹوٹ جائے گی اور پھر ہمیں دوسرا پجاری اٹھا کر لے آنا پڑے گا''...... جوزف نے کہا۔

''سنو۔ تمہارا نام کیا ہے''...... ٹائیگر نے آگے بڑھ کر پجاری سے پوچھا۔

''میرا نام اگاشو ہے۔ میں بڑے پجاری کا نائب ہوں''۔ اس پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سنو۔ ایک آدمی کار پر تمہارے اور تمہارے بڑے پجاری کے پاس آیا۔ پہلے تم نے کہا تھا کہ وہ واپس چلا گیا ہے لیکن یہ غلط ہے اس لئے سچ بتا دو ورنہ تمہارا حشر انتہائی خراب ہوگا۔ لیکن اگر تم سچ بول دو تو تمہیں زندہ چھوڑا جا سکتا ہے۔ بولو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''وہ آدمی تو واپس چلا گیا تھا''...... اگاشو نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تمہیں زندہ رہنے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اوکے''...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی کوٹ کی اندرونی جیب سے تیز دھار خنجر باہر نکال لیا اور پھر اس سے پہلے کہ اگاشو کچھ سمجھتا ٹائیگر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور تہہ خانہ ایک بار پھر اگاشو پجاری کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا تھا اور پھر ابھی چیخ کی بازگشت ختم نہ ہوئی تھی کہ ٹائیگر کا بازو ایک بار پھر گھوما اور کمرہ ایک بار پھر اگاشو پجاری کی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی پجاری نے دائیں بائیں اس طرح سر مارنا شروع کر دیا جیسے کوئی مشین حرکت میں آ گئی ہو۔ ٹائیگر نے بڑے اطمینان سے خنجر کو پجاری کے لباس سے صاف کیا اور پھر خنجر کا دستہ اس نے پجاری کی پیشانی پر ابھر آنے والی موٹی سی رگ پر مارا تو اس بار اگاشو پجاری نے حلق کے بل چیخنے کے لئے منہ کھولا لیکن اس کی

چیخ اس کے گلے میں ہی گھٹ کر رہ گئی اور اس کے ساتھ ہی پجاری کا جسم اس طرح جھٹکے کھانے لگا جیسے انتہائی ناہموار سڑک پر کار کو تیز رفتاری سے بھگایا جائے تو وہ تیزی سے جھٹکے کھاتی ہے۔

"بولو۔ کہاں گیا ہے آنے والا آدمی۔ بولو"...... ٹائیگر نے ایک بار پھر ہاتھ گھما کر خنجر کا دستہ اگاشو پجاری کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مار دیا تو اگاشو پجاری کا جسم اس طرح لرزنے لگا جیسے انتہائی طاقتور الیکٹرک کرنٹ اس کے جسم میں سے کراس ہو رہا ہو۔ اس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں اور ان میں شعور کی چمک غائب ہو گئی تھی۔

"بولو۔ کہاں گیا وہ آدمی جو بڑے پجاری سے ملنے آیا تھا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"وہ۔ وہ شاتم معبد لے جایا گیا ہے۔ بڑے پجاری نے اسے بے ہوش کر دیا اور پھر اسے چارپائی پر ڈال کر پجاریوں کے ذریعے لے جایا گیا ہے۔ کافرستان میں واقع کروگ کے شاتم معبد میں، جو یہاں اس علاقے کا سب سے بڑا معبد ہے"...... اگاشو پجاری نے اس طرح بولتے ہوئے کہا جیسے کوئی اسے بولنے پر باقاعدہ مجبور کر رہا ہو۔

"کیوں ایسا کیا گیا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"تمہارے آدمی کے پاس ایسی تصویر تھی جس میں کروگ دیوتا کو ایک لڑکی کو کھاتے دکھایا گیا تھا۔ ایسی تصویر ہمارے فرقے کے

مطابق ناقابل معافی جرم ہے اس لئے بڑے پجاری نے فیصلہ کیا کہ اس آدمی کی قربانی کروگ دیوتا کو دی جائے لیکن کروگ دیوتا نے یہاں خود قربانی منظور کرنے کی بجائے تمہارے آدمی کو شاتم معبد لے جانے اور وہاں اس کی قربانی دینے کا اشارہ دیا۔ چنانچہ بڑا پجاری اسے بے ہوش کر کے شاتم معبد لے گیا ہے"...... اس بار اگاشو پجاری نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کتنے دن ہوئے ہیں"...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"آج دوسرا دن ہے"...... اگاشو پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ پیدل شاتم جائیں گے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں۔ ایک راستہ ایسا ہے جس کا علم صرف بڑے پجاری کو ہے۔ اس راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے"...... اگاشو پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون سا راستہ ہے"...... ٹائیگر نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"مجھے تفصیل کا علم نہیں ہے۔ البتہ ایک بار بڑے پجاری نے بتایا تھا کہ اس نے یہ راستہ اعظم گڑھ کے کالے عقاب سے معلوم کیا تھا"...... اگاشو پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کالا عقاب کون ہے۔ جلدی بتاؤ"...... ٹائیگر نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اعظم گڑھ کے اسلحہ بازار میں اس کا مشہور ہوٹل ہے۔ اعظم گڑھ کا بڑا بدمعاش ہے اور وہ اسلحے کا بڑا اسمگلر ہے"...... اگاشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بڑا پجاری کب شاتم پہنچے گا"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"آج شام تک پہنچ جائے گا"...... اشاگو نے جواب دیا۔

"قربانی کب دی جاتی ہے۔ رات کو یا دن کو"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"یہ کروگ دیوتا کی مرضی ہوتی ہے کہ وہ کب قربانی منظور کرتا ہے۔ دن کو بھی کر سکتا ہے اور رات کو بھی یا دونوں وقت انکار کر سکتا ہے۔ کروگ دیوتا اپنی مرضی کا مالک ہے"...... اگاشو پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کبھی گئے ہو شاتم"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"نہیں۔ صرف بڑا پجاری جاتا ہے۔ ہم یہیں رہتے ہیں۔ پہلی بار چار پجاری ساتھ گئے ہیں"...... اگاشو پجاری نے جواب دیا۔

"بند کرو یہ سوال و جواب۔ باس خطرے میں ہے۔ ہمیں ہر صورت میں فوراً وہاں پہنچنا ہے"...... یکلخت جوزف نے پھٹ پڑنے والے انداز میں کہا اور دوسرے لمحے کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں اور اگاشو پجاری کے منہ سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ یہ فائرنگ جوزف نے کی تھی۔ جب سے اس نے سنا تھا کہ عمران کی جبراً قربانی دی جا رہی ہے تو اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا اور

آنکھوں سے شعلے نکلنے لگ گئے تھے۔

"ہاں آؤ چلو"...... ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں تہہ خانے سے باہر آئے۔ باہر برآمدے میں کارلس موجود تھا۔

"سنو۔ ہم جا رہے ہیں۔ اندر لاش پڑی ہے۔ اسے اس انداز میں ٹھکانے لگا دینا کہ کسی کو تم پر یا اس کوٹھی پر شک نہ پڑے"۔ ٹائیگر نے بڑی مالیت کے نوٹ جیب سے نکال کر کارلس کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ یہ ہمارے لئے معمولی کام ہے"...... کارلس نے نوٹ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ یہاں اسلحہ بازار کون سا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا تو کارلس نے اس کی پوری تفصیل بتا دی۔

"کیا وہاں تم گئے ہو"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"بند کرو یہ پوچھ گچھ۔ ہم خود ہی یہ سب کچھ معلوم کر لیں گے۔ تم پھاٹک کھولو"...... جوزف نے ٹائیگر کو تقریباً ڈانٹ کے انداز میں کہا اور پھر کارلس سے مخاطب ہو گیا۔ ٹائیگر مسکرا کر خاموش ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"تم اس قدر بے چین کیوں ہو رہے ہو۔ باس تر نوالہ نہیں ہے کہ ایسے ہی ان احمق پجاریوں کے قابو میں آ جائیں"...... ٹائیگر نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے تم سے زیادہ باس کے بارے میں معلوم ہے لیکن میں نے آسمان پر اڑتی ہوئی دو چیلوں کو لڑتے دیکھا ہے اور یہ باس کی سلامتی کے لئے خطرہ ہے۔ ہمیں جلد از جلد باس تک پہنچنا ہے اور سنو۔ لمبی بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے"...... جوزف نے سرد اور سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ اسلحہ بازار پہنچ گئے۔ یہاں کاروں کے لئے علیحدہ پارکنگ بنی ہوئی تھی جبکہ بازار کے آغاز میں سڑک پر باقاعدہ لوہے کے موٹے موٹے راڈ زمین میں لگائے گئے تھے تاکہ کوئی گاڑی اندر نہ جا سکے۔ پیدل آدمی ہی صرف ان راڈز کے درمیان سے گزر سکتا تھا۔ جوزف نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے اسے لاک کیا جبکہ ٹائیگر پہلے ہی نیچے اتر آیا تھا۔

"آؤ اور سنو۔ تم نے یہاں کوئی پوچھ گچھ نہیں کرنی۔ ہم نے اسے ساتھ لے جانا ہے تاکہ وہ ہمیں راستہ بتا سکے ورنہ ہمیں سمجھ نہیں آ سکتا اور ہم راستہ بھول گئے تو پھر ان پہاڑیوں میں کئی روز تک بھٹکتے پھریں گے"...... جوزف نے بازار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا وہ ساتھ جائے گا۔ کیسے جائے گا"...... ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ اکیلا تو اسلحہ اسمگلنگ نہیں کرتا ہو گا۔ اس کا پورا گروپ ہو

گا جو اس راستے سے کافرستان آتا جاتا رہتا ہو گا۔ میں اسے مجبور کر دوں گا کہ وہ یا تو خود ہمارے ساتھ چلے یا پھر اپنا کوئی آدمی ساتھ بھیجے"...... جوزف نے کہا۔

"لیکن کیسے مجبور کرو گے تم اسے۔ کیا مار پیٹ کر"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ تم دیکھتے جانا۔ میں کیا کرتا ہوں۔ میں اس پر افریقہ کا مشہور جادو داؤ داؤ کر دوں گا اور وہ خود بخود مجبور ہو جائے گا"۔ جوزف نے کہا۔

"تو کیا تمہیں جادو کرنا بھی آتا ہے"...... ٹائیگر نے اس انداز میں جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جیسے اسے یقین ہو کہ جوزف کے چہرے کے تاثرات بتا دیں گے کہ وہ مذاق کر رہا ہے۔

"ہاں۔ تم خود دیکھ لو گے"...... جوزف نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا اور پھر پوچھتے پوچھتے وہ ایک ہوٹل پہنچ گئے۔ ہوٹل کیا تھا ایک بڑا سا ہال تھا جس میں بیٹھنے والے لوگ اپنے انداز سے ہی جرائم پیشہ دکھائی دے رہے تھے۔ البتہ یہاں کوئی عورت موجود نہ تھی۔ صرف مرد ہی مرد تھے۔ ایک طرف کافی بڑا اور چوڑا کاؤنٹر موجود تھا جس کے پیچھے ایک پہلوان نما آدمی اونچے سٹول پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ دو نوجوان ویٹروں کو سروس دینے میں مصروف تھے۔ جوزف اور ٹائیگر کو کاؤنٹر کی طرف بڑھتے

دیکھ کر وہ پہلوان نما آدمی سٹول سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر ابھر آنے والا تناؤ واضح طور پر محسوس ہوتا تھا۔

"کالا کہاں بیٹھتا ہے۔ بولو۔ ورنہ"...... جوزف نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر جھٹکے دار لہجے میں اس پہلوان سے کہا۔

"کالے تو تم خود ہو جو پوچھ رہے ہو"...... پہلوان نے قدرے طنزیہ لہجے میں جوزف کے رنگ کو نشانہ بناتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی پہلوان کے حلق سے نکلنے والی چیخ اور اس کے نیچے گرنے کے دھماکے سے ہوٹل کی فضا گونج اٹھی۔ یہ فائرنگ جوزف نے کی تھی۔

"اب بولو۔ کالا کہاں بیٹھتا ہے۔ بولو ورنہ"...... جوزف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوپر۔ ادھر سیڑھیوں کے اوپر"...... کاؤنٹر پر موجود دونوں نوجوان نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر کسی نے کوئی غلط حرکت کی تو پورے ہوٹل کو بموں سے اڑا دیا جائے گا۔ ہم نے صرف کالے سے ملنا ہے اور بس"۔ جوزف نے چیخ کر کہا اور پھر سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے تھا۔ پہلوان شاید اب تک ختم ہو چکا تھا کیونکہ کاؤنٹر کے اندر گرنے کے بعد وہ دوبارہ نہ اٹھ سکا تھا۔ ہال پر موت کی سی خاموشی طاری تھی۔ جوزف اور ٹائیگر دونوں سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے اوپر پہنچ گئے۔ یہ ایک راہداری تھی جس میں ایک آدمی ہاتھ میں

مشین گن پکڑے بڑے چوکنا انداز میں کھڑا تھا۔

"کالے کا آفس یہاں ہے"...... جوزف نے جھٹکے دار لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ یہ ہے باس کا آفس۔ کیوں۔ نیچے فائرنگ کس نے کی تھی"...... اس مسلح آدمی نے کہا۔

"میں نے کی تھی کیونکہ کاؤنٹر پر موجود پہلوان نے مجھ پر طنز کیا تھا"...... جوزف نے بڑے لاپرواہ سے لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر اس دروازے پر لات ماری تو دروازہ کھل گیا اور جوزف اچھل کر اندر داخل ہو گیا جبکہ وہ مسلح آدمی حیرت بھرے انداز میں یہ سب ہوتا دیکھ رہا تھا۔ شاید اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس کی موجودگی میں اس طرح لات مار کر دروازہ کھولا جا سکتا ہے لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا ٹائیگر نے ایک جھٹکے سے اس کے ہاتھ سے گن جھپٹ لی اور دوسرے لمحے اس کے پہلو پر ٹائیگر کی لات پڑی اور وہ چیختا ہوا اچھل کر سیڑھیوں پر جا گرا اور پھر چیختا ہوا لڑھکتا ہوا نیچے گرتا چلا گیا جبکہ ٹائیگر اچھل کر کھلے دروازے سے اندر داخل ہوا تو وہاں ایک اور منظر نظر آ رہا تھا اور یہ منظر دیکھ کر ٹائیگر کی آنکھیں حیرت سے پھٹ سی گئی تھیں۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جوزف ایک طویل القامت اور پھیلے ہوئے جسم کے ایک آدمی کے ساتھ اس طرح بغلگیر ہو رہا تھا جیسے کہ عید نماز پڑھنے کے بعد ایک دوسرے سے گلے ملتے ہیں۔

''اب بیٹھو اور میری بات سنو''...... جوزف نے یکلخت ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو وہ آدمی جس کا نام یقیناً کالا تھا ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹا اور پھر میز کے پیچھے موجود ریوالونگ چیئر پر وہ جیسے گر سا پڑا۔

''میرا نام جوزف ہے اور تم نے میرے ساتھ اس راستے سے شاتم چلنا ہے جس راستے سے تم لوگ وہاں اسلحہ پہنچاتے ہو اور وہاں سے یہاں لاتے ہو''...... جوزف نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''میں خود تو بہت کم جاتا ہوں۔ میرے آدمی جاتے ہیں۔ وہ تمہیں لے جائیں گے یا تم نے اگر اسلحہ اسمگلنگ کرنا ہے تو میں موجود ہوں۔ میں یہ کام کرا دیتا ہوں''...... کالے نے رک رک کر اور قدرے فدویانہ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر خوف کے آثار بھی نمایاں طور پر نظر آ رہے تھے کیونکہ جوزف اس کے سامنے کسی پہاڑ کی طرح کھڑا تھا۔

''مجھے اسلحہ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں جلد از جلد وہاں کروگ معبد پہنچنا چاہتا ہوں اور بس''...... جوزف نے کہا۔

''اوہ۔ پھر کیا مسئلہ ہے۔ میرا آدمی تمہارے ساتھ چلا جائے گا اور وہ تمہیں وہاں پہنچا دے گا۔ وہ اس راستے کا کیڑا ہے''۔ کالے نے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

''بلاؤ اسے اور بھیجو ہمارے ساتھ۔ ابھی اور اسی وقت''۔ جوزف

نے کہا۔

''تم کچھ پیئو گے نہیں''...... کالے نے کہا۔

''جیسا میں نے کہا ہے ویسے کرو فوراً۔ میرے پاس ایک لمحہ بھی فالتو نہیں ہے''...... جوزف نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پیچھے ہٹا اور میز کی سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر جو اب تک کھڑا یہ سب ہوتا دیکھ رہا تھا وہ بھی سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ کالے نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''گامو کو بھیجو میرے پاس۔ فوراً''...... کالے نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور ایک جھٹکے سے رکھ دیا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

''کیا ہے''...... اس نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سنتے ہوئے اس کی نظریں جوزف پر جم سی گئیں اور ٹائیگر سمجھ گیا کہ اسے کاؤنٹر مین کی ہلاکت اور دربان کے سیڑھیوں سے گرنے کے بارے میں بتایا جا رہا ہے۔ شاید اس لئے کہ اب اس نے خود فون کیا تھا تو سمجھا گیا کہ اب اس سے رابطہ ہو سکتا ہے۔

''وہ میرے بھائی ہیں اور انہیں ایسا ہی کرنا چاہئے تھا''۔ کالے نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

''میں تم سے معذرت خواہ ہوں مسٹر جوزف۔ میرے آدمیوں

نے حماقت کی"...... کالے نے جوزف کا نام لے کر بات کرتے ہوئے کہا تو ٹائیگر چونک پڑا کہ جوزف نے کب اسے اپنا نام بتایا ہے کیونکہ وہ جب کمرے میں داخل ہوا تھا تو اس وقت وہ دونوں گلے ملنے میں مصروف تھے۔ بہر حال وہ سمجھ گیا تھا کہ جوزف نے اندر داخل ہوتے ہوئے اپنا تعارف کرا دیا ہوگا۔

"آدمیوں نے۔ میں نے تو ایک کو مارا ہے۔ جس نے میرے ساتھ مذاق کرنے کی کوشش کی تھی"...... جوزف نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دوسرا سیڑھیوں سے نیچے گر کر ہلاک ہوا ہے۔ وہ میرا گن مین تھا"...... کالے نے کہا۔

"اسے میں نے گرایا تھا۔ وہ فضول باتیں کر کے وقت ضائع کر رہا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ ٹائیگر ہے میرے باس کا شاگرد اور میرا باس بھی اسے فخریہ شاگرد کہتا ہے"...... جوزف نے اس بار باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر اس کے اس تعارف پر دل ہی دل میں مسکرا دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد اور ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے کالے کو سلام کیا۔

"گامو۔ یہ میرے بھائی ہیں اور انہوں نے فوراً شاتم معبد پہنچنا ہے۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے تم ان کے ساتھ جاؤ اور انہیں وہاں چھوڑ آؤ۔ اپنی بڑی جیپ لے جاؤ"...... کالے نے کہا۔

"ہمارے پاس کار ہے"...... جوزف نے کہا۔

"کار اس راستے پر کام نہیں دے سکتی۔ طاقتور انجن اور فور وہیل ڈرائیو جیپ چاہئے جناب"...... اس بار گامو نے کہا۔

"میری کار کا انجن تمہاری دس بڑی جیپوں کے انجنوں سے زیادہ طاقتور ہے اور سپیشل گیئر کے بعد چاروں وہیل ڈرائیو ہو جاتے ہیں۔ تم فکر مت کرو۔ میری کار پہاڑ کی چوٹی تک پہنچ سکتی ہے۔ آؤ وقت ضائع مت کرو"...... جوزف نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ"...... کالے نے کہا اور خود بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"تھینک یو۔ واپس آ کر تمہارا خصوصی شکریہ ادا کریں گے۔ آؤ گامو"...... جوزف نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

شاندار انداز میں سجائے گئے آفس میں ریوالونگ چیئر پر سیٹھ اعظم کا ڈرائیور یعقوب سوٹ پہنے اکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ سامنے میز پر شراب کی بوتل اور ایک جام پڑا ہوا تھا۔ بڑی سی میز کی سائیڈ پر دو مختلف رنگوں کے فون سیٹ اور ایک انٹرکام موجود تھا۔ وہ اب سیٹھ اعظم کا ڈرائیور نہ تھا بلکہ اس کے کروڑوں والے دونوں پلوں کے ٹھیکوں میں ٹرانسپورٹ کا ٹھیکیدار تھا۔ ان ٹھیکوں کے لئے کام کرنے والی تمام ٹرانسپورٹ کا ٹھیکہ یعقوب کے پاس تھا اور وہ اب یعقوب ڈرائیور کی بجائے سیٹھ یعقوب کہلاتا تھا۔ اسے آج تک معلوم نہ ہو سکا تھا کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا۔

اسے بس اتنا معلوم تھا کہ وہ سیٹھ اعظم کی رہائش گاہ پر موجود تھا کہ دو غیر ملکی سیٹھ اعظم کی رہائش پر آئے اور پھر سیٹھ اعظم کے ساتھ کافی دیر تک ان کی ملاقات ہوتی رہی۔ پھر سیٹھ اعظم نے

یعقوب کو وہیں ڈرائینگ روم میں کال کر لیا۔ یعقوب جب ڈرائینگ روم میں داخل ہوا تو سیٹھ اعظم نے ان دونوں غیر ملکیوں کا تعارف اس سے کرایا۔ ایک کا نام کارمن تھا جبکہ دوسرے کا نام جیگر تھا اور دونوں کا تعلق یورپ کے کسی ملک سے تھا اور سیٹھ اعظم کے مطابق دونوں غیر ملکی ٹرانسپورٹ میں ہیوی مشینری سپلائی کا کام کرتے ہیں اور وہ یہاں سیٹھ اعظم کے نئے منصوبوں میں بھی اس سے ٹرانسپورٹ کا ٹھیکہ لینے آئے ہیں لیکن یہاں چونکہ ان ٹھیکوں میں خصوصی طور پر کسی غیر ملکی کو کسی بھی چیز کا ٹھیکہ نہ دیا جا سکتا تھا اس لئے سیٹھ اعظم کی تجویز پر یعقوب کو ٹھیکیدار ظاہر کیا جائے گا۔ اس کا علیحدہ آفس ہو گا۔ علیحدہ عملہ ہو گا اور اس ٹھیکے کا سارا کام وہ خود کرے گا۔ البتہ کارمن اور جیگر پردے کے پیچھے رہیں گے اور ٹرانسپورٹ ٹھیکے کی آدھی رقم یعقوب کو ملے گی جو کہ کروڑوں میں ہو سکتی تھی اور آدھی رقم کارمن اور جیگر لیں گے۔ یعقوب حیران رہ گیا کہ ایسے بھی خوش قسمتی کا دروازہ اس پر کھل سکتا ہے لیکن ایسا ہو گیا اور وہ اس وقت سیٹھ بنا آفس میں بیٹھا تھا۔ اسے بتایا گیا تھا کہ کارمن اور جیگر دونوں اس سے ملاقات کرنے اس کے آفس آ رہے ہیں اس لئے وہ بیٹھا ان کا انتظار کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور کارمن اور جیگر اندر داخل ہوئے تو یعقوب ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور آگے بڑھ کر اس نے مصافحہ کرنے کی بجائے ملازموں کے انداز میں سر جھکا لیا۔

"ارے بیٹھو۔ اب تم سیٹھ یعقوب ہو اور ٹرانسپورٹ کے بڑے ٹھیکیدار"...... کارمن نے اس کی پشت پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"یہ سب آپ کی بدولت ہے جناب ورنہ میں کہاں اور ٹھیکہ کہاں"...... یعقوب نے فدویانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو۔ ہم تم سے خصوصی بات کرنے آئے ہیں"...... کارمن نے کہا۔

"تو میرے خیال میں یہاں آفس کی بجائے دوسرے کمرے میں بیٹھا جائے۔ وہ محفوظ ہے"...... جیگر نے کہا تو کارمن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تینوں ملحقہ کمرے میں آ گئے جسے پہلے ہی میٹنگ روم میں سجایا گیا تھا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ تمہیں یہ سب کچھ کیوں اور کیسے ملا ہے"...... کارمن نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے یعقوب سے کہا۔

"آپ نے اور سیٹھ اعظم نے مہربانی کی ہے جناب"۔ یعقوب نے فدویانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں ہے۔ تمہارا نام کروگ دیوتا نے تجویز کیا ہے۔ تم اپنے بھائی کے کہنے پر سیٹھ اعظم کو کروگ معبد میں لے گئے۔ سیٹھ اعظم نے دو لڑکیوں کی کروگ دیوتا کو بھینٹ دی۔ اس طرح سیٹھ اعظم کو دونوں پلوں کے ٹھیکے مل گئے۔ چونکہ یہ سارا کام تم نے کرایا تھا اس لئے کروگ دیوتا تم پر بھی خوش ہوا اور تمہارے لئے خوش قسمتی کے دروازے کھول دیئے۔ اب روز بروز تم مالدار سے مالدار

ہوتے چلے جاؤ گے لیکن تمہیں کروگ دیوتا اور اس کے ماننے والوں کے لئے دل و جان سے کام کرنا پڑے گا"...... کارمن نے کہا تو یعقوب کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی نہ تھا کہ یہ سب کچھ کروگ دیوتا کی وجہ سے ہوا ہے۔

"تو کیا آپ بھی کروگی ہیں"...... یعقوب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کروگی پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں"...... کارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کی اور کروگ دیوتا کی خدمت کروں گا جناب"۔ یعقوب نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔ جب سے اسے ٹھیکہ ملا تھا اور وہ سیٹھ کہلانے لگا تھا وہ اس کی وجہ جاننا چاہتا تھا اور اب جبکہ اسے معلوم ہوا تھا کہ یہ سب کچھ کروگ دیوتا کی وجہ سے ہوا ہے تو اس کے دل میں کروگ دیوتا کا تاثر مزید بڑھ گیا تھا۔

"اب غور سے میری بات سنو۔ تم نے بس نام کا ٹھیکیدار رہنا ہے۔ جیگر آج سے تمہارا مینجر ہو گا۔ سارے کام وہ خود کرے گا اور اس کے کسی کام میں تم نے کسی طرح کی کوئی مداخلت نہیں کرنی اور تمہیں کوئی ایسی ویسی رپورٹ ملے بھی سہی تو تم نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کرنی"...... کارمن نے کہا۔

"میرا خیال ہے کارمن کہ اسے تفصیل بتا دی جائے تاکہ عین

وقت پر ایسا نہ ہو کہ یہ کوئی ایسی بات کر دے کہ اسے ہلاک کرنا پڑے''...... جیگر نے کہا تو اس کا آخری فقرہ سن کر یعقوب بے اختیار چونک پڑا۔

''ارے نہیں جیگر۔ یعقوب بے حد سمجھ دار آدمی ہے۔ بہرحال تم کہتے ہو تو مختصر طور پر بتا دیتا ہوں''...... کارمن نے کہا۔

''آپ فکر مت کریں۔ میں آپ کی خدمت ہی کروں گا۔ آپ مجھ سے ایسی ہی توقع رکھیں''...... یعقوب نے کہا۔

''سنو یعقوب۔ جہاں پل بنیں گے وہاں سے کچھ فاصلے پر کروگ دیوتا کا ایک قدیم مندر جو زمین کے اندر بنایا گیا ہے اور کروگ دیوتا کے خصوصی مجسمے اس زیر زمین خفیہ مندر میں ہیں جنہیں پوری دنیا کے ماہر آثار قدیمہ تلاش کرتے پھر رہے ہیں تاکہ ان مجسموں کو حاصل کر سکیں لیکن یہ مجسمے کروگیوں کی ملکیت ہیں۔ ہم انہیں کسی دوسرے کے پاس کیسے جانے دے سکتے ہیں۔ کروگ دیوتا نے کروگیوں کے بڑے کو حکم دیا ہے کہ اس کے مجسموں کو یہاں سے نکال کر مصر میں واقع سب سے بڑے کروگ معبد میں رکھا جائے اور کروگ دیوتا نے کروگیوں کے بڑوں کو یہ بھی بتا دیا ہے کہ خفیہ معبد پاکیشیا میں ہے لیکن اگر ہم نے کھلے عام یہ مجسمے نکالے تو حکومت پاکیشیا انہیں ضبط کر لے گی اس لئے ہم نے خفیہ طور پر یہ کام کر کے یہ مجسمے اس انداز میں یہاں سے نکال کر لے جانے ہیں کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو سکے۔ اس لئے

کروگ دیوتا نے دونوں پلوں کا ٹھیکہ سیٹھ اعظم کو دلایا ہے کیونکہ کروگ دیوتا کے بڑے پجاریوں نے ان مجسموں کو نکالنے کے لئے جو منصوبہ بنایا ہے اس کے تحت پل بھی بنتے رہیں گے لیکن ساتھ ساتھ انتہائی جدید ترین مشینری کے ذریعے پل سے معبد تک خفیہ سرنگ نکالی جائے گی جس کا علم صرف سیٹھ اعظم اور ہمیں ہو گا یا ہمارے خاص آدمیوں کو جو مشینری چلائیں گے اور سرنگ نکالنے کا کام کریں گے۔ سرنگ جب اس معبد تک پہنچ جائے گی تو اس میں سے مجسموں کو خاموشی سے نکال کر مرکزی معبد پہنچا دیا جائے گا اور سرنگ بند کر دی جائے گی۔ اس سارے سیٹ اپ کے لئے تمہیں ٹرانسپورٹ کا ٹھیکیدار بنایا گیا ہے کیونکہ اس طرح پلوں اور سرنگ کیلئے کام کرنے والی تمام مشینری تمہارے تحت ہو گی۔ جیگر تمہارا منیجر ہو گا۔ تمام عملی کام جیگر ہی کرائے گا۔ نام تمہارا ہو گا اس لئے تمہیں کوئی رپورٹ ملے کہ یہاں خفیہ سرنگ لگائی جا رہی ہے تو تم نے اس پر کوئی سخت ردعمل ظاہر نہیں کرنا بلکہ تم نے اس کے متعلق جیگر کو اطلاع دینی ہے۔ یہ خود ہی اس کا بندوبست کرے گا۔ تم سمجھ گئے ہو سب کچھ یا نہیں''...... کارمن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''میں سمجھ گیا ہوں۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں۔ تمام کام خاموشی سے ہو جائے گا۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا''...... یعقوب نے کہا۔

''تم نے اس بات کو کسی کے سامنے اوپن نہیں کرنا۔ اب تم، ہم

اور سیٹھ اعظم اس بارے میں جانتے ہیں اور بس''...... کارمن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ فکر ہی نہ کریں۔ یہ سب کچھ راز رہے گا''...... یعقوب نے ایک بار پھر انہیں یقین دلاتے ہوئے کہا۔

''جیگر۔ تقررنامہ کہاں ہے۔ اس پر سیٹھ یعقوب کے دستخط کراؤ اور کام شروع کر دو''...... کارمن نے کہا تو جیگر نے جیب سے ایک کاغذ نکالا اور اسے کھول کر یعقوب کے سامنے رکھ دیا۔

''یہاں دستخط کرو''...... جیگر نے کہا تو یعقوب نے دستخط کر دیئے۔

''اب اپنے سیکرٹری کو بلاؤ اور اسے کہو کہ تم نے جیگر کو مینجر مقرر کر دیا ہے۔ وہ جا کر عملے سے اس کا تعارف کرائے اور اسے اس کے آفس تک چھوڑ آئے''...... کارمن نے کہا۔

''یس سر''...... یعقوب نے کہا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''آفس میں آ جاؤ''...... یعقوب نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''جیگر۔ باقی کام تو سنبھال لو گے پلان کے مطابق''...... کارمن نے جیگر سے کہا۔

''فکر مت کریں۔ سب کام پلان کے مطابق ہو جائے گا۔

میرے آدمی تیار ہیں اور مشینری بھی تیار ہے''...... جیگر نے جواب دیا تو کارمن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''آئیں آفس میں بیٹھ جاتے ہیں''...... کارمن نے اچانک ایک خیال کے تحت کہا تو وہ تینوں اٹھے اور پھر آفس میں آ کر بیٹھے ہی تھے کہ دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ سیٹھ یعقوب کا آفس سیکرٹری تھا۔

''یس سر۔ حکم سر''...... سیکرٹری نے یعقوب کو سلام کرتے ہوئے کہا۔

''مسٹر جیگر کو ہم نے اپنا مینجر تعینات کر دیا ہے۔ تم عملے سے ان کا تعارف کراؤ اور پھر انہیں ان کے آفس تک چھوڑ آؤ''۔ یعقوب نے لہجے کو بھاری بناتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی جیگر اٹھ کھڑا ہوا۔

''تھینک یو سر''...... جیگر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔ سیکرٹری بھی اس کے پیچھے آفس سے باہر چلا گیا۔

''اب تم بے فکر ہو کر انجوائے کرو۔ اب سب کام جیگر خود ہی کر لے گا اور اس کے آدمی ایسے کاموں میں ماہر ہیں''...... کارمن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے یہ فکر ہے کہ اس سرنگ کے بارے میں اگر حکومت یا پولیس والوں کو علم ہو گیا تو ہم کیا وضاحت پیش کریں گے۔ آخر

سرنگ تو بنی ہے اور کسی نہ کسی کو پتہ تو لگ ہی جائے گا''۔ یعقوب نے قدرے فکرمند سے لہجے میں کہا۔

''تم فکر مت کرو۔ ہم خود ہی سب کچھ سنبھال لیں گے۔ ہمیں کروگ دیوتا کی سرپرستی حاصل ہے اور ہمارے پاس دولت ہے اور یہاں پاکیشیا میں دولت سے سب کام ہو جاتے ہیں اور سب اعتراضات دور ہو جاتے ہیں''...... کارمن نے مسکراتے ہوئے کہا تو سیٹھ یعقوب نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی تو دور ہو گئی لیکن اب اس کے ذہن پر دھند چھائی ہوئی تھی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی ایسے علاقے میں ہے جہاں ہر طرف گہری دھند چھائی ہوئی ہے۔ اس کا جسم بھی بے حس و حرکت محسوس ہو رہا تھا اور پھر آہستہ آہستہ یہ دھند ہلکی ہوتے ہوتے غائب ہو گئی اور عمران کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں اپنے بے ہوش ہونے کے واقعات کسی فلمی سین کی طرح گھوم گئے۔ جب وہ پاکیشیا میں کروگ کے معبد پہنچا اور بڑا پجاری اسے ساتھ لے کر معبد میں گیا اور پھر اچانک اس کا ذہن گہری تاریکی میں ڈوب گیا تھا اور اب اسے ہوش آیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ واقعی اس کا جسم مکمل طور پر بے حس و حرکت تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے دونوں بازوؤں کو عقب میں کر کے باقاعدہ باندھا گیا تھا اور وہ

ایک غار میں موجود تھا اور وہاں وہ چٹان سے پشت لگائے بیٹھا ہوا تھا۔ ٹانگیں سامنے کی طرف پھیلی ہوئی تھیں۔ دونوں بازو عقب میں کر کے باندھ دیئے گئے تھے اور جسم مکمل طور پر بے حس و حرکت تھا۔

”یہ سب اس پجاری نے کیا ہے“...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اس کی بات کا جواب دینے والا وہاں کوئی نہ تھا۔ اس نے اپنے جسم کو حرکت دینے کی کوششیں شروع کر دیں لیکن باوجود شدید کوشش کے وہ ایسا کرنے میں ناکام رہا۔ اس کا جسم اس حد تک بے حس و حرکت تھا کہ جیسے لاش پڑی ہوتی ہے۔ اس نے گردن گھمائی تو سر اور گردن گھوم گئی۔ اس نے دیکھا کہ وہ غار میں اکیلا تھا اور اس کے علاوہ غار میں اور کوئی موجود نہ تھا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد اسے باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی۔ چونکہ غار کا دہانہ سامنے تھا اس لئے اس کی نظریں دہانے پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر دو سائے سے اندر داخل ہوئے اور چلتے ہوئے سیدھے عمران کی طرف بڑھے۔ عمران خاموشی سے انہیں دیکھ رہا تھا۔ چونکہ روشنی کی طرف ان کی پشت تھی اس لئے ان کے چہرے عمران کو واضح طور پر نظر نہ آ رہے تھے۔

”اسے تو ہوش آ گیا ہے کشوما“...... ایک نے دوسرے سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران آواز سے ہی پہچان گیا کہ یہ پاکیشیا کے کروگ معبد کا پجاری ہے۔

”ہاں۔ میں دیکھ رہا ہوں۔ چونکہ اس کی قربانی آج رات بارہ بجے دی جانی ہے اس لئے اسے دوبارہ بے ہوش کر دینا چاہئے“۔ دوسرے آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں کہاں ہوں“...... عمران نے کہا۔

”تم کافرستان کے شاتم معبد میں ہو۔ تمہاری آج رات کروگ دیوتا کو قربانی دی جانی ہے اس لئے تمہیں پاکیشیا سے یہاں لایا گیا ہے۔ تمہاری قربانی تو کل ہی دی جانی تھی لیکن پھر مرکزی معبد کے بڑے پجاری نے کہا کہ قربانی ایک روز بعد دی جائے تاکہ اس کا نمائندہ اس قربانی میں شریک ہو سکے اس لئے تم ابھی تک زندہ ہو ورنہ تمہارا خون کروگ دیوتا پی چکا ہوتا اور تمہارا گوشت بھوکی گدھیں کھا چکی ہوتیں“...... دوسرے آدمی جسے کشوما کہا گیا تھا، نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم یہ کیوں کر رہے ہو۔ انسانوں کو ہلاک کرتے ہو۔ ان کی قربانی دیتے ہو۔ تمہیں اپنے آپ سے خوف نہیں آتا اور پھر تم اس حقیر کوے کو سب کچھ مانتے ہو۔ تمہاری جہالت تو حد سے بڑھ گئی ہے۔ تم نے مجھے کیا کھلایا ہے کہ میرا جسم حرکت نہیں کر رہا“۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اسی لئے تو تمہاری قربانی دی جا رہی ہے کہ کروگ دیوتا کو معلوم ہے کہ تم اس کے سخت مخالف ہو اور تمہیں یہاں کی مقامی جھاڑی کے کانٹے پر موجود زہر دیا گیا ہے جس سے تمہارا جسم کئی

دنوں تک بالکل بے حس و حرکت رہے گا تاکہ تم کوئی حرکت نہ کر سکو"...... کشوما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے باوجود تم نے مجھے باندھ رکھا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ماشو کہتا ہے کہ تم خطرناک آدمی ہو۔ تمہارا بہت لمبا نام ہے اور جس کا لمبا نام ہو وہ خطرناک آدمی ہوتا ہے"...... کشوما نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران اس کی منطق پر بے اختیار ہنس پڑا۔ اب اسے سمجھ آ رہی تھی کہ اسے کیوں بے ہوش کیا گیا اور کیوں یہاں کافرستان لا کر اسے ہلاک کیا جا رہا ہے کیونکہ اس نے اپنا نام مع ڈگریاں بتایا تھا اور چونکہ ڈگریاں ان کی سمجھ میں نہ آئی تھیں اس لئے یہ انہیں بھی اس کے نام کا حصہ سمجھ رہے تھے۔ ان کے مطابق لمبے نام والا آدمی خطرناک ہوتا ہے اس لئے عمران ان کے لئے خطرناک ہے اور اس کا ہلاک ہونا بہتر ہے۔

"مجھے پانی پلاؤ"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ کروگ دیوتا کو بھوکا پیاسا شکار بے حد پسند ہے اور وہ ایسی قربانی پسند کرتا ہے جو بھوکی پیاسی ہو اور بھوک پیاس سے ہلک رہی ہو اس لئے تمہیں نہ کھانا مل سکتا ہے اور نہ ہی پانی"...... کشوما پجاری نے بڑے سفاکانہ لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا ایک سایہ سا غار میں داخل ہوا اور دوڑتا ہوا ان دونوں پجاریوں کی طرف آنے لگا۔ اس کے قدموں کی آواز سن کر

وہ دونوں تیزی سے مڑے۔

"بڑے پجاری کی جے"...... آنے والے نے قریب آ کر رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں آئے ہو"...... کشوما پجاری نے سخت لہجے میں کہا۔

"کاگ چوکی سے اطلاع آئی ہے کہ شاتم شہر کی طرف ایک ٹیکسی آ رہی ہے۔ اسے روکنا ہے یا نہیں"...... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اسے روک کر معلوم کرو کہ وہ کون لوگ ہیں۔ پھر فون پر اطلاع دو۔ پھر اجازت ملنے پر انہیں آنے دیا جائے یا نہیں"۔ کشوما پجاری نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا"...... آنے والے نے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ دوڑتا ہوا غار سے باہر نکل گیا۔

"تمہارا مرکزی معبد کہاں ہے"...... عمران نے اس حالت میں بھی انکوائری جاری رکھی ہوئی تھی۔

"تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... کشوما نے چونک کر کہا۔

"اس لئے تاکہ مجھے یہ معلوم ہو سکے کہ اس شرانگیز فرقے کا مرکز کہاں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ کروگ دیوتا کی توہین ہے اور توہین کرنے والے کو عبرتناک سزا ملتی ہے اس لئے ایسی باتیں منہ سے مت نکالو"...... کشوما نے

غصیلے لہجے میں کہا۔

''جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو۔ کروگ دیوتا تمہارا کچھ بگاڑ سکتا ہو گا۔ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان صرف اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔ کوؤں اور گدھوں کو دیوتا نہیں مانا کرتے''۔ عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مصر کا شہر ہے اشیلیہ۔ وہاں ہے مرکزی معبد''...... اس بار ماشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم لوگ اچانک ہی سامنے آئے ہو۔ اس سے پہلے نہ کبھی تمہارا نام سنا تھا اور نہ ہی کبھی دیکھا تھا۔ کیا یہ سارے معبد ابھی حال ہی میں تم نے بنائے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ پچاس سال پہلے اچانک کروگ دیوتا کا بڑا پجاری صدیوں بعد زندہ ہو کر آیا اور اس نے کروگ فرقے کی تعلیمات پھیلانا شروع کر دیں اور پھر ہر ملک میں معبد بنتے چلے گئے۔ کروگ دیوتا کو جس نے مان لیا وہ غریب نہیں رہ سکتا۔ بس دنوں میں امیر ہو جاتا ہے''...... کشوما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ اس میں تمہارے اس کروگ دیوتا کا کوئی کمال نہیں ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''خبردار۔ ہمارے دیوتا کے خلاف کوئی بات کی تو''...... یکلخت ماشو پجاری نے زور سے عمران کی ٹانگ پر لات مارتے ہوئے کہا۔

''اسے کچھ نہ کہو ماشو۔ وہ قربانی جسے دیوتا منظور کر لے اسے کچھ نہیں کہا جاتا۔ الٹا اس کی حفاظت کی جاتی ہے''...... کشوما نے کہا تو ماشو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا کہہ رہے تھے تم''...... ماشو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں کہہ رہا تھا کہ جسے تم کروگ دیوتا کی خوبی بنا کر پیش کر رہے ہو کہ اس کے ماننے والے امیر ہو جاتے ہیں اس میں کروگ دیوتا کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ ایسے بے شمار فرقے اور مذاہب دنیا میں ہیں جن کے پیروکار ایک دوسرے کی مالی سپورٹ کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کو آگے بڑھانے میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ اس طرح سب لوگ دنوں میں آگے بڑھ جاتے ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارا ذہن تو مارا گیا ہے''...... کشوما نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک بار پھر ایک آدمی غار میں داخل ہوا تو دونوں پجاری ایک بار پھر مڑ گئے۔

''آقا کی جے''...... آنے والے نے کہا اور جھک گیا۔

''کیا اطلاع لے کر آئے ہو اس ٹیکسی کی''...... کشوما نے کہا۔

''آقا۔ انہیں چیک کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک یورپی آدمی رابرٹ نامی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس کا تعلق مرکزی معبد سے ہے اور وہ مرکزی معبد کے بڑے پجاری کا نمائندہ ہے اور اسے

شاتم معبد میں بھیجا گیا ہے''...... آنے والے نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اسے یہیں لے آؤ''...... کشوما نے کہا۔

''حکم کی تعمیل ہوگی آقا''...... آنے والے نے کہا مڑتے ہوئے کہا۔

''تم تو کہہ رہے تھے کہ مرکزی معبد مصر میں ہے جبکہ یہ نمائندہ یورپی ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نمائندہ کوئی بھی ہو سکتا ہے۔ بس صرف کروگ دیوتا کو ماننے والا ہونا چاہئے''...... کشوما پجاری نے جواب دیا اور عمران خاموش ہوگیا۔ وہ باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ مسلسل اپنے آپ کو ٹھیک کرنے اور آزاد کرانے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ یہ بات تو اسے معلوم ہوگئی تھی کہ اسے کسی زہریلی جھاڑی کے کانٹے پر موجود زہر کانٹے کی مدد سے انجیکٹ کیا گیا ہے جس کی وجہ سے اس کا جسم بے حس و حرکت ہوگیا ہے۔ اس کا خیال تھا کہ شاید پانی پینے کی وجہ سے وہ ٹھیک ہو جائے گا لیکن اس سفاک پجاری نے پانی دینے سے بھی انکار کر دیا تھا اور اب کوئی یورپی آدمی رابرٹ آ رہا تھا اور وہ اس کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ اس کا کوئی ساتھی یہاں اس کی مدد کے لئے نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اس کے بارے میں کسی کو معلوم ہی نہیں تھا۔ اب جو کچھ کرنا ہے اس نے خود ہی کرنا ہے لیکن کوئی بات، کوئی راستہ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس جھاڑی کے زہر نے نہ صرف اس کے جسم

کو مفلوج کر دیا تھا بلکہ اس کے ذہن کو بھی فریز کر دیا ہے لیکن بہرحال اس نے جدوجہد تو کرنا ہی تھی لیکن کیا کرے اور کیسے کرے یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

''آؤ ماشو۔ یہ یہاں بے حس و حرکت پڑا رہے گا۔ رات بارہ بجے اس کی قربانی دی جائے گی''...... کشوما پجاری نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران وہاں ایک بار پھر اکیلا رہ گیا۔ اس کا ذہن تیزی سے سوچنے میں مصروف تھا لیکن کوئی ترکیب، کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ اصل مسئلہ اس کا بے حس و حرکت ہو جانا تھا۔ بالکل لاش بن گیا تھا وہ۔ پھر اچانک اس کے ذہن میں خیال آیا کہ وہ اپنے ذہن کو ایک مرکز پر لا کر اپنے اعصاب کو تحریک دے۔ شاید اس طرح کوئی حرکت پیدا ہو سکے۔ چنانچہ اس نے آنکھیں بند کر کے اپنے ذہن کو ایک نقطے پر مرکوز کرنا شروع کر دیا اور پھر جیسے ہی وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہوا اس نے اعصاب پر دباؤ ڈالنے کی کوشش شروع کر دی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا ذہن کسی بھی لمحے پھٹ پڑے گا اور پھر اسے یکلخت آنکھیں کھولنا پڑیں ورنہ اس کا ذہن واقعی پھٹ کر ٹکڑوں میں تقسیم ہو جاتا لیکن اس کا جسم ویسے ہی بے حس و حرکت تھا۔ بڑی مشکل سے جب اس کا ذہن اس کے قابو میں آیا تو اس نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے اور پھر کچھ دیر بعد وہ پرسکون ہوگیا۔ اسی لمحے اسے کچھ سائے ایک بار پھر غار کے دہانے پر نظر

آئے۔ اندر آنے والے تین افراد تھے۔ غار کے اندر اندھیرا ہونے کی وجہ سے ان کے چہرے نظر نہ آ رہے تھے لیکن ان میں سے دو پجاریوں والے لباس میں تھے جبکہ ایک نے پینٹ کوٹ پہنا ہوا تھا۔ وہ تینوں عمران کے قریب آ کر رک گئے۔ پینٹ کوٹ والے کے ہاتھ میں ٹارچ موجود تھی۔ اس نے ٹارچ کی تیز روشنی عمران پر ڈالی۔

"تو تم ہو وہ عمران جس کی دھوم پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ حیرت ہے۔ ان عام سے پجاریوں کے ہاتھوں لاش میں تبدیل ہو چکے ہو"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ یورپی تھا۔

"تمہارا نام رابرٹ ہے۔ یورپ کی کس تنظیم سے تمہارا تعلق ہے"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم مجھے کیسے جانتے ہو۔ تم سے تو میری پہلی ملاقات ہو رہی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... اس بار رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"جب تمہاری اطلاع ملی تھی تو یہ دونوں پجاری یہاں موجود تھے اور ان کے آدمی نے آ کر اطلاع دی کہ آنے والے کا نام رابرٹ ہے اور وہ یورپی ہے۔ اس میں اتنا حیران ہونے والی کون سی بات ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہارا تعلق کسی طرح بھی کروگ سے نہیں ہے اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ تمہارا تعلق کس تنظیم سے ہے"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو رابرٹ نے بے اختیار ایک طویل

سانس لیا۔

"تم نے واقعی مجھے حیران کر دیا تھا۔ اب تمہاری وضاحت سن کر مجھے اپنے آپ پر غصہ آ رہا ہے۔ بہرحال میں تمہیں بتا دوں کہ میرا تعلق کروگ سے ہے اور میں مرکزی معبد کے بڑے پجاری کا نمائندہ ہوں۔ آج رات جب تمہاری قربانی دی جائے گی تو میں بڑے پجاری کی یہاں نمائندگی کروں گا اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہاری قربانی کل ہونی تھی اور تمہیں ہلاک ہوئے اب تک ایک دن گزر چکا ہوتا لیکن بڑے پجاری نے آج رات بارہ بجے تمہیں قربان کرنے کا حکم دیا تاکہ میں یہاں اس کی نمائندگی کر سکوں اور اسی لئے اب تک تم زندہ ہو۔ مجھے بہرحال تمہاری موت پر بے حد مسرت ہو گی"...... رابرٹ نے کہا۔

"کیا تم یہودی ہو"...... عمران نے کہا تو رابرٹ ایک بار پھر چونک پڑا۔

"یہودی۔ تم نے یہ اندازہ کیسے لگایا۔ وجہ"...... رابرٹ نے ایک بار پھر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو آدمی کسی دوسرے کے مرنے پر خوشی منائے وہ یہودی ہی ہو سکتا ہے۔ تم نے اچھا کیا کہ خود آ گئے۔ اب تم سے اصل بات معلوم ہو جائے گی کہ تمہیں اس سارے کھیل میں کیوں اس قدر دلچسپی ہے"...... عمران نے کہا۔ اسے واقعی سمجھ نہ آ رہی تھی کہ یہ رابرٹ نامی آدمی اتنا طویل سفر کر کے یہاں صرف اس کی قربانی

دیکھنے کے لئے آیا ہے۔ پھر اس نے جس طرح یہ فقرہ بولا تھا وہ فقرہ سن کر اسے احساس ہو گیا تھا کہ معاملات نارمل نہیں ہیں۔

"میں پہلے کروگی ہوں پھر یہودی۔ تم نے درست سمجھا ہے۔ میں تمہاری لاش یہاں سے واپس لے جاؤں گا اور پوری دنیا میں اس کی نمائش کروں گا کہ یہ ہے اس آدمی کی لاش جسے ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا"...... رابرٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بڑی نفرت بھرے انداز میں عمران کی لات پر اپنے پیر کی ضرب لگائی۔

"نہیں۔ کروگی کی قربانی کو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ آؤ واپس چلیں"...... کشوما پجاری نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"اب قربانی کے وقت ملاقات ہو گی اور تمہاری موت کی باقاعدہ وڈیو فلم بنائی جائے گی"...... رابرٹ نے زہریلے لہجے میں کہا اور واپس مڑ کر دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اسے واقعی اپنی اس عجیب وغریب بے بسی کی سمجھ نہ آ رہی تھی کیونکہ آج تک اس کا یہ اقدام کبھی ناکام نہیں ہوا تھا کہ ذہن کو ایک نقطے پر مرکوز کر کے اعصاب کو تحریک دی جائے لیکن اس بار ایسا نہیں ہوا تھا۔ وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہا تھا کہ کوئی ترکیب، کوئی اقدام وہ اس کے ذہن پر ابھار دے لیکن وقت گزرتا چلا گیا۔ غار کے دہانے سے اسے وقت کا اندازہ ہو رہا تھا۔ پھر رات پڑ گئی۔ غار میں اور غار کے باہر گھپ اندھیرا چھا گیا

اور عمران مسلسل سوچ رہا تھا۔ غور کر رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہا تھا لیکن کوئی بات، کوئی اقدام اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔ پھر وہ وقت بھی آ گیا جب اس نے سب کچھ چھوڑ کر صرف دعا مانگنا شروع کر دی لیکن امید کا دامن اب بھی اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس کو اپنے آپ پر مکمل بھروسہ تھا کہ آخرکار اسے اس مصیبت سے رہائی کا کوئی نہ کوئی راستہ ضرور مل جائے گا۔ اس نے سوچنا اس لئے چھوڑ دیا تھا کہ اسے تجربہ تھا کہ جب بہت سوچنے سے بھی کوئی بات سمجھ نہ آئے تو سوچنا چھوڑ دو۔ پھر اچانک جس طرح سیاہ ماحول میں بجلی چمکتی ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی ایک خیال آیا تو اس کے پورے جسم میں مسرت کی لہر سی دوڑ گئی۔ اسے یقین ہو گیا کہ اب وہ اس بے حسی اور بے بسی سے نجات حاصل کر لے گا۔ اسے خیال آیا تھا کہ ایک بار کئی سال پہلے اسے ایک انجکشن لگا کر اسی طرح بے حس وحرکت کر دیا گیا تھا تو اس نے آئی ٹی یعنی آئیڈیاز ٹرانسفر کے ذریعے حرکت کو اپنے ذہن میں اس انداز میں سمو دیا کہ اس کے ذہن میں حرکت اس طرح پھیلتی چلی گئی جیسے دھند پھیلتی ہے اور پھر اس حرکت کے دباؤ سے اس کے اعصاب میں حرکت شروع ہو گئی تھی۔

گو یہ سب کچھ بہت سست روی سے ہوا تھا لیکن بہرحال وہ کامیاب ہو گیا تھا لیکن یہاں ایک اور مسئلہ بھی تھا کہ نہ صرف اندھیرا تھا بلکہ یہاں حرکت کرنے والی کوئی چیز بھی نہ تھی جسے وہ

آئی ٹی کے ذریعے اپنے ذہن میں لے آتا اور وہاں وہی حرکت پیدا ہو جاتی۔ پھر اچانک اس کے ذہن میں آیا کہ اس کی دونوں آنکھیں تو حرکت کر رہی ہیں۔ اگر وہ اپنی دونوں آنکھوں کی حرکت کو ذہن میں آئی ٹی کے ذریعے منتقل کر دے تو اعصاب کو یہ حرکت دلائی جا سکتی ہے۔ چنانچہ اس نے آنکھیں تیزی سے دائیں بائیں گھمانا شروع کر دیں لیکن آئی ٹی کی وجہ سے اسے آنکھیں بند رکھنی تھیں ورنہ وہ حرکت کو ذہن میں منتقل نہ کر سکتا تھا اس لئے اس نے آنکھیں تو بند کر لیں لیکن بند آنکھوں کے اندر ڈھیلوں کو دائیں بائیں حرکت دیتا رہا۔ کافی دیر گزر گئی پھر اچانک اس کے جسم کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور پھر یہ جھٹکا ایک کپکپاہٹ کی شکل اختیار کر گیا۔ اس کا پورا جسم اس طرح کانپ رہا تھا جیسے انتہائی طاقتور الیکٹرک کرنٹ اس کے جسم میں کراس ہو رہا ہو۔ وہ چاہتا تھا کہ یہ حرکت تیز ہو جائے لیکن ایسا نہ ہو رہا تھا۔ پھر اچانک یہ حرکت اس طرح بند ہو گئی جیسے بٹن آف ہوتے ہی الیکٹرک کرنٹ آف ہو جاتا ہے۔ اسی لمحے ٹارچوں کی روشنیاں دہانے پر نظر آنے لگیں۔ آنے والے چھ افراد تھے۔

"بارہ بجنے والے ہیں۔ کروگی دیوتا کی قربانی کا وقت ہو گیا ہے۔ اسے اٹھاؤ اور چلو"...... بڑے پجاری کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی آٹھ افراد اس کی طرف بڑھنے لگے۔ عمران اسی طرح بے حس و حرکت بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے نمودار ہونے

والی حرکت اب ساکت ہو چکی تھی۔ پھر آٹھ افراد نے مل کر عمران کو اٹھایا اور اسے دہانے کی طرف لے جانے لگے۔ عمران اس وقت جو بے بسی محسوس کر رہا تھا اس کا تجربہ اسے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ وہ کسی لاش کی طرح لوگوں کے ہاتھوں میں اٹھا اس غار سے باہر لایا گیا۔ باہر اندھیرے کے باوجود کافی لوگ اکٹھے تھے۔ البتہ کہیں کہیں مشعلیں جلائی گئی تھیں جس کی وجہ سے کافی روشنی ہو رہی تھی۔ پھر عمران کو ایک اونچی چٹان پر لے جا کر لٹا دیا گیا۔ اس چٹان پر باقاعدہ لوہے کے کھونٹے گاڑے گئے تھے۔ دو کھونٹوں کے درمیان عمران کا سر ایڈجسٹ کر دیا گیا اور باقی کھونٹوں کے ساتھ رسیاں باندھ کر عمران کے پورے جسم اور سر کو بھی رسیوں سے جکڑ دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی ڈھول کی آواز ابھری اور پھر وہاں عجیب سے انداز میں ڈھول بجایا جانے لگا۔ ڈھول کا انداز ایسا تھا جیسے کسی کی آمد کی خوشی پر نہیں بلکہ کسی کے جانے پر ڈھول بجایا جا رہا ہو۔ عجیب سی لے تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ خالص افریقن لے تھی۔ وہاں پر کسی کی موت پر اس انداز میں ڈھول بجائے جاتے تھے۔ عمران نے ایک بار پھر کوشش کی کہ کسی طرح اپنے جسم کو حرکت دے لیکن بے سود۔ اس کا جسم شاید پہلے سے بھی زیادہ بے حس ہو گیا تھا۔ دس کے قریب پجاری اس کے سامنے تقریباً دس فٹ کے فاصلے پر قطار بنا کر کھڑے تھے جبکہ اس قطار کے درمیان رابرٹ کھڑا تھا۔ اب عمران اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔ وہ اپنے انداز سے ہی

ایجنٹ معلوم ہو رہا تھا۔

"بارہ بجنے والے ہیں۔ قربانی کا آغاز کیا جائے"...... اچانک کافرستان کے بڑے پجاری کشوما نے ہاتھ اونچا کر کے چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو اس کے ساتھ کھڑے دو پجاری تیزی سے چلتے ہوئے عمران کی سائیڈ سے گزر کر عقب میں چلے گئے۔ عمران صرف ان کے قدموں کی آواز سن رہا تھا۔ پھر لوہے کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ یہ کافرستان میں کروگ کا معبد ہے اور یہ پجاری خون آشام کروگ کو لانے گئے ہوں گے جسے عمران پر چھوڑا جائے گا۔

عمران مسلسل کوششوں میں مصروف تھا لیکن اس کا جسم انتہائی حیرت انگیز طور پر بے حس تھا۔ اس نے ایک بار پھر آئی ٹی کو آزمانے کا فیصلہ کر لیا جس نے پہلے اس کے جسم میں حرکت پیدا کی تھی لیکن پھر یہ حرکت آگے بڑھنے کی بجائے یکلخت مکمل طور پر ختم ہو گئی تھی۔ اس نے آنکھیں بند کیں اور ایک بار پھر آنکھوں کے ڈھیلوں کو سرچ لائٹس کی طرح دائیں بائیں گھمانا شروع کر دیا اور ساتھ ہی اس حرکت کو آئی ٹی کے ذریعے اپنے ذہن میں منتقل کرنے کی کوشش شروع کر دی لیکن ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ اسے کسی بڑے سے پرندے کے پروں کی پھڑپھڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور پھر اسے پہلی بار محسوس ہوا کہ اس کے سر پر کوئی بڑا سا پرندہ بیٹھا ہوا ہے۔ عمران نے آنکھیں کھول کر اوپر کی طرف دیکھا

تو مشعلوں کی روشنی میں اس نے ایک کافی بڑے سائز کے کوے کو اپنے سر پر بیٹھے دیکھا۔ کوے کی بڑی سی چونچ کا رخ عمران کی آنکھوں کی طرف تھا اور اس کی آنکھوں میں تیز شیطانی چمک واضح طور پر دکھائی دے رہی تھی۔ ڈھول کی لے اب بے حد تیز ہو گئی تھی۔ یوں لگ رہا تھا کہ جیسے قبیلہ کوئی بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے رہا ہو اور اس کی ہمت افزائی کے لئے ڈھول بجائے جا رہے ہوں اور پھر عمران نے کوے کو اپنی آنکھوں پر تیزی سے جھکتے دیکھا تو وہ سمجھ گیا کہ وہ چونچ مار کر پہلے اس کی آنکھیں نکال دے گا لیکن دوسرے لمحے دور سے فائر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران کے سر پر بیٹھا ہوا کوا کریہہ چیخ مار کر اچھل کر پھڑپھڑاتا ہوا نیچے جا گرا اور اس کے ساتھ ہی ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں سے فضا گونج اٹھی۔ فائرنگ سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی تربیت یافتہ فوج نے یہاں حملہ کر دیا ہو۔ پجاریوں کے چیخنے اور نیچے گرنے کی آوازیں فائرنگ کی آوازوں میں شامل ہو گئیں اور ڈھولوں کی آوازیں بھی یکلخت ختم ہو گئیں۔ اب صرف مسلسل فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

طاقتور انجن کی حامل جہازی سائز کی کار انتہائی ناہموار پہاڑی راستوں پر اچھلتی کودتی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کو اس قدر جھٹکے لگ رہے تھے کہ کار میں سوار ٹائیگر، جوزف اور گائیڈ گامو تینوں اس طرح اچھل رہے تھے جیسے کسی تیز رفتار جھولے میں بیٹھے ہوئے ہوں۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوزف بیٹھا ہوا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر گائیڈ گامو موجود تھا اور ٹائیگر عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے گامو سے شاتم کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں تھیں کیونکہ گامو کئی بار ان پجاریوں کا مہمان رہ چکا تھا۔ وہ انہیں غیر ملکی شراب مہیا کیا کرتا تھا جس سے پجاری بے حد خوش رہتے تھے اس لئے اسے معبد کے محل وقوع اور پجاریوں کے مکانات کے بارے میں پوری تفصیل معلوم تھی۔ ٹائیگر نے اس سے تفصیل معلوم کرنے کے بعد اعظم گڑھ کے اسلحہ بازار سے نائٹ ٹیلی سکوپس اور نائٹ

سکوپ دور مار رائفلیں خریدنے کے ساتھ ساتھ میزائل گنیں بھی خرید کر کار میں رکھ لی تھیں۔ مشین پسٹل ٹائیگر کے پاس موجود تھا جبکہ جوزف کے لئے اس نے نیا مشین پسٹل خرید لیا تھا۔

”کیا ہم وہاں جنگ کرنے جا رہے ہیں“...... جوزف نے ٹائیگر کی اس خریداری کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”کہا جاتا ہے کہ خرگوش کا شکار کھیلنے جاؤ تو شیر کے شکار کا سامان ساتھ لے جاؤ“...... ٹائیگر نے جواب دیا تو جوزف بے اختیار ہنس پڑا۔

”میں نے گامو سے جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق ہم تقریباً آدھی رات کے وقت وہاں پہنچیں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہاں ان پجاریوں نے کوئی سیکورٹی انتظامات کر رکھے ہوں تاکہ کوئی غلط آدمی وہاں نہ پہنچ سکے کیونکہ انسانی قربانی دنیا کا بھیانک ترین جرم ہے اس لئے میں نے رات کو دیکھنے والی دوربینیں اور نائٹ ٹیلی سکوپس دور مار رائفلوں کے ساتھ ساتھ میزائل گنیں بھی خرید لی ہیں کہ شاید کام آ جائیں“...... ٹائیگر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ لوگ وہاں کیوں جا رہے ہیں“...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے گامو نے کہا۔

”ہمارے باس کو پاکیشیا کے کروگ معبد کا بڑا پجاری بے ہوش کر کے کافرستان کے شاتم میں واقع کروگ معبد کے بڑے پجاری

کے پاس لے گیا ہے۔ اس نے باس کو اچانک بے ہوش کیا ہے اور ہم انہیں اس مصیبت سے نجات دلانے کے لئے جا رہے ہیں"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"آپ کو کیا خطرہ ہے کہ وہ آپ کے باس کے ساتھ کیا کریں گے"...... گامو نے پوچھا۔

"کچھ اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے"...... ٹائیگر نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں باس کے سر پر سیاہ بادل کا سایہ دیکھ رہا ہوں"۔ جوزف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو ٹائیگر کے ساتھ ساتھ گامو بھی چونک پڑا۔

"اس کا کیا مطلب ہوتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا جبکہ گامو خاموش رہا۔

"شدید ترین خطرہ۔ انتہائی شدید خطرہ۔ کیونکہ بادل جس قدر گہرا سیاہ ہو گا خطرہ بھی اس قدر زیادہ ہو گا اور جو بادل میں دیکھ رہا ہوں وہ انتہائی گہرا بادل ہے"...... جوزف نے بڑے گھمبیر سے لہجے میں کہا۔

"دیکھو جوزف۔ باس کو وہاں کل لے جایا گیا ہے اور انہیں وہاں پہنچے دو روز ہو گئے ہیں۔ جو کچھ انہوں نے کرنا ہو گا وہ کوشش کر لی ہو گی لیکن باس اتنا تر نوالہ نہیں ہے کہ ان پجاریوں کے مقابل بے بس ہو جائے اور پھر میرا دل مطمئن ہے کہ باس کو کچھ

نہیں ہوا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم اپنے طور پر ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن مجھے جو کچھ نظر آ رہا ہے وہ تمہیں دکھائی نہیں دے سکتا۔ میں نے اس بارے میں افریقہ کے سب سے بڑے وچ ڈاکٹر کاراشی سے رابطہ کیا ہے تو اس نے بڑا عجیب جواب دیا ہے جو میری سمجھ میں نہیں آ رہا"...... جوزف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا بتایا ہے وچ ڈاکٹر نے"...... ٹائیگر نے اس کی سنجیدگی کو محسوس کرتے ہوئے خود بھی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"اس نے کہا ہے کہ باس کو بچانے کے لئے اپنی بنائی ہوئی روشنی کی لکیر سیاہ بادل پر ڈالی جائے تو سیاہ بادل بھاگ جائے گا"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اپنی بنائی ہوئی روشنی کی لکیر۔ کیا مطلب ہوا اس کا"۔ ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ اس لئے تو میں پریشان ہوں"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اندھیرے میں دور مار رائفل کی گولی روشنی کی لکیر کے انداز میں اپنے ٹارگٹ کی طرف جاتی ہے اور یہ انسانوں کی بنائی ہوئی روشنی ہوتی ہے"...... گامو نے کہا تو ٹائیگر اور جوزف دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں

باس کو بچانے کے لئے اسلحہ استعمال کرنا ہوگا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''میں ان کا خون پی جاؤں گا''...... جوزف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اس کا مطلب ہے جوزف کہ باس کو انہوں نے خطرے سے ضرور دوچار کر رکھا ہے لیکن باس بہرحال زندہ ہے ورنہ وچ ڈاکٹر یہ نہ کہتا جو اس نے کہا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن ہم وہاں پہنچیں گے کس وقت''...... جوزف نے کہا۔

''ابھی چار گھنٹے کا مزید سفر اور ہے۔ یہ بھی تم اس طاقتور انجن والی کار کو جس تیزی سے چلا رہے ہو اس کے پیش نظر میں کہہ رہا ہوں ورنہ شاید سات آٹھ گھنٹے لگ جاتے''...... گامو نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً تین گھنٹے بعد جب وہ ایک موڑ مڑے تو ان کے کانوں میں دور سے ڈھول بجنے کی آوازیں سنائی دیں تو وہ تینوں چونک پڑے۔

''یہ ڈھول کون بجا رہا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ وری بیڈ۔ اوہ۔ اوہ''...... یکلخت جوزف نے چیختے ہوئے کہا۔

''کیا ہوا۔ کیا ہوا ہے۔ بولو''...... ٹائیگر نے گھبرا کر کہا۔

''ڈھول کی یہ لے اس وقت بجائی جاتی ہے جب کوئی اس دنیا سے جا رہا ہوتا ہے۔ ایسی لے کسی کی موت پر بجائی جاتی ہے۔

ڈھولوں کی اس لے کا مطلب ہے کہ باس خطرے میں ہے۔ شدید خطرے میں''...... جوزف نے کہا۔

''شکر کرو جوزف کہ باس ابھی زندہ ہے ورنہ میرا تو خیال دوسرا تھا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''لیکن یہ ڈھول تو واقعی الوداعی انداز کی لے پر بج رہے ہیں۔ آخر یہ کیوں ہو رہا ہے۔ پہلے تو میں نے کبھی ایسا ادھر نہ دیکھا''۔ گامو نے کہا۔

''اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ اس وقت باس کو ہلاک کرنے والے ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ابھی دیر ہے۔ میں نے ڈھول کی لے کو اب اچھی طرح سن لیا ہے۔ وہ لوگ تیاری کر رہے ہیں۔ جب وہ ایسا کریں گے تو اس وقت ڈھول کی لے جوش و خروش والی شروع ہو جائے گی''۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کی رفتار آخری حد تک بڑھا دی اور کار کے اچھلنے کودنے میں اس قدر تیزی آ گئی جیسے وہ دوسرے لمحے الٹ کر کہیں گہرائی میں جا گرے گی۔

''ہمارے پاس دور مار رائفل ہے۔ ہم اس سے دور سے ہی ان لوگوں کا خاتمہ کر سکتے ہیں ورنہ جس طرح تم کار چلا رہے ہو ہم سب مارے جائیں گے اور پھر باس کو بچانا ممکن نہیں رہے گا''۔ ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں اب ڈھول کی آواز سن کر اندازہ لگا سکتا ہوں کہ ہم ان سے کتنے فاصلے پر ہیں"...... جوزف نے کار کی رفتار آہستہ کرتے ہوئے کہا اور کار میں بری طرح اچھلتے ہوئے وہ تینوں ہی قدرے سنبھل گئے۔

"ٹائیگر۔ تم یہ دور مار رائفل مجھے دو۔ اس سے میں اس نامراد کوے کا خاتمہ کروں گا ورنہ یہ لوگ اسے چھپا لیں گے"۔ جوزف نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ہمیں فوری طور پر وہاں موجود افراد پر بھی حملہ کرنا ہوگا ورنہ وہ جھنجھلا کر باس پر حملہ کر سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اس کا طریقہ میں بتاتا ہوں۔ دور مار رائفل لے کر ایک آدمی اونچی چٹان پر چڑھ جائے اور صرف اس کوے کو نشانہ بنائے جبکہ دوسرا آدمی قریب جا کر ان لوگوں پر فائر کھول دے"...... گامو نے کہا۔

"اور تم کیا کرو گے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"میرا تو اس فائرنگ سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... گامو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب یہ بتا دو کہ ہم اس شاتم معبد تک کتنے وقت میں پہنچیں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میرا اندازہ ہے کہ بیس منٹ سے نصف گھنٹہ لگ جائے گا"۔ گامو نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے کلائی پر بندھی ہوئی

گھڑی میں وقت دیکھا۔

"جوزف۔ پچیس منٹ بعد کار کسی چٹان کی اوٹ میں روک دینا۔ آگے ہمیں پیدل جانا ہوگا۔ دور مار رائفل تم لے لینا اور اس کوے کو نشانہ بنانا۔ میں وہاں موجود افراد کو مشین پسٹل سے نشانہ بناؤں گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہمیں چیک کرنا پڑے گا کہ وہاں صورت حال کیا ہے۔ اس کے مطابق حملہ ہوگا ورنہ معاملات الٹا ہمارے خلاف بھی ہو سکتے ہیں"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ پچیس منٹ بعد کار روک دینا۔ ہم پیدل آگے جا کر صورت حال کا جائزہ لیں گے ورنہ کار کی آواز انہیں ہوشیار کر دے گی"...... ٹائیگر نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر پچیس منٹ بعد جوزف نے ازخود کار ایک چٹان کی اوٹ میں کر کے روک دی۔

"نیچے اترو گامو"...... ٹائیگر نے گامو سے کہا اور خود بھی کار سے نیچے اتر آیا۔

"میں کار میں بیٹھا رہوں گا"...... گامو نے کہا۔

"نیچے اترو"...... ٹائیگر نے کار کا دروازہ کھول کر اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے نیچے اتارتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ گامو سنبھلتا ٹائیگر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور گامو کنپٹی پر مڑی ہوئی انگلی کی بھرپور ضرب کھا کر نیچے جا گرا۔ نیچے گرتے ہی

اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر کی لات گھومی اور اٹھتا ہوا گاموایک بار پھر چیخ مار کر نیچے جا گرا اور ساکت ہو گیا۔

''یہ کسی بھی وقت گڑبڑ کر سکتا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اسے ہلاک کر دو۔ اب ہم نے اس کا اچار تو نہیں ڈالنا''۔ جوزف نے کہا۔

''یہ چار پانچ گھنٹوں سے پہلے ہوش میں نہیں آئے گا اور سکتا ہے کہ ہمیں اس کی ضرورت پڑ جائے اس لئے اسے ایسے ہی پڑا رہنے دو''...... ٹائیگر نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کار کی ڈگی کھول کر اس میں موجود بیگ گھسیٹ کر کھولا۔ اس میں سے نائٹ ٹیلی سکوپ نکال کر اس نے جوزف کی طرف بڑھا دی اور دوسری اپنے گلے میں لٹکا لی۔ پھر اس نے دور مار رائفل نکالی۔ اس میں میگزین فٹ کیا اور اسے بھی جوزف کی طرف بڑھا دیا۔ گو وہ دل سے یہی چاہتا تھا کہ خود اسے استعمال کرے لیکن جوزف بہرحال اس سے زیادہ تجربہ کار تھا۔ پھر وہ عمران کا ساتھی تھا اس لئے وہ اس موقع پر اسے کسی طرح بھی ناراض نہ کرنا چاہتا تھا۔ پھر اس نے بیگ میں سے مشن پسٹل نکال کر اس کا میگزین چیک کیا اور اسے اپنی جیب میں ڈال کر اس نے ڈگی بند کر دی۔

''اوہ۔ اوہ۔ جلدی کرو جلدی۔ ڈھول کی لے بدل گئی ہے۔ اب وہ باس کی قربانی تیار کر کے لانے والے ہیں۔ میں جا رہا

ہوں''...... جوزف نے تیز لہجے میں کہا اور دوڑتا ہوا چٹانوں میں غائب ہو گیا تو ٹائیگر نے بھی جیب سے مشین پسٹل نکالا اور وہ بھی چٹانوں کے درمیان دوڑتا ہوا اس طرف کو جا رہا تھا جہاں ہلکی سی روشنی دکھائی دے رہی تھی۔ پھر یہ روشنی قریب آ گئی۔ ڈھول کی لے میں اب جوش و خروش پیدا ہو چکا تھا اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا جوش و خروش میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ اب اسے وہاں موجود افراد نظر آنے لگ گئے تھے۔ وہ ایک چٹان پر چڑھ گیا۔ اس کا اندازہ تھا کہ اب یہ لوگ اس کے مشین پسٹل کی رینج میں ہیں۔ چٹان پر اوندھے منہ لیٹ کر اس نے گلے میں لٹکی ہوئی دوربین اپنی آنکھوں پر لگائی تو اسے ایک معبد جس پر کوا بیٹھا ہوا تھا، نظر آنے لگا۔ اس معبد کی بیرونی دیوار پر دو بڑی مشعلیں موجود تھیں جس کی وجہ سے وہاں خاصی روشنی ہو رہی تھی۔ اس سے تھوڑا ہٹ کر دس افراد قطار بنائے مؤدبانہ انداز میں کھڑے تھے اور ان کے پیچھے کچھ فاصلے پر دو افراد گلے میں ڈھول ڈالے انہیں بڑے جوش و خروش سے بجانے میں مصروف تھے۔

ٹائیگر قطار میں موجود دس افراد میں سے ایک آدمی کو دیکھ کر چونک پڑا کیونکہ باقی افراد پجاریوں کے مخصوص لباس میں تھے لیکن اس آدمی نے جینز کی پینٹ اور اس پر جیکٹ پہنی ہوئی تھی اور پھر غور سے دیکھنے پر اس آدمی کے ہاتھ میں مشین پسٹل بھی اسے نظر آ گیا لیکن اسے یہ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ یہ لوگ اس انداز میں کھڑے

کیا دیکھ رہے ہیں کیونکہ ٹائیگر جس اینگل پر موجود تھا اس سے اس قطار کی بیک سائیڈ اسے نظر آ رہی تھی اور جو کچھ وہ لوگ دیکھ رہے تھے وہ ٹائیگر کو نظر نہ آ رہا تھا۔ چنانچہ اس نے آنکھوں سے دوربین اتار کر پہلے ادھر ادھر دیکھ کر اندازہ لگانے کی کوشش کی کہ کہاں سے اس کا اینگل زیادہ درست رہ سکتا ہے اور پھر ایک چٹان پر اس کی نظریں جم گئیں۔ وہ اس چٹان سے کود کر نیچے اترا جس پر وہ موجود تھا اور تیزی سے دوڑتا ہوا اس چٹان کی طرف بڑھا جہاں اب وہ پہنچنا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس چٹان پر اوندھے منہ لیٹا ہوا تھا۔ اس نے دوربین آنکھوں سے لگائی تو اسے یہ دیکھ کر اطمینان ہو گیا کہ اب نہ صرف وہ قطار اسے صاف نظر آ رہی تھی جو وہاں موجود تھی بلکہ سامنے والا حصہ بھی بخوبی نظر آ رہا تھا۔ وہاں کوئی آدمی چٹان پر پشت کے بل لیٹا ہوا تھا اور پھر اس آدمی کو غور سے دیکھتے ہی ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ غور سے دیکھنے پر وہ اسے پہچان گیا تھا۔ یہ اس کا باس عمران تھا اور پھر ایک پجاری نے قریب آ کر ہاتھ لہرایا اور پیچھے ہٹ کر قطار میں کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر نے ایک بڑی جسامت کا کوا عمران کے سر پر بیٹھا دیکھا۔ اس کی چونچ آگے کی طرف جھکی ہوئی تھی۔ عمران بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ اس کے جسم اور سر دونوں سائیڈوں پر لوہے کے کھونٹے گڑے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

”اوہ۔ اوہ۔ جوزف نجانے کہاں ہے“...... ٹائیگر نے بڑبڑاتے

ہوئے کہا۔ گو اس کے پاس مشین پسٹل موجود تھا اور عمران اور سب پجاری بھی مشین پسٹل کی رینج میں تھے لیکن مشین پسٹل میں جو میگزین تھا اس کی گولی ٹارگٹ پر پہنچ کر پھیل جاتی تھی جبکہ رائفل کی گولی پھیلتی نہ تھی اور نہ ہی پھٹتی تھی اس لئے اس پوزیشن میں اس کوے کو رائفل کی گولی سے ہلاک کیا جا سکتا تھا۔ مشین پسٹل کی فائرنگ سے کوا تو ہلاک ہو جاتا لیکن ساتھ ہی عمران کا چہرہ اور آنکھیں بھی زخمی یا ڈیمج ہو سکتی تھیں اس لئے ٹائیگر اس سچویشن میں مشین پسٹل استعمال نہ کر سکتا تھا۔

”جوزف جلدی کرو۔ باس خطرے میں ہے“...... ٹائیگر نے قدرے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔ اسے یقین تھا کہ ڈھولوں کی تیز آوازوں میں اس کی آواز پجاریوں کے کانوں تک نہ پہنچ سکے گی۔ البتہ اسے یقین تھا کہ جوزف تک اس کی آواز پہنچ جائے گی کیونکہ وہ یہیں کہیں قریب ہی موجود ہو گا لیکن جوزف کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو ٹائیگر دوربین آنکھوں سے لگائے ایک بار پھر غور سے عمران کی طرف دیکھنے لگا۔ بھاری جسامت کا کوا اس کے سر پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کی چونچ آگے کی طرف جھکی ہوئی تھی اور صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ کسی بھی لمحے عمران کی آنکھوں میں اپنی چونچ مار دے گا۔ ایک بار تو ٹائیگر کا دل چاہا کہ وہ مشین پسٹل سے اس کوے پر فائر کر دے لیکن پھر اس نے اپنے آپ کو روک لیا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے فائر کی وجہ سے عمران کا چہرہ یا

آنکھوں کو کوئی نقصان پہنچے۔ البتہ اس نے یہ سوچ لیا تھا کہ سب سے پہلے وہ اس پینٹ اور جیکٹ والے مسلح آدمی پر فائر کھولے گا کیونکہ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل عمران کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا ٹائیگر کا دل بیٹھتا جا رہا تھا۔ ڈھول کی لے میں جوش و خروش مسلسل اور لحہ بہ لحہ بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

''یہ جوزف کیا کر رہا ہے''...... ٹائیگر نے دانت پیسنے کے انداز میں کہا لیکن اسی لمحے بائیں ہاتھ پر موجود ایک چٹان کے پیچھے سے شعلہ سا نکلتا دکھائی دیا اور پھر روشنی کی ایک لکیر سی پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں عمران کے چہرے کی طرف بڑھتی نظر آئی۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر نے دور سے ایک کریہہ آواز سنی اور وہ بھاری جسامت کا کوا اچھل کر عمران کے سر سے اٹھتا ہوا سائیڈ پر جا گرا اور پھر چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ جوزف کا نشانہ سو فیصد درست ثابت ہوا تھا۔ ایسا نشانہ جسے تقریباً ناممکن سمجھا جا سکتا تھا اور پھر اسی لمحے ٹائیگر نے اس پینٹ جیکٹ والے کا وہ ہاتھ حرکت میں آتے دیکھا جس میں اس نے مشین پسٹل پکڑا ہوا تھا کہ اس نے بجلی کی سی تیزی سے مشین پسٹل کا رخ معمولی سا موڑ کر ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر کو مسلسل دبائے رکھا اور ہاتھ کو معمولی سا دائیں بائیں حرکت دیتا رہا۔ دوسرے لمحے اس کی اس کارروائی کے نتائج سامنے آ گئے۔ وہ پینٹ جیکٹ والا چیختا ہوا

اچھل کر نیچے گرا اور اس کے بعد باقی پجاریوں کا بھی یہی حشر ہوا۔ البتہ بجتے ہوئے ڈھول یکلخت بند ہو گئے۔

ٹائیگر نے شائیں شائیں کی آوازوں کے ساتھ ہی شعلے ان ڈھول بجانے والوں کی طرف لپکتے دیکھے تھے۔ انہیں جوزف نے گولی مار دی تھی۔ ٹائیگر مسلسل فائرنگ کیئے چلا جا رہا تھا کیونکہ کئی پجاری اب بھی اٹھ کر بھاگنے کی کوشش کر رہے تھے اور پھر ٹائیگر نے اس وقت ٹریگر سے انگلی ہٹائی جب اسے سو فیصد یقین ہو گیا کہ اب تمام پجاری یقینی طور پر ختم ہو چکے ہیں۔ فائرنگ روک کر ٹائیگر نے چٹان سے نیچے چھلانگ لگا دی اور پھر دوڑتا ہوا عمران کی طرف بڑھنے لگا۔ اسی دوران ایک سائے کو عمران کی طرف بڑھتے دیکھ کر ٹائیگر کے ہونٹ بے اختیار بھینچ گئے لیکن دوسرے لمحے اس نے سائے کو پہچان لیا۔ وہ جوزف تھا۔ اس کی سپیڈ واقعی قابل رشک تھی۔ چند لمحوں کے فرق سے جب ٹائیگر وہاں پہنچا تو جوزف جنون کے عالم میں زمین پر گڑے ہوئے کھونٹے ایک ہی جھٹکے سے اکھاڑے چلا جا رہا تھا جبکہ ٹائیگر اس پینٹ جیکٹ والے کی طرف مڑ گیا۔ قریب سے دیکھنے سے اسے معلوم ہو گیا کہ یہ آدمی غیر ملکی ہے۔ وہ ہلاک ہو چکا تھا۔ ٹائیگر نے اسے سیدھا کیا اور پھر اس کی جیکٹ کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کی جیب سے چند کاغذات برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ البتہ جیکٹ کی ایک چھوٹی سی جیب سے اسے ایک کارڈ بھی مل گیا جس پر کوئی تحریر

نہ تھی۔ کارڈ دونوں اطراف سے بالکل سادہ تھا۔ اس نے کارڈ اور کاغذات جیب میں ڈالے اور پھر وہ عمران اور جوزف کی طرف مڑ گیا۔ جوزف، عمران کو اٹھا کر کاندھے پر اس طرح ڈال رہا تھا جیسے عمران بے ہوش ہو۔

''کیا ہوا''...... ٹائیگر نے دوڑ کر ان کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

''باس کا جسم مکمل طور پر بے حس و حرکت ہے۔ صرف گردن اور سر حرکت کرتا ہے''...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس رابرٹ کی لاش بھی ساتھ لے چلو''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ اس کی جیب سے کاغذات اور کارڈ بھی نکال لیا ہے۔ اب اسے کہاں اٹھائے اٹھائے پھریں گے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے چلو۔ مجھے ہسپتال داخل کرانا ہو گا۔ نجانے یہ کس جھاڑی کا زہر ہے کہ جسم ٹھیک ہی نہیں ہو رہا''...... عمران نے کہا۔

''کیا یہ زہر کانٹے کی نوک پر تھا باس''...... جوزف نے پوچھا۔ وہ عمران کو اٹھائے واپس چلا جا رہا تھا۔ عمران کا چہرہ اس کے عقبی طرف تھا اور ٹائیگر اس کے عقب میں چل رہا تھا۔

''ہاں۔ لیکن کیا تمہیں اس بارے میں معلوم ہے''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''یس باس۔ اب آپ ٹھیک ہو جائیں گے''...... جوزف نے بڑے وثوق سے کہا تو عمران اور ٹائیگر دونوں کے چہروں پر اطمینان

کی لہر سی دوڑ گئی۔

''فائرنگ کی آوازوں سے پہاڑیاں گونج اٹھی ہوں گی۔ یہاں فوج کا کوئی اڈا نہ ہو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ ہو سکتا ہے۔ جلدی چلو۔ ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکلنا ہو گا''...... عمران نے کہا تو جوزف نے بجائے چلنے کے دوڑنا شروع کر دیا لیکن پھر اس کی رفتار کم ہو گئی کیونکہ عمران کو اٹھا کر اس ناہموار اونچے نیچے راستوں پر دوڑنا تقریباً ناممکن تھا۔ بہرحال دوڑتے چلتے ہوئے وہ کار تک پہنچ گئے۔ ٹائیگر دوڑتے ہوئے مسلسل گھوم کر عقب میں اور سائیڈوں میں دیکھتا رہا۔ وہ بے حد چوکنا نظر آ رہا تھا کیونکہ اس حالت میں انہیں کسی طرف سے بھی آسانی سے ٹارگٹ بنایا جا سکتا تھا لیکن کار تک پہنچنے تک کوئی ردعمل سامنے نہ آیا تو وہ مطمئن ہو گیا۔

''اس گامو کا کیا کرنا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یہ کون ہے''...... عمران نے پوچھا۔ اسے جوزف نے کار کی عقبی سیٹ پر لٹا دیا تھا اور ٹائیگر نے مختصر طور پر اسے گامو کے بارے میں بتا دیا۔

''اسے یہاں درمیانی جگہ میں ڈال دو۔ یہاں تو یہ مر جائے گا''...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے بے ہوش پڑے گامو کو اٹھا کر دونوں سیٹوں کے درمیان خلا میں ڈال کر ایڈجسٹ کر دیا اور پھر جوزف نے کار کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی جبکہ ٹائیگر عقبی سیٹ پر

عمران کے ساتھ سمٹ کر بیٹھ گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ انتہائی ناہموار راستے پر کار کو بری طرح اچھلنا ہے اور عمران کا جسم چونکہ مکمل طور پر بے حس ہے اس لئے اسے سنبھالنا ضروری ہو گا اور پھر وہی ہوا۔ کار کے اچھلنے کی وجہ سے عمران کا جسم بھی ساتھ ساتھ اچھل رہا تھا لیکن ٹائیگر اسے سنبھال لیتا تھا۔ کچھ دیر بعد جوزف نے اچانک کار کی رفتار آہستہ کرنا شروع کر دی۔

''کیا ہوا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''باس آپ کو ٹھیک کرنا ہے ورنہ زیادہ دیر ہو جانے سے معاملہ بگڑ بھی سکتا ہے''...... جوزف نے جواب دیا۔

''کیسے ٹھیک کرو گے''...... عمران نے کہا اور اسی لمحے جوزف نے کار روک دی۔

''میں ابھی آ رہا ہوں باس''...... جوزف نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر اندھیرے میں اتر گیا۔ باہر چونکہ گہرا اندھیرا تھا اور آسمان پر گہرے بادل تھے اس لئے ستاروں کی روشنی بھی غائب تھی۔ اس اندھیرے میں جوزف نجانے کہاں چلا گیا تھا اور کیا کرنے گیا تھا۔

''جوزف کوئی گڑبڑ نہ کر دے باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ جوزف بے حد سمجھ دار ہے۔ بے فکر رہو''...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا تو ٹائیگر، عمران کے جوزف پر اس حد تک بھروسے پر حیران رہ گیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے

بعد کار کا وہ عقبی دروازہ جس طرف عمران کے پیر تھے کھلا جبکہ دوسری طرف دروازے کے ساتھ ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا۔ دروازہ کھلنے کی وجہ سے کار کے اندر کی لائٹ خودبخود جل اٹھی تو اس روشنی میں جوزف کے دونوں ہاتھوں میں پکڑی ہوئی عجیب سے تیز رنگوں کی حامل چھپکلیاں دیکھ کر ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔ جوزف نے دونوں چھپکلیوں کو ان کی دموں سے پکڑا ہوا تھا اور دونوں چھپکلیاں مسلسل تڑپ رہی تھیں۔

''ٹائیگر۔ باس کی پینٹ سے ان کی پنڈلی باہر نکالو۔ ان کی پنڈلی ننگی کرو۔ جلدی کرو''...... جوزف نے کہا۔

''یہ کیسی چھپکلیاں لے آئے ہو''...... ٹائیگر نے احتجاجاً کہا۔

''جیسے جوزف کہہ رہا ہے ویسے کرو''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے ہونٹ بھینچے۔ اب اسے عمران پر غصہ آ رہا تھا جو اس حد تک جوزف پر اعتماد کر رہا تھا لیکن ظاہر ہے وہ کچھ کہہ نہ سکتا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر عمران کی پینٹ کا پائنچہ دونوں ہاتھوں سے اوپر کی طرف کھینچا تو پنڈلی کا نچلا حصہ نظر آنے لگا۔

''پائنچہ تھامے رکھنا''...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گہرے سرخ اور سیاہ رنگ والی چھپکلی کو عمران کی پنڈلی کے کھلے حصے پر رکھ دیا۔ البتہ اس کی دم اس کی انگلیوں میں ہی رہی۔ چھپکلی اس طرح پنڈلی سے چمٹ گئی تھی جیسے جونک چمٹ جاتی ہے اور پھر کار کی اندرونی روشنی میں ٹائیگر نے عمران کی پنڈلی کے اس

حصے کو جس پر چھپکلی چمٹی تھی تیزی سے سیاہی مائل ہوتے دیکھا اور اس کے ہونٹ مزید بھنچ گئے۔ چند لمحوں بعد جوزف نے ایک جھٹکے سے چھپکلی کو کھینچا اور ہاتھ گھما کر وہ چھپکلی اندھیرے میں پھینک دی اور پھر دوسری تیز زرد اور گہرے سبز رنگ کی چھپکلی کو پنڈلی پر اس جگہ رکھ دیا جہاں سے پہلی چھپکلی کو اٹھایا تھا۔ چند لمحوں بعد جوزف نے اسے بھی ایک جھٹکے سے کھینچا اور اسے بھی بازو گھما کر دور کہیں اندھیرے میں پھینک دیا۔

”بس۔ اب ٹھیک ہو جائے گا“...... جوزف نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور کار کا دروازہ بند کر دیا تو اندرونی لائٹ بجھ گئی اور پھر جوزف نے کار کی ڈرائیونگ سیٹ والا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔

”مجھے پسینہ آ رہا ہے“...... عمران نے چند لمحوں بعد کہا۔

”باس۔ روکشی جھاڑی کا خطرناک زہر پسینے کے ذریعے باہر نکل رہا ہے۔ جتنا پسینہ آئے گا اتنا ہی آپ زیادہ ٹھیک ہوتے چلے جائیں گے“...... جوزف نے کار چلاتے ہوئے جواب دیا۔

”یہ چھپکلیاں تمہیں اندھیرے میں کیسے نظر آ گئیں“...... عمران نے پوچھا۔

”باس۔ یہ افریقہ کی سب سے زہریلی چھپکلیاں ہیں۔ ان کی دمیں اندھیرے میں جگنو کی طرح چمکتی ہیں تاکہ مسافر رات کے وقت ان کا شکار نہ بن سکیں اور جہاں یہ چھپکلیاں پائی جاتی ہیں

وہاں کی چٹانوں پر یہ موجود ہوتی ہیں تو ان کی دموں کے چمکنے کی وجہ سے یوں لگتا ہے جیسے چٹان پر بے شمار جگنو موجود ہوں۔ میں نے آتے ہوئے انہیں دیکھا تھا لیکن چونکہ مجھے ان کی ضرورت نہ تھی اس لئے میں صرف دیکھنے تک محدود رہا۔ وچ ڈاکٹر کاماگی ان چھپکلیوں سے روکشی جھاڑیوں کے کانٹوں پر لگے ہوئے زہر کا علاج معالجہ کرتا تھا۔ ان کانٹوں کا زہر دنیا کا سب سے خوفناک زہر کہلاتا ہے اس لئے ان جھاڑیوں کو انسان دشمن جھاڑیاں کہا جاتا ہے اور افریقہ کے قبائل ان جھاڑیوں کو جہاں بھی دیکھتے تھے جلا کر راکھ کر دیتے تھے کیونکہ اس سے بے شمار افراد ہلاک ہو جاتے تھے۔ یہ روکشی جھاڑیوں کے کانٹے کی نوک پر موجود زہر ہوتا ہے جو انسانی جسم کو چوبیس گھنٹوں کے لئے مکمل طور پر بے حس و حرکت کر دیتا ہے۔ البتہ اس کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ بے حس ہونے والا آدمی بول سکتا ہے، سن سکتا ہے، سمجھ سکتا ہے اور گردن اور اس سے اوپر موجود سر کو بھی حرکت دے سکتا ہے لیکن اس کا باقی جسم مکمل طور پر بے حس ہوتا ہے چاہے گولیاں کیوں نہ اتار دی جائیں اسے کچھ محسوس نہیں ہوتا۔ جب میں نے آپ کو دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ کیا ہوا ہے یعنی آپ کے جسم کو روکشی جھاڑیوں کے کانٹوں کی نوک پر موجود زہر سے بے حس و حرکت کیا گیا ہے۔ روکشی جھاڑیاں ایسی ہی ویران پہاڑیوں میں پیدا ہوتی ہیں“...... جوزف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''مجھے اب شدید پیاس لگ رہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''مبارک ہو باس۔ آپ راکشی زہر سے آزاد ہو گئے ہیں۔ میں دیتا ہوں پانی''...... جوزف نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر کار کا ڈیش بورڈ کھولا اور اس میں موجود پانی کی بوتل نکال کر اس نے ٹائیگر کی طرف بڑھا دی اور ڈیش بورڈ بند کر دیا۔ ٹائیگر نے بوتل کھول کر عمران کے منہ سے لگا دی اور عمران اس طرح غٹا غٹ پانی پینے لگ گیا جیسے پیاسے اونٹ پانی پیتے ہیں۔ چند لمحوں بعد بوتل ختم ہو گئی تو ٹائیگر نے خالی بوتل کار سے باہر پھینک دی۔ عمران کے جسم میں اب حرکت نمودار ہونا شروع ہو گئی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران ٹائیگر کے سہارے اٹھ کر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گیا۔

''مبارک ہو باس۔ جوزف نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ اس کا نشانہ بے مثال ہے کہ رائفل کی گولی اتنے فاصلے پر ٹھیک اس کوے کو اٹھا لے گئی اور پھر آپ کے جسم سے عجیب وغریب انداز میں اس زہر کا خاتمہ۔ حقیقت یہ ہے باس کہ میں تو اندر سے خوفزدہ ہو گیا تھا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تم جوزف کو نہیں جانتے۔ میں اسے جانتا ہوں۔ یہ افریقہ کا وہ راز ہے جو ابھی تک افریقہ پر بھی نہیں کھلا۔ اس کے سر پر واقعی بے شمار افریقی وچ ڈاکٹروں کے ہاتھ ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن باس کیوں۔ جوزف میں آخر ایسی کیا بات یا خصوصیت

ہے جو دوسرے افریقیوں میں نہیں ہے''...... ٹائیگر نے آخر کار وہ بات پوچھ لی جو وہ کافی عرصہ سے پوچھنا چاہتا تھا لیکن پھر خاموش ہو جاتا تھا کہ جوزف کہیں ناراض نہ ہو جائے۔ وہ اسے ایک معصوم اور سادہ دل آدمی سمجھتا تھا اس لئے اسے دکھ نہ پہنچانا چاہتا تھا۔

''یہ قدرتی طور پر متوازن شخصیت ہے۔ بیلنسڈ آدمی۔ ایسے آدمی ہزاروں میں نہیں لاکھوں میں ایک ہوتے ہیں۔ اس کا ذہن، دل، خیالات اور عمل سب متوازن ہیں۔ یہ ہمیشہ مثبت سوچ رکھتا ہے۔ ایسے لوگوں کو ہی سلیم الفطرت افراد کہا جاتا ہے اور ایسے لوگوں کے اندر ان لوگوں کے لئے جو ماورائی فیلڈ سے تعلق رکھتے ہیں خود بخود کشش پیدا ہو جاتی ہے''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''میں صرف آپ کا غلام ہوں باس اور بس''...... جوزف نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو عمران اور ٹائیگر دونوں بے اختیار مسکرا دیئے اور ٹائیگر کو اس کے سلیم الفطرت ہونے پر یقین آ گیا۔

کروگ کے مرکزی معبد کا بڑا پجاری اشوگا اپنی رہائش گاہ کے مخصوص کمرے میں بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اشوگا نے رسیور اٹھا لیا۔

''ہاں۔ کون بول رہا ہے''...... اشوگا نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ وہ اسی انداز میں بولتا تھا کیونکہ اس کے خیال کے مطابق وہ چونکہ مرکزی معبد کا بڑا پجاری تھا اس لئے دنیا بھر میں موجود کروگی اس کے غلام ہیں اور ظاہر ہے اس کے ساتھ رابطہ کوئی کروگی ہی کر سکتا ہے۔

''چیف آف ڈبل ریڈ بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک سرد سی اور بھاری آواز سنائی دی تو اشوگا بے اختیار چونک پڑا۔

''چیف آپ۔ کیوں فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات''...... اشوگا نے قدرے بوکھلائے ہوئے اور حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ

ڈبل ریڈ تنظیم کے بارے میں اس نے سن رکھا تھا کیونکہ رابرٹ سے اس کے تعلقات تھے اور رابرٹ ڈبل ریڈ کا سپیشل ایجنٹ تھا لیکن چیف سے بات آج پہلی بار ہو رہی تھی۔

''رابرٹ آپ کے پاس آیا تھا۔ پھر نہ اس نے رابطہ کیا ہے اور نہ ہی اس سے رابطہ ہو رہا ہے۔ کہاں ہے وہ''...... چیف نے کہا۔

''وہ دو روز پہلے کافرستان گیا تھا۔ پھر اس نے رابطہ نہیں کیا''...... اشوگا نے کہا۔

''کافرستان۔ کیوں۔ وجہ۔ وہاں کیوں گیا ہے وہ''...... چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کافرستان میں کروگ معبد کے بڑے پجاری نے مجھے فون کر کے بتایا کہ پاکیشیا معبد کا بڑا پجاری ایک آدمی کو بے ہوش کر کے کافرستان لایا ہے اور دونوں مل کر اس آدمی کی قربانی کروگ دیوتا کو دینا چاہتے ہیں۔ اس لئے اجازت حاصل کرنے کے لئے اس نے مجھے فون کیا تھا۔ رابرٹ اس وقت یہاں میرے پاس موجود تھا۔ وہ پاکیشیا کا نام سن کر اور یہ سن کر کہ وہ آدمی بے حد خطرناک ہے، چونک پڑا۔ اس نے مجھے کہا کہ یہ آدمی ان کا شکار ہے۔ اس کا نام عمران ہے اور وہ خود اپنے سامنے اس آدمی کی قربانی دلانا چاہتا ہے اور اس کی لاش لے جانا چاہتا ہے لیکن ظاہر ہے یہاں سے چند گھنٹوں میں تو کافرستان نہیں پہنچا جا سکتا تھا اس لئے

رابرٹ نے کہا کہ میں اس قربانی میں ایک دن کی تاخیر کراؤں تو میں نے بڑے پجاری کو کہہ دیا کہ یہ قربانی کل رات بارہ بجے ہو گی اور میرا خصوصی نمائندہ رابرٹ میری طرف سے شرکت کرے گا۔ پھر رابرٹ یہاں سے طیارہ چارٹرڈ کرا کر کافرستان چلا گیا۔ اس کے بعد کیا ہوا، کیا نہیں مجھے نہیں معلوم“...... بڑے پجاری اشوگا نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ عمران جیسا آدمی آپ کے پجاریوں کے ہاتھ کیسے لگ سکتا ہے۔ آج تک بڑے بڑے ایجنٹ اسے نہیں چھو سکے“...... چیف نے چیختے ہوئے کہا۔

”مجھ پر چیخنے کی ضرورت نہیں ہے چیف صاحب۔ مجھے نہیں معلوم کہ عمران کون ہے۔ میں نے تو وہ کچھ آپ کو بتایا ہے جو میرے سامنے ہوا ہے“...... بڑے پجاری نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے لیکن کیا آپ وہاں سے معلوم نہیں کرا سکتے کہ کیا ہوا ہے۔ رابرٹ پہنچا ہے یا نہیں اور اب کہاں ہے“...... چیف نے کہا۔

”میں مرکزی معبد کا بڑا پجاری ہوں۔ میں خود کیسے اسے فون کروں۔ یہ میری توہین ہے۔ وہ خود ہی فون کرے گا“...... بڑے پجاری نے کہا۔

”آپ کو معاوضہ دیا جائے گا“...... دوسری طرف سے چیف

نے کہا۔

”اچھا کتنا“...... بڑے پجاری نے چونک کر پوچھا۔ اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی تھی اور لہجے میں تیزی موجود تھی۔

”ایک لاکھ ڈالر لیکن مکمل معلومات فوری حاصل کریں“۔ چیف نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ معاوضہ بھجوا دیں۔ پھر میں اسے فون کروں گا“...... بڑے پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ کا کسی بینک میں آن لائن اکاؤنٹ ہے“...... چیف نے پوچھا۔

”ہاں۔ کسالا یونٹی بینک میں ہے“...... بڑے پجاری نے خوش ہو کر کہا۔

”کیا نمبر ہے اکاؤنٹ کا“...... چیف نے پوچھا تو بڑے پجاری اشوگا نے اکاؤنٹ نمبر بتا دیا۔

”میں ابھی بھجوا دیتا ہوں۔ آپ کا بینک آپ کو فون کر دے گا۔ آپ نے اطلاع ملتے ہی تمام معلومات حاصل کر کے مجھے بتانی ہیں۔ میں آپ کی کال کا انتظار کروں گا“...... چیف نے کہا۔

”آپ کا فون نمبر کیا ہے“...... بڑے پجاری نے پوچھا تو چیف نے نمبر بتا دیا۔ بڑے پجاری نے اسے دو تین بار زیر لب دوہرایا۔ یہ اس کی عادت تھی کہ وہ اس طرح بات یاد رکھتا تھا، پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

”یہ ہوئی نا بات۔ بغیر کچھ دیئے کہہ رہا تھا کہ معلومات کر کے

بتاؤں۔ میں اس کا ملازم ہوں کیا“ ...... بڑے پجاری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بڑے پجاری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”ہاں۔ کون بول رہا ہے“ ...... بڑے پجاری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”بینک سے اسسٹنٹ مینجر بول رہا ہوں سر اشوگا“ ...... دوسری طرف سے ایک قدرے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”ہاں۔ رقم پہنچ گئی ہے۔ کتنی ہے“ ...... بڑے پجاری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”سر ایک لاکھ ڈالرز آپ کے اکاؤنٹ میں جمع کرائے گئے ہیں۔ اس کی اطلاع دینے کے لئے کال کی گئی ہے“ ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو اس نے رسیور رکھ دیا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے ایک ڈائری نکالی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ وہ اس ڈائری میں درج کافرستان کے بڑے پجاری کشوما کا فون نمبر معلوم کرنا چاہتا تھا تاکہ اسے فون کر کے معلومات حاصل کر سکے۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”ہاں۔ کون بول رہا ہے“ ...... اشوگا نے اپنے مخصوص تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”کافرستان سے آکاش بول رہا ہوں اعلیٰ مقام“ ...... دوسری

طرف سے ایک منمناتی سی آواز سنائی دی تو بڑا پجاری اشوگا چونک پڑا۔

”تم کون ہو اور بڑا پجاری کشوما کہاں ہے۔ اس نے مجھے کال کیوں نہیں کی اور تم نے کیسے جرأت کی ہے“ ...... بڑے پجاری نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اسے واقعی آکاش پر غصہ آ گیا تھا کیونکہ وہ بڑا پجاری نہ تھا پھر بھی اس نے مرکزی معبد کے بڑے پجاری کو فون کر دیا تھا۔ اشوگا پجاری کے مطابق یہ اس کی توہین تھی۔

”میں بڑے پجاری کشوما کا بیٹا ہوں اعلیٰ مقام۔ میرا نام آکاش ہے“ ...... دوسری طرف سے اسی طرح منمناتی ہوئی سی آواز میں کہا گیا۔

”تم بڑے پجاری کے بیٹے ہو۔ وہ خود کہاں ہے“ ...... اس بار بڑے پجاری اشوگا نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

”اسے ہلاک کر دیا گیا ہے اعلیٰ مقام“ ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو اشوگا پجاری بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کس نے اسے ہلاک کیا ہے۔ کیوں کیا ہے“ ...... بڑے پجاری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں کافرستان کے دارالحکومت گیا ہوا تھا۔ آج واپس آیا ہوں تو پتہ چلا کہ بڑا پجاری کشوما معبد سے گھر واپس نہیں آیا اور نہ ہی فون اٹنڈ ہو رہا ہے تو میں معبد گیا۔ وہاں ہر طرف لاشیں پڑی ہوئی

تھیں جن میں کشوما کی لاش بھی شامل تھی اور اعلیٰ مقام، وہاں کروگ دیوتا کی لاش بھی موجود تھی۔ اسے گولی ماری گئی تھی“۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ کروگ دیوتا کو ہلاک کر دیا جائے“...... اشوگا پجاری نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔

”کروگ دیوتا کی لاش بھی وہیں پڑی ہوئی ملی ہے اعلیٰ مقام۔ تمام پجاریوں کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اور ایک یورپی نژاد آدمی کی لاش بھی ملی ہے۔ صرف ایک پجاری زندہ بچ گیا ہے لیکن وہ شدید زخمی ہے۔ اسے ہوش آ گیا تھا اور وہ قریبی چشمے تک گھسٹتا ہوا پہنچ گیا اور اس نے اپنے جسم کو پانی میں ڈال دیا جس کی وجہ سے اس کا خون نکلنا بند ہو گیا۔ میں جب وہاں پہنچا تو میں نے دور سے کسی کے کراہنے کی آوازیں سنیں تو میں وہاں گیا تو وہ کاگو نامی پجاری پانی میں پڑا کراہ رہا تھا۔ میں نے اسے باہر نکالا اور اس سے ساری باتیں معلوم کیں کہ کس طرح یہ سب ہوا“...... آکاش نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”کیا ہوا ہے۔ تفصیل بتاؤ“...... بڑے پجاری نے اشوگا سے پوچھا۔

”اعلیٰ مقام۔ اس پجاری نے بتایا ہے کہ پاکیشیا معبد کا بڑا پجاری اپنے چار پجاریوں سمیت ایک بے ہوش آدمی کو چارپائی پر

ڈال کر کافرستان لے آیا تاکہ یہاں اس کی کروگ دیوتا کو قربانی پیش کی جائے۔ میرے باپ نے آپ سے اجازت مانگی تو آپ نے دوسرے روز رات بارہ بجے کا وقت دیا اور اپنا نمائندہ بھیجنے کا کہا۔ چنانچہ آپ کے حکم کے مطابق تمام تیاریاں مکمل کر لی گئیں۔ اس آدمی کو جس کی قربانی دینا تھی روشی جھاڑی کے کانٹے کے زہر سے بے حس و حرکت کر دیا گیا تھا اس لئے اس کی طرف سے کسی طرح کی کوئی رکاوٹ کا کوئی تصور ہی نہ تھا۔ پھر آپ کا نمائندہ پہنچ گیا جس کا نام رابرٹ تھا اور وہ یورپی نژاد تھا۔ بچ جانے والے پجاری نے بتایا کہ رات بارہ بجے قربانی کی تیاری کر لی گئی۔ اس آدمی کو جس کی قربانی دینا تھی اور جس کا نام عمران بتایا جا رہا تھا، کو زمین پر لٹا کر اس کے گرد کھونٹے گاڑ کر اسے رسیوں سے باندھ دیا گیا اور تمام پجاری قربانی کی رسم کے مطابق سامنے قطار بنا کر کھڑے ہو گئے کیونکہ یہ ایک بڑی قربانی تھی اور آپ اعلیٰ مقام کی اجازت سے دی جا رہی تھی اس لئے اس قربانی پر ڈھول بھی بجائے جا رہے تھے۔ پھر میرے باپ نے کروگ دیوتا کو معبد سے لا کر عمران کے سر پر بٹھا دیا اور خود وہ قطار میں کھڑا ہو گیا۔ بچ جانے والے پجاری کے مطابق اس سے پہلے کہ کروگ دیوتا قربانی کو منظور کرتا اور اس آدمی عمران کی آنکھیں نکالتا اچانک دور سے ایک شعلہ فضا میں تیرتا ہوا آیا اور سیدھا کروگ دیوتا کے جسم میں گھس گیا اور کروگ دیوتا اچھل کر سائیڈ پر جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی دور

سے فائرنگ شروع ہو گئی اور سب سے پہلے اعلیٰ مقام، آپ کا نمائندہ نیچے گرا اور پھر ساتھ ہی سب لوگ نیچے گرتے چلے گئے۔ اس کے بعد بچ جانے والے پجاری نے بتایا کہ ایک افریقی حبشی جو دیوؤں جیسے جسم کا مالک تھا اور ایک مقامی آدمی دوڑتے ہوئے وہاں آئے اور کھونٹے اکھاڑ کر اس عمران کو کاندھے پر ڈال کر واپس چلے گئے“...... آکاش نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ پجاری جو بچ گیا ہے اس کا اب کیا حال ہے“...... بڑے پجاری اشوگا نے پوچھا۔

”اس کا علاج ہو گا تو وہ بچ جائے گا ورنہ نہیں“...... آکاش نے جواب دیا۔

”سنو۔ میں تمہیں تمہارے باپ کی جگہ بڑا پجاری مقرر کرتا ہوں۔ آج سے تم کافرستان معبد کے بڑے پجاری ہو۔ اگر ایک کروگ دیوتا ہلاک کر دیا گیا ہے تو دوسرا موجود ہو گا۔ تم نے اس کی بہتر پرورش کرنی ہے۔ میں جلد ہی تمہیں دوسرا دیوتا بھجوا دوں گا۔ تم نے تمام پجاریوں کی لاشوں کو جلا دینا ہے لیکن اس یورپی نژاد رابرٹ کی لاش کے بارے میں تم مجھے ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کرنا۔ اس کے متعلق میں پھر بتاؤں گا۔ سمجھ گئے“...... بڑے پجاری اشوگا نے کہا۔

”آپ کی مہربانی اعلیٰ مقام۔ میں ہمیشہ آپ کا اور کروگ دیوتا

کا تابعدار رہوں گا۔ میں ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کروں گا“۔ آکاش نے قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بڑے پجاری اشوگا نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ڈبل ریڈ کے چیف کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کے بعد رسیور اٹھا لیا گیا۔

”یس“...... چیف کی بھاری سی آواز سنائی دی۔ یہ اس کا براہ راست نمبر تھا ورنہ اس کی فون سیکرٹری فون اٹنڈ کرتی تھی۔

”بڑا پجاری اشوگا بول رہا ہوں“...... اشوگا نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ کیا معلوم ہوا ہے رابرٹ کے بارے میں۔ کہاں ہے وہ“...... دوسری طرف سے بڑے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا گیا۔

”آپ کا سپیشل ایجنٹ رابرٹ ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کی لاش کافرستان کی پہاڑیوں میں پڑی ہے“...... اشوگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ ہمارا سپیشل ہی نہیں سپریم ایجنٹ تھا۔ وہ کیسے مارا جا سکتا ہے“...... دوسری طرف سے چیف نے یکلخت حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”مجھ پر چیخنے کی ضرورت نہیں ہے چیف۔ میں نے اسے نہیں مارا۔ بہرحال وہ ہلاک ہو چکا ہے“...... اشوگا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیسے۔ کس نے اسے ہلاک کیا ہے"...... اس بار چیف نے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا تو بڑے پجاری نے آکاش کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ بہت برا ہوا۔ رابرٹ غلط فہمی میں مار کھا گیا۔ اس سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے۔ اسے فوراً اپنی کارروائی کر دینی چاہئے تھی۔ بہرحال اب تم اس رابرٹ کی لاش وہیں دفنا دو۔ اسے یہاں مت بھیجو"...... چیف نے کہا۔

"ہم تو پجاریوں کی لاشیں جلاتے ہیں۔ تمہارے رابرٹ کی لاش بھی جلا دیں گے"...... اشوگا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی کر دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بڑے پجاری اشوگا نے رسیور رکھ دیا۔ اب اسے آکاش کی طرف سے کال کا انتظار تھا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بڑے پجاری اشوگا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ہاں۔ کون بول رہا ہے"...... بڑے پجاری اشوگا نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"کافرستان سے بڑا پجاری آکاش بول رہا ہوں اعلیٰ مقام"۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں سنو۔ تمام لاشیں مع اس یورپی رابرٹ کی لاش کے جلا کر راکھ کر دو اور معبد کے تمام کام اپنے باپ کی طرح سرانجام دو۔

میں جلد ہی تمہیں دوسرا کروگ دیوتا بھجوا دوں گا"...... بڑے پجاری اشوگا نے کہا۔

"بڑی مہربانی اعلیٰ مقام۔ لیکن ایک بات کی آپ سے اجازت لینی ہے"...... آکاش نے کہا تو بڑا پجاری اشوگا بے اختیار چونک پڑا۔

"کس بات کی"...... اشوگا نے پوچھا۔

"اعلیٰ مقام۔ پاکیشیا کا بڑا پجاری ماشو جس آدمی کو لے آیا تھا اور جس کی قربانی کروگ دیوتا نے بھی منظور کر لی تھی لیکن پھر اس آدمی عمران کے ساتھی پہنچ گئے اور وہ سب کو ہلاک کر کے اسے لے گئے۔ کیا اسے واپس نہ لیا جائے تاکہ قربانی پوری کی جا سکے"...... آکاش نے کہا تو بڑا پجاری اشوگا بے اختیار چونک پڑا۔

"لیکن وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ تم اسے کیسے لے آؤ گے۔ یہ تمہارا کام نہیں ہے۔ ابھی تم نے نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھیوں نے سب کو ختم کر دیا حتیٰ کہ کروگ دیوتا پر بھی گولی چلا دی اس لئے تم یہ خیال دل سے نکال دو۔ یہ ہمارا کام نہیں ہے۔ ویسے کروگ دیوتا خود ہی اس سے نمٹ لے گا"...... بڑے پجاری اشوگا نے سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے اعلیٰ مقام۔ آپ کا فرمان سر آنکھوں پر۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... آکاش نے کہا۔

"ایسا کرو گے تو کروگ دیوتا تمہیں خوشیاں دے گا ورنہ تم اس کے عذاب کا شکار ہو جاؤ گے۔ کوئی خاص بات ہو تو فون کر لیا کرنا"...... بڑے پجاری اشوگا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز — سپیشل نمبر

کروگ

حصہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشر ---------- مظہر کلیم ایم اے
اہتمام ------ محمد ارسلان قریشی
تزئین -------- محمد علی قریشی
طابع --------- سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

کتب منگوانے کا پتہ

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address
arsalan.publications@gmail.com

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب عادت استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

”بیٹھو“...... رسمی سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی وہ اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

”آپ نے اب دانش منزل کو دانستہ نظرانداز کرنا شروع کر دیا ہے۔ آپ کو شاید یاد نہیں رہا ایک ہفتہ بعد آپ آئے ہیں“۔ بلیک زیرو نے باقاعدہ شکایت کرتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”ہمارے ایک شاعر داغ نے بڑا خوبصورت شعر کہا ہے کہ داغ پر جو صدمے گزرتے ہیں وہ آپ بندہ نواز کیا جانیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ پر صدمے

گزرے ہیں۔ کیسے صدمے"...... بلیک زیرو نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تو موت کا ذائقہ چکھ کر واپس لوٹا ہوں۔ اگر ٹائیگر اور جوزف عین وقت پر نہ پہنچ جاتے تو اب تک ذائقوں کا حساب کتاب دے کر بھی فارغ ہو چکا ہوتا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑ سا گیا۔

"کیا یہ بھی آپ کا مذاق ہے یا"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ میرا نہیں کروگ دیوتا کے پجاری کا مذاق تھا اور شکر ہے کہ وہ اپنے مذاق میں کامیاب نہیں ہو سکا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ واقعی سنجیدہ ہیں"...... بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مرنے کی حد تک سنجیدہ"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا ہوا ہے۔ مجھے تو کسی نے بتایا ہی نہیں۔ ہوا کیا ہے"۔ بلیک زیرو نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے پاکیشیا کے کروگ معبد جانے، وہاں بے ہوش ہونے اور پھر کافرستان کے معبد میں ہوش آنے، جسم کے مکمل طور پر بے حس و حرکت ہونے، جسم کو حرکت میں لانے کی اپنی کوششیں اور پھر بھاری جسامت کے

کوے کا سر پر بیٹھ کر اس کی آنکھیں میں چونچ مارنے اور سامنے پجاریوں کے موجود ہوتے کی تمام تفصیل دوہرا دی۔

"یہ۔ یہ سب کیسے ہوا۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ آپ کہہ رہے تھے کہ ٹائیگر اور جوزف اگر وقت پر نہ پہنچتے۔ تو کیا وہ پہنچ گئے۔ لیکن کیسے۔ انہیں کس نے اطلاع دی"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سلیمان کا رابطہ جب میرے ساتھ نہ ہوا تو اس کی چھٹی حس نے الارم بجانا شروع کر دیا اور پھر اس نے ٹائیگر کو سیل فون پر کال کر کے تشویش کا اظہار کیا۔ ٹائیگر نے بھی سلیمان کی اس تشویش کو سنجیدگی سے لیا۔ پھر اس نے معلوم کر لیا کہ میں کار میں اس علاقے میں گیا ہوں جہاں کروگ معبد ہے۔ ٹائیگر نے عقلمندی کی کہ رانا ہاؤس جا کر اس نے جوزف کو ساری بات بتائی اور پھر وہ دونوں وہاں گئے تو وہاں انہیں بتایا گیا کہ میں آیا تھا لیکن پھر واپس چلا گیا ہوں۔ میری کار نجانے انہوں نے کہاں چھپا دی تھی لیکن جوزف کو ان کی باتوں پر یقین نہ آیا تو اس نے رات کو چھاپہ مارا اور ایک پجاری کو وہاں سے اٹھا لیا۔ اس پجاری نے انہیں بتایا کہ میں نے چونکہ کروگ دیوتا کی توہین کی تھی اس لئے بڑا پجاری مجھے بے ہوش کر کے کروگ دیوتا کو قربانی دینے کے لئے چارپائی پر ڈال کر کافرستان معبد جو شاتم علاقے میں ہے، لے گیا ہے۔ پھر ٹائیگر اور جوزف نے ایک اسمگلر کے ذریعے کافرستان جانے کا قریبی راستہ

معلوم کیا۔ اس اسمگلر سے انہوں نے ایک گائیڈ بھی ساتھ لے لیا جو خود اسمگلر تھا۔ پھر انہیں دور سے ڈھول بجنے کی آواز سنائی دی۔ ڈھول کی لے اداسی اور غم کی لے تھی جو افریقہ میں کسی کے مرنے پر بجائی جاتی ہے۔ یہ لے سن کر جوزف سمجھ گیا کہ میری قربانی دی جا رہی ہے۔ ٹائیگر جاتے ہوئے خصوصی اسلحہ ساتھ لے گیا تھا۔ نائٹ ٹیلی سکوپس اور دور مار رائفل بھی ان کے پاس تھی۔ جوزف نے دور مار رائفل لے لی جبکہ ٹائیگر نے مشین پسٹل اور پھر وہ آگے بڑھے۔ مشعلوں کی روشنی میں انہوں نے جو منظر دیکھا ان کے مطابق زمین میں کھونٹے گاڑ کر مجھے ان کے درمیان لٹا کر رسیوں سے مضبوطی سے باندھ دیا گیا تھا۔ سامنے پجاری لائن بنائے کھڑے تھے جبکہ ان کا کروگ دیوتا میرے سر پر بیٹھا تھا اور وہ کسی بھی لمحے میری آنکھ میں اپنی چونچ مار سکتا تھا کیونکہ اسے ٹریننگ یہی دی جاتی ہے کہ قربانی لیتے ہوئے سب سے پہلے انسان کی آنکھیں نوچے۔ پھر اس کی شہ رگ میں چونچ اتار کر خون پی لے اور پھر باقی گوشت نوچ نوچ کر کھائے۔ اس کوے کا خاتمہ کرنے کے لئے اگر مشین پسٹل کا فائر کیا جاتا تو میری آنکھ یا چہرہ زخمی ہو سکتا تھا جبکہ رائفل کی گولی سے ایسا نہ ہو سکتا تھا لیکن اندھیرے میں دور مار رائفل سے اس قدر درست نشانہ کہ صرف وہ کوا ہلاک ہو جائے اور مجھے کوئی نقصان نہ پہنچے ایک ناقابل یقین بات ہے کیونکہ ہاتھ کی معمولی غلط جنبش سے گولی اس کوے کو لگنے

کی بجائے میرے سر میں اتر سکتی تھی لیکن جوزف نے یہ کارنامہ سرانجام دے دیا اور اس کی چلائی ہوئی گولی ٹھیک اس کوے کو لگی اور وہ اچھل کر میری سائیڈ پر جا گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ہلاک ہو گیا۔ اس وقت ٹائیگر نے مجھے بچانے کے لئے ایک اور کارنامہ سرانجام دیا۔ پجاریوں کی قطار میں ایک یورپی نژاد آدمی موجود تھا جس کے ہاتھ میں مشین پسٹل بھی تھا۔ اس نے پینٹ اور لیدر جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ کوے کو گولی لگتے ہی وہ یورپی آدمی ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل سے مجھ پر فائر کھول سکتا تھا اس طرح بھی میرا خاتمہ ہو جاتا لیکن ٹائیگر پہلے سے اس خطرے کو سمجھ گیا تھا۔ جیسے ہی کوے کو گولی لگی ٹائیگر نے اس یورپی پر فائر کھول دیا اور پھر باقی پجاریوں کو ختم کیا۔ جوزف نے ڈھول والوں کو اڑا دیا۔ اس طرح وہاں موجود سب افراد ہلاک ہو گئے تو جوزف نے مجھے رسیوں سے رہائی دلائی اور پھر مجھے اپنے کاندھے پر اٹھا لیا۔ میرا جسم مکمل طور پر بے حس و حرکت تھا۔ صرف گردن سے اوپر کا حصہ حرکت کر سکتا تھا اور میں بول سکتا تھا، سن سکتا تھا، سمجھ سکتا تھا لیکن حرکت نہ کر سکتا تھا۔ مجھے لا کر کار کی عقبی سیٹ پر لٹا دیا گیا اور جوزف کو میں نے بتایا تھا کہ میں نے سنا تھا کہ بڑے پجاری نے کسی جھاڑی کے کانٹے کی نوک پر موجود زہر کو استعمال کر کے مجھے بے حس و حرکت کیا گیا ہے تو جوزف فوراً سمجھ گیا اور پھر ایک جگہ کار روک کر وہ کار سے اتر گیا اور پھر کہیں سے دو گہرے رنگوں کی

چھپکلیاں پکڑ لایا اور دونوں چھپکلیاں اس تے یکے بعد دیگرے میری پنڈلی پر ڈال دیں۔ انہوں نے مجھے کاٹا۔ ان کا زہر اس قدر تیز تھا کہ اس نے کانٹے کے زہر کا خاتمہ کر دیا اور پھر مجھے بے حد پسینہ آیا اور میرے جسم میں حرکت عود کر آئی اور پھر واپس دارالحکومت تک پہنچتے پہنچتے میں بالکل ٹھیک ہو گیا‘‘...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا جبکہ بلیک زیرو ایسے سن رہا تھا جیسے بچے کوئی دلچسپ اور پراسرار کہانی سنتے ہیں۔

’’یہ سب کچھ ہوا اور یہاں کسی کو پتہ ہی نہیں۔ لیکن وہ یورپی کون تھا اور کیوں وہاں موجود تھا اور دوسری بات یہ کہ آپ کو کیسے اس کروگ دیوتا کے بارے میں معلوم ہوا اور آپ کیوں وہاں اکیلے پہنچ گئے‘‘...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’میں نے ایک تصویری نمائش میں ایک تصویر دیکھی جس میں ایک لڑکی رسیوں سے بندھی پڑی تھی اور ایک بھاری جسامت کا کوا اس لڑکی کے سر پر بیٹھا تھا۔ اس لڑکی کے چہرے پر جو بے بسی، لاچارگی اور خوف طاری تھا اس نے مجھے چونکا دیا۔ پھر اس تصویر کو کھینچنے والا بھی مل گیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ یہ لڑکی کروگ دیوتا پر قربان کی جا رہی ہے تو میں حیران رہ گیا کہ اس جدید دور میں بھی انسانوں کی قربانی دی جاتی ہے۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ پھر مجھے یاد آیا کہ اس لڑکی کے گلے میں جو مخصوص ہار ہے وہ میں نے کافی لوگوں کے گلے میں دیکھا تھا۔ یہ

ایک علیحدہ فرقہ تھا۔ میں وہاں پہنچ گیا۔ وہاں سے معلومات ملیں کہ یہ کروگی فرقہ ہے اور اس کا معبد فلاں علاقے میں ہے اور وہاں اب بھی انسانی جان کی قربانی دی جاتی ہے۔ یہ فرقہ کوے کی پوجا کرتا ہے جسے کروگ کہا جاتا ہے۔ میں معلومات حاصل کرنے وہاں گیا۔ وہاں واقعی کروگ معبد موجود تھا۔ بڑے پجاری سے ملاقات کی۔ وہ مجھے معبد میں لے گیا اور پھر اچانک مجھے بے ہوش کر دیا گیا اور پھر مجھے کافرستانی معبد میں ہوش آیا۔ اس کے بعد کیا ہوا وہ میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’آپ نے اس یورپی کی وہاں موجودگی کے بارے میں نہیں بتایا‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’اس کا ابھی تک علم نہیں ہو سکا۔ البتہ اس کی جیبوں سے جو کاغذات ٹائیگر نے نکالے ہیں اس کے مطابق اس کا نام رابرٹ تھا اور اس کا تعلق یورپی ملک فان لینڈ کے دارالحکومت سنا کی سے ہے لیکن وہ یہاں کیوں موجود تھا یہ ابھی پتہ نہیں چل سکا۔ البتہ ٹائیگر نے اس کی ایک خفیہ جیب سے ایک کارڈ برآمد کیا تھا جو بالکل سادہ ہے۔ اس پر کوئی تحریر نہیں ہے۔ اس کو چیک کرنے میں یہاں آیا ہوں‘‘...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

’’تم چائے بناؤ میں لیبارٹری میں اسے چیک کر کے آتا ہوں‘‘...... عمران نے جیب سے ایک سفید رنگ کا کارڈ نکال کر

ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جو لیبارٹری میں کھلتا تھا۔ عمران نے تقریباً ایک گھنٹہ لیبارٹری میں گزارا اور پھر واپس آ گیا۔

''میں چائے لے آتا ہوں۔ میں نے اسی لئے فلاسک میں ڈال دی تھی کہ نجانے آپ کتنی دیر لیبارٹری میں گزار دیں''۔ بلیک زیرو نے کہا اور اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران کرسی پر بیٹھ کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے کارڈ کو غور سے دیکھنے لگا جس پر اب سیاہ رنگ کے الفاظ واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔ پھر اس نے کارڈ کو اپنے سامنے میز پر رکھ دیا۔ اسی لمحے بلیک زیرو دونوں ہاتھوں میں کپ اٹھائے واپس آیا۔ اس نے ایک کپ عمران کے سامنے رکھا اور دوسرا کپ اٹھائے وہ میز کی دوسری طرف موجود اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ کپ اس نے میز پر رکھ دیا۔

''عمران صاحب۔ کارڈ کا کیا ہوا''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اپنے سامنے رکھے ہوئے کارڈ کو اٹھا کر بلیک زیرو کے سامنے رکھ دیا۔

''خود چیک کر لو''...... عمران نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے چائے کی چسکی لے کر کپ واپس میز پر رکھ دیا۔ بلیک زیرو نے کارڈ اٹھایا اور اس پر موجود الفاظ کو غور سے پڑھنے لگا۔

''ڈبل ریڈ۔ یہ کیا۔ یہ کوئی خفیہ نام ہے''...... بلیک زیرو نے

کہا۔

''ہاں۔ لگتا تو ایسا ہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ کوئی خفیہ تنظیم یا خفیہ ایجنسی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اور یقیناً اس کا تعلق فان لینڈ سے ہی ہو گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ وہ سرخ جلد والی ڈائری دینا۔ شاید کوئی بات بن جائے''...... عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے اس نے سرخ جلد والی ایک ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کھولی اور پھر اسے جستہ جستہ دیکھنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر بعد اس کی نظریں ایک صفحے پر جم گئیں۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائری بند کی اور اسے میز پر رکھ کر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

''فان لینڈ کا یہاں سے رابطہ نمبر اور فان لینڈ کے دارالحکومت ستاکی کا رابطہ نمبر دے دیں''...... عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ عمران سمجھ گیا کہ انکوائری آپریٹر اب کمپیوٹر سے چیک کر کے بتائے گی۔

''کیا آپ لائن پر ہیں جناب''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے دونوں نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ تیسری گھنٹی پر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس میکم کلب"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ میکم سے میری بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"سوری۔ نام دوبارہ بتائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"...... اس بار عمران نے رک رک کر اپنا نام اور ڈگریاں بتاتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میکم بول رہا ہوں"...... تھوڑی دیر بعد ایک بھاری لیکن قدرے بلغم زدہ آواز سنائی دی جس سے واضح طور پر معلوم ہوتا تھا کہ بولنے والا ادھیڑ عمر آدمی ہے۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) فرام پاکیشیا"...... عمران نے ایک بار پھر اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ارے واہ۔ تم عمران۔ تم۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ فون آپریٹر نجانے کیا کہہ رہی تھی۔ میری سمجھ میں ہی نہ آ رہا تھا۔ سنو۔ میں تم سے سخت

ناراض ہوں۔ تم نے مجھے طویل عرصے سے فون ہی نہیں کیا"۔ میکم نے بڑے اپنائیت بھرے لہجے میں کہا۔

"اور تم تو مجھے فون کر کر کے غریب ہو چکے ہو۔ اب بھی میں نے ہی فون کیا ہے۔ چاہے پانچ سال بعد ہی کیا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پانچ سال پہلے جب تم نے مجھ پر احسان کیا تھا تو میں سوچتا تھا کہ تمہیں روز فون کر کے تمہارا شکریہ ادا کیا کروں گا لیکن تم نے مجھے اپنا فون نمبر ہی نہیں بتایا۔ اب بولو۔ میں کیا کر سکتا تھا"۔ میکم نے شکایت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا کی انکوائری کو میرا نام بتا کر نمبر معلوم کر لینا تھا لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم جیسا کنجوس آدمی مجھے فون کر کے رقم ضائع نہیں کر سکتا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے میکم بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تم ویسے کے ویسے ہی ناٹی بوائے ہو عمران۔ وکٹوریا تمہیں بے حد یاد کرتی تھی۔ اس کی جان تم نے بچائی تھی اور پھر تمہاری شرارتی باتیں۔ وہ تمہیں بہت یاد کرتی تھی"...... میکم نے کہا۔

"کرتی تھی کا کیا مطلب ہوا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ڈیڑھ سال پہلے وہ ایک کار ایکسیڈنٹ میں جاں بحق ہو چکی ہے۔ اب تو صرف اس کی یادیں رہ گئی ہیں"...... میکم نے افسردہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ویری سیڈ۔ مجھے یہ سن کر بے حد دکھ ہوا ہے"...... عمران نے بھی افسوس کرتے ہوئے کہا۔

"بس تقدیر سے کوئی نہیں لڑ سکتا۔ تم بتاؤ۔ کیسے فون کیا ہے"۔ میکم نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ایک یورپی نژاد یہاں پاکیشیا میں ہلاک ہوا ہے۔ اس کی جیب سے جو کاغذات ملے ہیں ان کے مطابق اس کا نام رابرٹ ہے اور اس کا تعلق سناکی سے ہے۔ اس کی جیب سے ایک کارڈ بھی ملا ہے جس پر خفیہ سیاہی سے ڈبل ریڈ درج ہے۔ کیا تم اس بارے میں کچھ جانتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"رابرٹ کے بارے میں تو مجھے معلوم نہیں ہے البتہ ڈبل ریڈ کے بارے میں سنا ہوا ہے کہ یہودیوں کی کوئی خفیہ تنظیم ہے۔ بس اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے اور یہ بھی سنی سنائی بات ہے کیونکہ جب سے وکٹوریا ہلاک ہوئی ہے میں نے ہر قسم کے معاملات سے ہاتھ کھینچ لیا ہے"...... میکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی ٹپ جس سے مزید معلومات مل سکیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایک آدمی ہے جس کا نام کابیری ہے۔ اسے یقیناً اس بارے میں معلوم ہو گا لیکن وہ معاوضہ لے کر ہی معلومات دے گا کیونکہ یہ اس کا پیشہ ہے"...... میکم نے کہا۔

"معلومات بااعتماد ہوں گی یا"...... عمران نے سوالیہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس معاملے میں اس کا ریکارڈ اچھا ہے۔ آج تک کسی سے اس بارے میں کوئی شکایت نہیں سنی۔ اگر تم کہو تو میں اسے فون کر کے کہہ دیتا ہوں۔ وہ تم سے تعاون کرے گا۔ معاوضہ میں دے دوں گا"...... میکم نے کہا۔

"ارے نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ معاوضہ اسے مل جائے گا۔ تم اسے اپنی ضمانت دے دو کہ وہ مجھے فون پر معلومات مہیا کر دے۔ میں اس کے بینک اکاؤنٹ میں آن لائن رقم بھجوا دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہولڈ کرو۔ اس کا فون نمبر چیک کر کے میں بتاتا ہوں"...... میکم نے کہا اور پھر فون پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو عمران۔ کیا تم لائن پر ہو"...... چند لمحوں بعد میکم کی آواز سنائی دی۔

"لائن پر نہیں کرسی پر ہوں"...... عمران نے جواب دیا تو میکم بے اختیار ہنس پڑا۔

"یو ناٹی بوائے، لکھو نمبر"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے لہجے مین کہا گیا اور پھر ایک نمبر بتا دیا۔

"دس منٹ بعد کابیری کو فون کر کے میرا ریفرنس دے دینا اور اپنا نام پرنس بتانا۔ یہ لمبا چوڑا ڈگریوں سمیت نام اس کی سمجھ میں

نہیں آئے گا''...... میکم نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ارے۔ میں سوچ رہا تھا ڈائریکٹ کنگ بن جاؤں مگر تم مجھے پرنس بنانے پر مصر ہو تو پھر ٹھیک ہے۔ اب تمہارا کہا تو نہیں ٹالا جا سکتا''...... عمران نے کہا۔

''اس تعریف کا شکریہ۔ گڈبائی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''آپ نے اس ایڈریس پر رابطہ نہیں کیا جو اس رابرٹ کے کاغذات میں اس کا دیا ہوا ہو گا''...... بلیک زیرو نے عمران کے رسیور رکھتے ہی کہا۔

''رانا ہاؤس پہنچ کر سب سے پہلے میں نے یہی کام کیا تھا لیکن ایڈریس اور فون نمبر فرضی نکلے تھے''...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''سٹار نیٹ ورک''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میں پاکیشیا سے پرنس بول رہا ہوں۔ کابیری سے بات کرائیں۔ میکم کلب کے میکم کا ریفرنس بھی دیں''...... عمران نے کہا۔

''پاکیشیا کہاں ہے''...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے

میں پوچھا گیا۔

''براعظم ایشیا میں ہے محترمہ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ہیلو۔ کابیری بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے پرنس بول رہا ہوں۔ جناب میکم نے آپ کو میرے بارے میں فون کیا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ فرمایئے۔ آپ کو کس بارے میں معلومات چاہئیں''۔ کابیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ایک تنظیم ہے ڈبل ریڈ۔ اس سے ایک آدمی کا تعلق ہے جس کا نام رابرٹ ہے۔ ان کے بارے میں''...... عمران نے کہا۔

''کس قسم کی معلومات چاہئیں آپ کو''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ڈبل ریڈ تنظیم کیا ہے۔ اس کا دائرہ کار کیا ہے۔ اس کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے۔ اس کا سربراہ کون ہے اور یہ رابرٹ کون ہے۔ یہ کیا کرتا ہے۔ رابرٹ ان دنوں کافرستان میں موجود ہے۔ وہاں کیا کرنے گیا ہے اور اس کے مقاصد کیا ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوری پرنس۔ اس تنظیم کے بارے میں محدود معلومات تو مل سکتی ہیں تفصیلی معلومات نہیں کیونکہ یہ دنیا کی انتہائی خطرناک تنظیم ہے۔ باقی رہا رابرٹ تو وہ ڈبل ریڈ تنظیم کا سپیشل ایجنٹ ہے۔ اس بارے میں معلومات مل سکتی ہیں کہ وہ کافرستان کیا مقاصد لے کر گیا ہے لیکن ان معلومات کے لئے بھی معاوضہ ایک لاکھ ڈالرز ہو گا"...... کابیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک لاکھ ڈالرز بے شک لے لیں لیکن ایک لاکھ ڈالرز جتنی معلومات تو مہیا کریں"...... عمران نے کہا۔

"اس سے زیادہ کی مل جائیں گی اور یہ بھی صرف میکم کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ انہوں نے آپ کی بھرپور سفارش کی ہے ورنہ ہم دس لاکھ ڈالرز سے کم کوئی معلومات اس تنظیم کے بارے میں مہیا نہیں کرتے"...... کابیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلیں جس قدر زیادہ سے زیادہ معلومات ہو سکیں وہ مہیا کر دیں اور اپنے بینک اکاؤنٹ کی تفصیل بتا دیں۔ میکم نے ضمانت دے دی ہو گی۔ رقم آپ کو پہنچ جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ نوٹ کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر بینک اکاؤنٹ کے بارے میں اس نے تفصیل بتا دی۔

"او کے۔ اب آپ معلومات دے دیں۔ معاوضہ آپ کو مل جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ ایک گھنٹے بعد دوبارہ کال کریں۔ اس دوران ہم کوشش

کریں گے کہ زیادہ سے زیادہ آپ کے مطلب کی معلومات مہیا کر دیں"...... کابیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ کا کیا خیال ہے عمران صاحب کہ ڈبل ریڈ اور یہ رابرٹ کس چکر میں ہو سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے اس پر بہت سوچا ہے لیکن کوئی بات سمجھ میں نہیں آ رہی۔ بظاہر کوئی مقصد نظر نہیں آتا۔ رابرٹ کا کافرستان کے اس معبد میں پہنچنا اور پھر پجاریوں کی قطار میں اس پوزیشن میں کھڑے ہونا کہ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل پکڑا ہوا ہو، اس سے تو یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ وہ میرے خاتمے کے لئے وہاں پہنچا تھا۔ مشین پسٹل اس نے اس لئے پکڑا ہوا تھا کہ اگر کروگ کوا ناکام رہے یا ناکام کر دیا جائے تو وہ مجھے فوری طور پر ہلاک کر سکے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اسے کیسے یہ معلوم ہوا کہ آپ کی کافرستان کے اس پہاڑی علاقے میں قربانی دی جا رہی ہے اور وہ بروقت پہنچ بھی گیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لگتا تو ایسا ہے کہ ڈبل ریڈ کا تعلق کروگ دیوتا کے پجاریوں سے ہے لیکن اس کے پیچھے کوئی ایسا مقصد سامنے نہیں آیا ہے کہ ان دونوں کے اس قدر گہرے تعلق کی وجہ معلوم ہو سکے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ یورپی لوگ دیوتاؤں کے چکر میں تو پڑتے نہیں۔ یہ تو مادیت کے قائل ہوتے ہیں اس لئے اس کے پیچھے کوئی مادی مفاد ہے جس کی وجہ سے یہ لوگ آپ کے خلاف کارروائی کے لئے کافرستان پہنچے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور کابیری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور پھر کابیری سے رابطہ ہو گیا۔

"کیا رپورٹ ہے ڈبل ریڈ کے بارے میں"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈبل ریڈ یہودیوں کی خفیہ تنظیم ہے۔ اس تنظیم کا دائرہ کار یورپی ممالک اور ایکریمیا تک ہی محدود ہے لیکن خصوصی معاملات میں پوری دنیا میں یہ تنظیم کام کرتی ہے اور یہ تنظیم ہر قسم کا کام کرتی ہے۔ بڑی بڑی لیبارٹریوں کو تباہ کرنا، بڑے بڑے خاص افراد کی ہلاکت اور اس جیسے بے شمار کام یہ تنظیم کرتی ہے۔ اس کا ہیڈکوارٹر سناکی میں ہے لیکن کسی کو اس کے محل وقوع کا علم نہیں ہے اور نہ ہی اس کے چیف کے بارے میں کوئی جانتا ہے۔ جہاں تک رابرٹ کا تعلق ہے تو وہ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کافرستان گیا تھا اور اب معلوم ہوا ہے کہ کسی نے اسے ہلاک کر دیا ہے اور اب وہ زندہ نہیں ہے۔ وہ ڈبل ریڈ کا سپیشل ایجنٹ تھا۔ رابرٹ کی موت سے ڈبل ریڈ کو بہت بڑا دھچکا پہنچا ہے۔ بس اس سے زیادہ معلومات

مہیا نہیں کی جا سکتیں۔ معاوضہ بھجوا دیں۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اب ہمیں خود ہی معلوم کرنا پڑے گا کہ ڈبل ریڈ کیوں کروگ فرقے کے ساتھ شامل ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیسے معلوم کریں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کافرستانی معبد کے بڑے پجاری سے معلومات مل جائیں گی"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ہاں۔ آپ درست کہہ رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران مسکراتا ہوا واپس مڑ گیا۔

جیپ تیزی سے ناہموار علاقے سے گزرتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر جیگر اور سائیڈ سیٹ پر کارمن بیٹھا ہوا تھا۔ سیٹھ یعقوب کو ٹرانسپورٹ کا بڑا ٹھیکہ دلوا کر جیگر اس کا منیجر بن گیا تھا جبکہ کارمن اپنے مخصوص مقصد کے لئے جدوجہد کر رہا تھا۔

”یہاں پانی کہاں سے آتا ہے اور کب آتا ہے۔ اب تو یہاں خطرہ بھی نہیں رہا۔ پھر یہ پل کیوں بنائے جا رہے ہیں“...... کارمن نے کہا تو جیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم پہلی بار یہاں آئے ہو جبکہ مجھے یہاں رہتے ہوئے آٹھ سال گزر چکے ہیں اور میں اب مقامی زبان نہ صرف اچھی طرح سمجھتا ہوں بلکہ آسانی سے بول بھی لیتا ہوں اس لئے مجھے یہاں کے لوگوں اور اس ملک کے پس منظر کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہو

گیا ہے۔ کافرستان اور پاکیشیا پہلے ایک ہی ملک تھا لیکن پھر پاکیشیا علیحدہ ملک بن گیا۔ اس کے بعد کافرستان اور پاکیشیا ایک دوسرے کے دشمن ملک بن گئے۔ پاکیشیا میں آنے والے بیشتر دریا کافرستان کی حدود سے پاکیشیا میں داخل ہوتے ہیں۔ پھر بین الاقوامی طور پر معاہدہ ہوا اور چند دریاؤں پر کافرستان کو ڈیم بنانے کی اجازت مل گئی اور ایسا ہی ہوا اور کافرستان نے ڈیم بنا کر دریاؤں کا پانی بند کر دیا لیکن جب پانی ان کے ڈیموں سے بھی بڑھ جاتا تو وہ پانی اچانک پاکیشیا جانے کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اب یہاں یہ ہوا کہ جب دریا ختم ہو گئے تو دریائی زمین فارغ ہو گئی جس پر لوگوں نے فصلیں کاشت کر لیں۔ رہائشیں رکھ لیں لیکن جب کافرستان پانی چھوڑتا ہے تو یہاں سیلاب کی صورت میں بڑی تباہی آتی ہے اور بعض مقامات پر پل نہ ہونے کی وجہ سے پاکیشیا کے مختلف علاقوں کے درمیان رابطے ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ اب حکومت نے ان علاقوں میں مکانات یا آبادی نہ بنانے کا قانون پاس کر دیا ہے اس لئے یہ اراضی ایسے ہی پڑی ہے۔ اب حکومت نے دو پلوں کی منظوری اس لئے دی ہے کہ یہاں جب بھی کافرستان سے پانی آتا ہے تو اس علاقے میں پل نہ ہونے کی وجہ سے رابطے ختم ہو جاتے ہیں“...... جیگر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”مشینری ٹھیک کام کر رہی ہے یا نہیں“...... کارمن نے کہا۔

''بہت اچھے انداز میں کام ہو رہا ہے۔ میں نے مقامی لوگوں کا داخلہ اس طرف بند کیا ہوا ہے جدھر سرنگ لگائی جا رہی ہے۔ وہاں ہمارے یورپی لوگ کام کر رہے ہیں''...... جگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن وہاں تو کافی لوگوں کو کام کرنا پڑ رہا ہو گا۔ ایسی صورت میں وہاں اس قدر غیر ملکی دیکھ کر کہیں حکومت نہ چونک پڑے۔ بہرحال یہ حساس علاقہ ہو گا۔ اینٹی جیوش میزائل کی فیکٹری قریب ہی ہے''...... کارمن نے کہا۔

''دو میلوں سے کافی دور ہے یہ فیکٹری اور وہاں اوپر باقاعدہ خاردار تاریں لگا کر ملٹری بیس کیمپ بنایا گیا ہے تاکہ وہاں سے کوئی غیر متعلقہ آدمی کسی بھی طرح اندر نہ جا سکے لیکن ہماری سرنگ اس قدر خاموشی اور خفیہ انداز میں تیار ہو رہی ہے کہ انہیں تصور تک نہیں ہو سکتا کہ یہاں ایسا کام بھی ہو سکتا ہے۔ جہاں تک کافی تعداد میں غیر ملکیوں کا تعلق ہے تو تمام کام جدید ترین مشینری سے ہو رہا ہے اور آدمی چند ہی ہیں جو اسے آپریٹ کر رہے ہیں۔ اصل مسئلہ سرنگ سے نکلنے والی مٹی کو کھپانا ہے اور اسے اس انداز میں کھپایا جا رہا ہے کہ کسی کو معلوم ہی نہیں ہو رہا کہ یہاں فالتو مٹی کہاں سے آ رہی ہے''...... جگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سرنگ ابھی کتنی بن چکی ہے اور کتنی بقایا رہتی ہے''...... کارمن نے پوچھا۔

''ابھی تو صرف ایک چوتھائی بنی ہے اور تین چوتھائی باقی ہے''۔ جگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مزید کتنا وقت لگے گا''...... کارمن نے پوچھا۔

''جس رفتار سے کام ہو رہا ہے تو مزید دو ہفتے لگ جائیں گے''...... جگر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کارمن کی جیب سے سیل فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو کارمن نے چونک کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور سیل فون نکال کر اس کی سکرین دیکھنے لگا۔

''چیف کی کال۔ حیرت ہے''...... کارمن نے کہا اور سیل فون کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

''کارمن بول رہا ہوں چیف''...... کارمن نے بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

''کارمن۔ تم اس وقت کہاں ہو''...... چیف نے کہا۔ اس کی آواز لاؤڈر کی وجہ سے جگر بھی سن رہا تھا۔ یقیناً کارمن نے خصوصی طور پر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا۔

''میں پاکیشیا میں ہوں اور یہاں جگر کے ساتھ مل کر برج سپاٹ پر جا رہا ہوں۔ جگر ٹھیکیدار کا منیجر ہے''...... کارمن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اصل کام کا کیا ہوا ہے''...... چیف نے گول مول سے لہجے میں کہا۔

"کام ہو رہا ہے اور جیگر کے مطابق بہترین انداز میں ہو رہا ہے۔ میں معائنہ کرنے خود وہاں جا رہا ہوں چیف"...... کارمن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کام کو تیز کرو لیکن معاملات کو کسی صورت بھی اوپن نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اگر حکومت پاکیشیا یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو معمولی سی بھنک بھی پڑ گئی تو وہ پوری قوت سے ٹوٹ پڑیں گے"...... چیف نے کہا۔

"چیف۔ کام کو انتہائی محفوظ انداز میں کیا جا رہا ہے۔ آپ فکر مت کریں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ابہام تو نہیں ہو سکتا۔ ان کے تصور میں بھی نہ ہو گا"...... کارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم نہیں ہے کہ یہاں ایک اہم معاملہ بن کر بگڑ چکا ہے"...... چیف نے کہا تو کارمن کے ساتھ ساتھ جیگر بھی اچھل پڑا۔

"کون سا معاملہ چیف"...... کارمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا کے کروگ معبد کے بڑے پجاری کے پاس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا دنیا کا سب سے خطرناک ایجنٹ پہنچا اور ان کی انسانی قربانی کے سلسلے میں پوچھ گچھ شروع کر دی تو بڑے پجاری نے اسے بے ہوش کر دیا۔ چونکہ وہ خود اس کی قربانی وہاں نہ دے سکتا تھا کیونکہ تین ماہ میں ایک قربانی دی جا

سکتی ہے اور دو ماہ پہلے قربانی دی جا چکی تھی اس لئے اس نے اس بے ہوش عمران کو اپنے پجاریوں کے ذریعے کافرستان کے کروگ معبد پہنچا دیا۔ وہاں کے بڑے پجاری سے مل کر اس عمران کی قربانی دی جانی تھی کہ رابرٹ کو اطلاع مل گئی۔ رابرٹ نے وہاں جانے کی خواہش ظاہر کی کہ اگر عمران کی قربانی دے دی گئی تو وہ اس کی لاش لائے گا تاکہ یہودیوں کو جو اسے اپنا دشمن نمبر ایک سمجھتے ہیں دکھائی جا سکے اور اگر کسی وجہ سے ایسا نہیں ہوتا تو پھر وہ خود ہی عمران کا خاتمہ کر دے کیونکہ عمران کا خاتمہ پوری دنیا کے یہودیوں کی سب سے بڑی خواہش ہے۔ چنانچہ میں نے نہ صرف اسے اجازت دے دی بلکہ کافرستان کے بڑے پجاری کو مرکزی معبد کے بڑے پجاری کے ذریعے یہ پیغام بھجوا دیا کہ وہ رابرٹ کے وہاں پہنچنے تک قربانی نہ دے اور پھر رابرٹ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے وہاں پہنچ گیا لیکن پھر جو اطلاع ملی اس نے مجھے پریشان کر دیا ہے"...... چیف نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا اطلاع ہے چیف"...... کارمن نے چونک کر کہا۔

"رابرٹ کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... چیف نے کہا تو کارمن کا چہرہ جیسے بگڑ سا گیا۔

"کیا۔ کیا چیف۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ رابرٹ ہلاک ہو گیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ تو ہمارا سپیشل ایجنٹ تھا۔ اس نے تو بے شمار کارنامے سرانجام دیئے تھے"...... کارمن نے بے حد جذباتی

انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تمہارے جذبات بھی میرے جیسے ہی ہیں۔ جب میں نے یہ خبر سنی تھی تو میں بھی ایسے ہی جذباتی ہو گیا تھا لیکن حقیقت بہرحال حقیقت ہی ہوتی ہے۔ رابرٹ کو واقعی ہلاک کر دیا گیا ہے''...... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

''لیکن یہ سب ہوا کیسے۔ کس نے رابرٹ کو ہلاک کیا ہے اور کیسے۔ وہ تو بے حد تیز اور ہوشیار آدمی تھا''...... کارمن نے کہا۔

''جو مصدقہ رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق اس عمران کو کسی جھاڑی کے کانٹے کے زہر کی بناء پر مکمل طور پر بے حس و حرکت کر دیا گیا تھا۔ رابرٹ نے بھی چیک کیا تھا۔ وہ مکمل طور پر بے حس و حرکت تھا لیکن اس کے باوجود رابرٹ نے مشین پسٹل ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا اور وہ اس عمران سے صرف دس فٹ کے فاصلے پر موجود تھا تاکہ اگر کوئی بھی گڑبڑ ہو تو وہ خود اس عمران کے جسم میں مشین پسٹل کی تمام گولیاں اتار دے۔ پھر اس کے سامنے اس کوے کو جسے کروگ دیوتا کہا جاتا ہے، لا کر عمران کے سر پر بٹھا دیا گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ کروگ دیوتا عمران کی آنکھ میں اپنی چونچ مارتا کہیں سے دور مار رائفل کا فائر ہوا اور رات کے وقت بھی نشانہ اس قدر درست تھا کہ گولی اس کروگ دیوتا کو ہی لگی اور وہ اچھل کر نیچے جا گرا۔ پھر اس سے پہلے کہ رابرٹ اس افتاد کو سمجھتا فائرنگ شروع ہو گئی اور سب سے پہلے گولیاں رابرٹ کو ماری گئیں اور یہ

سارا کام صرف دو آدمیوں نے کیا۔ رپورٹ کے مطابق ان دونوں آدمیوں میں سے ایک افریقی حبشی تھا اور دوسرا مقامی آدمی تھا اور پھر وہ اس عمران کو اٹھا کر چلے گئے اور اس طرح رابرٹ کو ہلاک کر دیا گیا''...... چیف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''حیرت انگیز لوگ ہیں یہ چیف''...... کارمن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس لئے میں نے کال کی ہے تاکہ تمہیں الرٹ کر سکوں کہ تم ہر طرح سے ہوشیار رہنا''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ ہم ہوشیار ہیں اور اب مزید ہوشیار ہو جائیں گے۔ ویسے ہم سے ان کا کوئی تعلق تو نہیں بنتا۔ کہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور کہاں خشک دریاؤں پر برج بنانے کا کام''...... کارمن نے کہا۔

''لنک بنتا ہے کارمن۔ اپنے ذہن کو استعمال کرو۔ یہ عمران بے حد شاطر ذہن کا مالک ہے''...... چیف نے کہا۔

''کیسے لنک ہو گیا ہے باس''...... کارمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا میں کروگ دیوتا کے معبد کے بڑے پجاری نے عمران کے خلاف کارروائی کی۔ وہ اسے بے ہوش کر کے اٹھا کر کافرستان لے گیا۔ وہاں اسے ہلاک کرنے کی کارروائی کی گئی جس سے وہ بچ گیا۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ پاکیشیا کے معبد کا پجاری تو کافرستان میں

ہی دوسرے پجاریوں کے ساتھ ہلاک ہو چکا ہے لیکن اب عمران اس معبد کے دوسرے پجاریوں پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑے گا''...... چیف نے کہا۔

''وہ کیا کرے گا چیف۔ زیادہ سے زیادہ تمام پجاریوں کو ہلاک کر دے گا اور معبد کو تباہ کر دے گا لیکن اس سے ہمیں کیا فرق پڑتا ہے''...... کارمن نے کہا۔

''میری بات مکمل ہونے دیا کرو۔ میں یہ سب کچھ اس لئے تمہیں سمجھا رہا ہوں کہ انتہائی اہم ترین مشن تمہارے سپرد کیا گیا ہے''...... چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سوری چیف''...... کارمن نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا۔

''عمران صرف پجاریوں کے خلاف ہی کارروائی نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ پاکیشیا میں کروگ دیوتا کے ماننے والوں یا کم از کم ان لوگوں کو جو دیوتا کو انسانی قربانی دینے میں ملوث ہیں تلاش کرے گا اور پلوں کا ٹھیکہ سیٹھ اعظم کے پاس ہے جو کروگ دیوتا کو دو انسانی جانوں کی قربانی دے چکا ہے۔ اس کا ڈرائیور یعقوب ہے جو اس ٹرانسپورٹ کا ٹھیکیدار ہے۔ اگر عمران کو ان دونوں کا سراغ مل گیا تو وہ ان کے پیچھے لگ جائے گا اور ایک چکر بھی اس نے برجوں کا لگا لیا تو سرنگ بھی اس کے سامنے آ جائے گی۔ پھر کیا نتیجہ نکلے گا یہ تم بہتر سمجھ سکتے ہو''...... چیف نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے

کہا۔

''آپ واقعی بے حد دور اندیش ہیں چیف۔ آپ کا ذہن واقعی کمال کا ہے۔ آپ نے درست تجزیہ کیا ہے تو اب کیا کیا جائے۔ آپ کوئی ہدایات دیں''...... کارمن نے کہا۔

''سیٹھ اعظم، ٹھیکیدار یعقوب اور اس کا بھائی جو کروگ دیوتا کو ماننے والے ہیں تینوں کو انڈر گراؤنڈ کر دو تاکہ وہ عمران کو دستیاب نہ ہو سکیں''...... چیف نے کہا۔

''انہیں ہلاک نہ کر دیا جائے چیف''...... کارمن نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ اس طرح افراتفری پھیل جائے گی۔ ہر کوئی ٹھیکوں پر قبضہ کرنے کی کوشش میں لگ جائے گا اور کام بند ہو جائے گا۔ انہیں یا تو ملک سے باہر بھجوا کر کہیں قید کرا دو یا ویسے ہی انڈر گراؤنڈ کرا دو۔ بہرحال ان تک عمران یا اس کا کوئی ساتھی نہ پہنچ سکے''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ ویسے ایک درخواست ہے کہ کیوں نہ میں اپنے سیکشن کو کال کر کے اس عمران کے خلاف کارروائی شروع کرا دوں۔ مجھے یقین ہے کہ ہم پہلی ہی کوشش میں اسے ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے''...... کارمن نے کہا۔

''نہیں۔ وہ تمہارے ذریعے اصل مشن تک پہنچ جائے گا۔ میں نے مرکزی معبد کے بڑے پجاری کو کہہ دیا ہے۔ اس کے پاس

پجاریوں کا ایک خصوصی گروپ موجود ہے جو بظاہر عام سے لوگ ہیں لیکن درحقیقت وہ انتہائی خطرناک قاتل بھی ہیں۔ انہیں کروگی جلاد کہا جاتا ہے۔ بڑا مرکزی پجاری ان جلادوں کو عمران کے خلاف استعمال کرے گا اور جلد ہی ہم عمران کی موت کے بارے میں سن لیں گے۔ تم اپنا کام کرو''۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی''۔۔۔۔ کارمن نے کہا۔

''اوکے۔ گڈ بائی''۔۔۔۔ چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کارمن نے فون آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔ اسی لمحے ڈرائیونگ سیٹ پر موجود جیگر نے کار ایک بڑے سے احاطے میں جہاں خاصی ہیوی مشینری سے لدے ہوئے ٹرک اور دوسری گاڑیاں موجود تھیں، روک دی۔

''آؤ کارمن۔ ہم سپاٹ پر پہنچ گئے ہیں''۔۔۔۔ جیگر نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے کارمن سے کہا اور کار سے نیچے اتر گیا۔ کارمن بھی سر ہلاتا ہوا کار سے نیچے اتر گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ سپاٹ کا چکر لگا کر ایک سائیڈ پر بنے ہوئے جیگر کے کیمپ آفس میں بیٹھے ہوئے تھے۔

''ابھی تو خاصا کام رہتا ہے جیگر''۔۔۔۔ کارمن نے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''جس خفیہ انداز میں کام ہو رہا ہے وہ تم نے دیکھا ہے۔ اصل پرابلم مٹی کا ہے۔ اگر یہاں ڈھیر لگا دیئے گئے تو سب چونک پڑیں

گے کیونکہ بظاہر کام پلوں کی تعمیر کا ہے اور پلوں کے ستونوں کے لئے اتنے بڑے ڈھیر نہیں نکل سکتے اس لئے مٹی کو ساتھ ساتھ پھیلانا اور جمانا پڑتا ہے''۔۔۔۔ جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بہرحال کوشش کرو کہ کام محفوظ بھی ہو اور تیز بھی ہو''۔۔۔۔ کارمن نے کہا تو جیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

مصر کے علاقے اشاہ میں واقع کروگ دیوتا کے مرکزی معبد کا بڑا پجاری اشوگا اپنی رہائش گاہ کے ایک بڑے کمرے میں اونچی پشت کی کرسی پر کسی بادشاہ کے سے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے سیاہ رنگ کا فرغل نما لباس پہنا ہوا تھا۔ سر پر کوے کی چونچ نما سیاہ رنگ کی ٹوپی تھی جس پر سفید رنگ کے دھاگوں سے کوئی خصوصی نشان بنا ہوا تھا۔ آنکھوں پر سیاہ شیشوں والی عینک تھی۔ سامنے فرش پر بچھے ہوئے قالین پر ایک لمبے قد کا دبلا پتلا آدمی جس کا چہرہ اس کی جسامت سے قدرے چھوٹا نظر آ رہا تھا آلتی پالتی مارے اس انداز میں بیٹھا ہوا تھا جیسے کوئی پجاری اپنے دیوتا کے سامنے بیٹھا اس کی پوجا کر رہا ہو۔

”موگی۔ تم کروگی جلادوں کے سربراہ اور بڑے جلاد ہو“۔ بڑے پجاری اشوگا نے سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

”آپ کا غلام اور کروگ دیوتا کا ادنیٰ پجاری ہوں اعلیٰ مقام“۔ موگی نے سر کو زمین تک جھکاتے ہوئے کہا۔

”پاکیشیا کبھی گئے ہو“...... بڑے پجاری اشوگا نے پوچھا۔

”کئی بار گیا ہوں اعلیٰ مقام۔ میرا کاروبار ہی ایسا ہے کہ مجھے پوری دنیا کا چکر لگانا پڑتا ہے“...... موگی نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارے جلادی گروپ میں کتنے افراد ایسے ہیں جو پاکیشیا جا چکے ہیں“...... بڑے پجاری اشوگا نے پوچھا۔

”میرے علاوہ تین ہیں اعلیٰ مقام“...... موگی نے جواب دیا۔

”پاکیشیا کے دارالحکومت میں ایک آدمی رہتا ہے جس کا نام عمران ہے اور وہ کنگ روڈ کے ایک فلیٹ میں اپنے باورچی کے ساتھ رہتا ہے۔ اسے تم نے یقینی طور پر ہلاک کرنا ہے۔ یہ میرا حکم ہے“...... بڑے پجاری اشوگا نے کہا۔

”حکم کی تعمیل ہو گی اعلیٰ مقام“...... موگی نے جواب دیا۔

”اور یہ بھی سن لو کہ یہ عام آدمی نہیں ہے بلکہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے لیکن بظاہر مسخرہ اور احمق سا آدمی ہے لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہے۔ وہ ایجنٹ کے روپ میں انتہائی خطرناک بھیڑیا ہے۔ تم نے اسے عام حالات میں ہلاک نہیں کرنا بلکہ اس انداز میں اسے ہلاک کرنا ہے کہ اس کی موت یقینی ہو جائے ورنہ اگر وہ بچ گیا تو پھر ہو سکتا ہے کہ وہ تم چاروں کے ساتھ

یہاں کروگ دیوتا کے مرکزی معبد کے خلاف کارروائی شروع کر دے اور پھر ہمیں خود اس کے مقابل آنا پڑے جو ہماری توہین ہے''...... بڑے پجاری اشوگا نے کہا۔

''ایسا نہیں ہوگا اعلیٰ مقام۔ وہ یقینی طور پر ہلاک ہوگا۔ کروگی جلادوں سے کوئی نہیں بچ سکتا اعلیٰ مقام''...... موگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو لیکن یہ کام دس روز کے اندر اندر مکمل ہو جانا چاہئے''...... بڑے پجاری اشوگا نے کہا۔

''حکم کی تعمیل ہوگی اعلیٰ مقام''...... موگی نے کہا اور اٹھ کر بڑے پجاری کے سامنے جھکا اور پھر مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا تو بڑے پجاری نے آنکھوں پر موجود سیاہ عینک اتار کر سائیڈ میز پر رکھ دی اور پھر میز پر موجود فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ چیف بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ڈبل ریڈ کے چیف کی آواز سنائی دی۔ یہ شاید اس کا ڈائریکٹ نمبر تھا۔

''اعلیٰ مقام بڑا پجاری اشوگا بول رہا ہوں''...... بڑے پجاری نے خود ہی اپنے آپ کو اعلیٰ مقام قرار دیتے ہوئے کہا۔

''کیا ہوا اعلیٰ مقام۔ کروگی جلادوں کا کیا ہوا۔ کیا انہیں مشن دے دیا گیا ہے یا نہیں''...... دوسری طرف سے چیف نے چونک کر پوچھا۔

''ہاں۔ کروگی جلادوں کے گروپ کے بڑے جلاد موگی کو میں نے بلا کر حکم دے دیا ہے اور اب وہ ہر صورت میں حکم کی تعمیل کریں گے۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ میں نے تمہارا یہ کام کر دیا ہے۔ اب تم نے اپنا وعدہ پورا کرنا ہے''...... بڑے پجاری اشوگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میں اپنے وعدے کا پابند ہوں۔ عمران کی یقینی ہلاکت کی خبر ملتے ہی تمہیں دس لاکھ ڈالرز مل جائیں گے''...... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ڈالرز تیار رکھنا۔ کروگی جلاد کبھی ناکام نہیں ہوتے''...... اشوگا نے فاتحانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ ابھی اسے رسیور رکھے کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بڑے پجاری اشوگا نے چونک کر ایک بار فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ہاں بولو۔ کون بول رہا ہے''...... اشوگا نے کہا۔

''اعلیٰ مقام۔ میں پاکیشیا سے کروگی کاجو بول رہا ہوں''۔ دوسری طرف سے منمناتی سی آواز سنائی دی تو اشوگا چونک پڑا۔

''کاجو۔ کون کاجو''...... بڑے پجاری اشوگا نے کہا۔

''بڑا پجاری ماشوتو کافرستان میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کا نائب میں ہوں اس لئے اب میں پاکیشیا کا بڑا پجاری ہوں۔ آپ کو فون اس لئے کیا ہے کہ آپ اجازت دیں تو کروگ دیوتا کا

جشن منایا جائے تاکہ کروگ دیوتا کی طرف سے بھی اجازت مل جائے“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ابھی جشن نہیں منایا جا سکتا جب تک کہ بڑے پجاری کو ہلاک کرنے والا ہلاک نہیں کر دیا جاتا۔ اس وقت تک جشن نہیں منایا جا سکتا جب تک قاتل پر کروگ دیوتا کا قہر نازل نہیں ہو جاتا اور وہ غرق نہیں ہو جاتا“...... بڑے پجاری اشوگا نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

”لیکن اعلیٰ مقام۔ اس وقت تک یہاں رسومات کون سرانجام دے گا“...... کاجو نے کہا۔

”تم دو گے لیکن جشن ابھی نہیں منایا جا سکتا۔ کروگ دیوتا نے کروگی جلادوں کو بڑے پجاری کے قاتل کی ہلاکت کا حکم دے دیا ہے اس لئے اب اس کی موت یقینی ہو چکی ہے۔ جب وہ ہلاک ہو جائے گا تو تمہیں جشن منانے کا حکم دے دیا جائے گا“...... بڑے پجاری اشوگا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے تالی بجائی تو کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوئی۔ ٹرے میں شراب سے بھرا ہوا ایک جام رکھا ہوا تھا۔ لڑکی نے بڑے مؤدبانہ انداز میں جھک کر سلام کیا اور پھر جام اٹھا کر سائیڈ میز پر رکھا اور ایک بار پھر جھک کر سلام کرتی ہوئی وہ مڑی اور اسی دروازے سے جس سے وہ اندر داخل ہوئی تھی واپس چلی گئی۔ بڑے پجاری اشوگا نے جام اٹھایا ہی

تھا کہ سامنے والا دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا آدمی جس نے سیاہ رنگ کا فرغل نما لباس پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا۔ اسے دیکھ کر بڑا پجاری اشوگا بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے شراب کا گلاس واپس میز پر رکھ دیا۔ وہ بوڑھا بڑے پجاری اشوگا سے کچھ فاصلے پر رک گیا اور اس نے سر جھکا لیا۔

”کیسے آئے ہو کاگ“...... بڑے پجاری اشوگا نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ کو معلوم ہے اعلیٰ مقام کہ میں کروگ دیوتا کے دربار کا بڑا پجاری ہوں اور مجھے سب کچھ پہلے معلوم ہو جاتا ہے“۔ بوڑھے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ لیکن تم کہنا کیا چاہتے ہو“...... اشوگا نے کہا۔

”اعلیٰ مقام۔ آپ کی وجہ سے کروگ دیوتا کے ماننے والوں پر موت جھپٹ رہی ہے۔ آپ نے ڈبل ریڈ کے چیف کے ساتھ مل کر بہت سے پجاریوں کو ہلاک کرا دیا ہے اور اب آپ پر اور دوسرے پجاریوں پر موت جھپٹنے والی ہے۔ کسی بھی لمحے اور کسی بھی وقت ایسا ہو سکتا ہے اس لئے مجبوراً مجھے خود یہاں آپ کے پاس آنا پڑا ہے“...... بوڑھے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ گو اس کا لہجہ مؤدبانہ تھا لیکن لہجے میں کاٹ ضرور تھی۔

”کیا مطلب ہوا اس کا۔ میں نے تو الٹا کروگی جلادوں کو حکم دے دیا ہے کہ اس عمران کا خاتمہ کر دیا جائے اور تم جانتے ہو کہ

کروگی جلاد کبھی ناکام نہیں ہوتے۔ ان کا شکار چاہے زمین کی ساتویں تہہ میں بھی چھپ جائے مگر وہ اسے تلاش کر کے اس کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ پھر تم ایسی بات کیوں کر رہے ہو“...... بڑے پجاری اشوگا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں دیکھ رہا ہوں اعلیٰ مقام کہ کروگی جلاد کامیاب ہو کر بھی ناکام ہو جائیں گے اور پھر موت کروگی جلادوں اور باقی سب پر جھپٹ پڑے گی“...... بوڑھے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ تم غلط کہہ رہے ہو۔ جاؤ واپس چلے جاؤ۔ ایسا نہیں ہو سکتا“...... اشوگا نے چیختے ہوئے کہا۔

”ڈبل ریڈ اصل میں آپ کی آڑ میں اپنا مشن پورا کرانا چاہتی ہے۔ وہ پاکیشیا میں میزائل لیبارٹری تباہ کرانا چاہتی ہے جو یہودیوں کے خلاف خصوصی میزائل تیار کر رہی ہے اور وہ کروگ دیوتا کو آڑ کے طور پر استعمال کر رہی ہے۔ آپ کروگی جلادوں کو ابھی واپس بلا لیں اور اپنے پجاریوں کو بھی کہہ دیں کہ وہ کچھ عرصہ تک انسانی قربانی دینے سے ہاتھ روک لیں“...... بوڑھے نے کہا۔

”نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ کروگی جلادوں کو دیا ہوا حکم واپس نہیں لیا جا سکتا اور تم کروگ دیوتا کے درباری ہو کر یہ کہہ رہے ہو کہ کروگ دیوتا کو انسانی قربانی نہ دی جائے۔ تم کروگ دیوتا کے درباری ہو کر دیوتا کی توہین کر رہے ہو۔ تمہیں اس کی سزا ملے گی“...... بڑے پجاری اشوگا نے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس سے

پہلے کہ بوڑھا کاگ مزید کچھ کہتا اشوگا نے جیب سے ہاتھ نکالا اور دوسرے لمحے جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح اس کے ہاتھ سے تیز دھار خنجر نکل کر بوڑھے کی طرف بڑھا اور سیدھا بوڑھے کے دل میں دستے تک اترتا چلا گیا۔ بوڑھا چیخ مار کر پشت کے بل نیچے گرا اور چند لمحوں تک تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

”ہونہہ۔ مجھ پر، بڑے پجاری پر حکم چلانے آ گیا تھا“۔ بڑے پجاری اشوگا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

”حکم اعلیٰ مقام“...... رابطہ ہوتے ہی ایک مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

”میں نے اس بوڑھے درباری کاگ کو دیوتا کی توہین کرنے پر موت کی سزا دے دی ہے۔ اس کی لاش اٹھا کر لے جاؤ اور جلا کر راکھ کر دو“...... بڑے پجاری نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور رسیور واپس کریڈل پر پٹخ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے جھک کر بڑے پجاری اشوگا کو سلام کیا اور پھر بوڑھے کی لاش اٹھا کر واپس چلے گئے۔ ان کے عقب میں دروازے بند ہوتے ہی بڑے پجاری اشوگا نے ایک طویل سانس لیا اور پھر میز پر رکھے ہوئے شراب کے جام کو اٹھا کر منہ سے لگا لیا۔

طاقتور انجن والی بڑی جیپ خاصی رفتار سے انتہائی ناہموار پہاڑی راستے پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوزف تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹ پر ٹائیگر موجود تھا۔ عمران، جوزف اور ٹائیگر کو ساتھ لے کر کافرستان میں واقع کروگ دیوتا کے معبد جا رہا تھا۔ اس کے ذہن میں ڈبل ریڈ کے سپر ایجنٹ رابرٹ کے کافرستان میں دی جانے والی اس کی قربانی کے موقع پر موجودگی بری طرح کھٹک رہی تھی اور اس کی چھٹی حس بار بار الارم بجا رہی تھی کہ رابرٹ اور اس کی تنظیم جو یہودیوں کی خفیہ تنظیم بتائی گئی تھی اس کروگ دیوتا کی ماننے والی تو نہیں ہوسکتی۔ ان کا مقصد واقعی عمران کی ہلاکت تھا یا پھر وہ پاکیشیا کے خلاف کوئی بڑی سازش کر رہے تھے۔ اور عمران یہی بات معلوم کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے کافرستان معبد کے بڑے پجاری

سے معلومات حاصل کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

ٹائیگر اور جوزف دونوں چونکہ پاکیشیا سے کافرستان اور خصوصاً شاتم کے علاقے میں جہاں یہ معبد واقع تھا کا خفیہ راستہ گاموکے ساتھ دیکھ چکے تھے اور اس راستے سے سفر کرتے ہوئے وہ بروقت عمران کو بچا لانے میں بھی کامیاب رہے تھے اس لئے عمران ان دونوں کو ساتھ لے کر شاتم معبد جا رہا تھا۔ یہ دن کا وقت تھا اور گو ٹائیگر اور جوزف رات کے اندھیرے میں گئے تھے لیکن عمران کو معلوم تھا کہ جوزف کے ذہن میں یہ راستہ کسی نقشے کی طرح موجود ہو گا اور ایسا ہی ہوا۔ جوزف بڑے اطمینان سے جیپ چلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

''باس۔ بڑا پجاری اپنے تمام پجاریوں سمیت ہلاک ہو گیا تھا۔ اب تو میرا خیال ہے کہ معبد اور اس کے مکانات سب خالی پڑے ہوں گے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ایسے معبد خالی نہیں ہوا کرتے۔ کوئی نہ کوئی وہاں پہنچ چکا ہو گا۔ البتہ یہ دوسری بات ہے کہ اسے وہ معلومات حاصل نہ ہوں جو ہم جاننا چاہتے ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''باس۔ رابرٹ کی وہاں موجودگی کا مطلب ہے کہ کافرستان کے بڑے پجاری اور ڈبل ریڈ کے درمیان رابطہ ہے کیونکہ اس پجاری نے انہیں اطلاع دی ہو گی کہ آپ کی قربانی دی جا رہی ہے جس پر وہ طیارہ چارٹرڈ کرا کر یہاں پہنچا تھا''...... ٹائیگر نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے جوزف"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا خیال ہے باس کہ اس کافرستانی پجاری کا رابطہ مرکزی معبد کے بڑے پجاری سے ہو گا اور اس مرکزی معبد کے بڑے پجاری کا رابطہ ڈبل ریڈ سے ہو گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ چھوٹوں کا رابطہ بڑوں سے ہوتا ہے اور پھر آگے بڑوں کا رابطہ بڑوں سے ہوتا ہے"...... جوزف نے بڑے فلسفیانہ انداز میں جواب دیا۔

"گڈ۔ تمہارا خیال درست ہے"...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو جوزف کا چہرہ پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"جوزف واقعی ان معاملات میں ماہر ہے لیکن باس، ہمیں اس مرکزی معبد کو تلاش کرنا چاہئے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اتنا تو میں نے پاکیشیا میں ہی معلوم کر لیا تھا کہ مرکزی معبد مصر کے علاقے اشاہ میں ہے جبکہ بڑے پجاری کی رہائش گاہ شہر کسالا میں ہے لیکن میں ابھی کنفرم نہیں ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تو آپ شاید اس کنفرمیشن کے لئے شاتم جا رہے ہیں"۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس۔ رابرٹ صرف آپ کے لئے یہاں آیا ہو گا تاکہ اپنی آنکھوں سے آپ کی قربانی دیکھ کر اپنی تنظیم کو کنفرم کر سکے ورنہ ان لوگوں کو کروگی دیوتا یا معبد سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے"...... کچھ دیر کی خاموشی کے بعد جوزف نے کہا۔

"دنیا میں ہزاروں تنظیمیں ہوں گی۔ اس طرح کی تنظیم یہ ڈبل ریڈ ہے۔ ٹھیک ہے کہ یہ یہودیوں کی خفیہ تنظیم بتائی گئی ہے لیکن یہ بھی صرف میرے بارے میں کنفرم کرنے کے لئے اپنا سپیشل ایجنٹ چارٹرڈ طیارے سے یہاں نہیں بھجوا سکتی۔ اس کے پیچھے بہرحال کوئی خاص مقصد ہے اور یہی مقصد میں جاننا چاہتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا تو جوزف اور ٹائیگر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"باس۔ یہ مقصد کیا ہو سکتا ہے"...... کافی دیر کی خاموشی کے بعد ٹائیگر نے پوچھا۔

"ظاہر ہے پاکیشیا کے مفادات اور سلامتی کے خلاف ہی ہو گا۔ اب میری ذات تو ان کا مقصد نہیں بن سکتی"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ ان کروگیوں کی آڑ میں کوئی کھیل کھیلا جا رہا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ میرا خیال ایسا نہیں ہے۔ یہ بے چارے تو کسی قطار شمار میں نہیں ہیں۔ یہ تو اس احمق پجاری نے حماقت کی کہ مجھے بے ہوش کر کے کافرستان لے گیا ورنہ میں اسے کوئی نقصان پہنچانے تو نہیں گیا تھا۔ میں تو اس سے صرف انسانی جان کی قربانی دینے والوں کی تفصیل معلوم کرنے گیا تھا تاکہ انہیں سزا دی جا سکے کہ وہ اس جدید اور تعلیم یافتہ دور میں اس طرح کی جاہلانہ حماقتیں کر رہے ہیں"...... عمران نے کہا تو ایک بار پھر ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا

دیا۔

''باس۔ ہم پہنچنے والے ہیں''...... تھوڑی دیر بعد جوزف نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''راستہ صحیح اپنایا ہے نا۔ ایسا نہ ہو کہ ہم کسی فوجی یونٹ میں داخل ہو جائیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''باس۔ ایک بار میں جس راستے سے گزر جاؤں وہاں سے آنکھیں بند کر کے بھی گزر سکتا ہوں''...... جوزف نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ پھر تھوڑی ہی دیر بعد جیپ نے جیسے ہی ایک تنگ موڑ کاٹا تو سامنے بنا ہوا معبد جس پر مخصوص نشان موجود تھا، آ گیا۔ اس سے ہٹ کر چھ مکانات بھی موجود تھے جن پر سیاہ رنگ کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ وہاں چند افراد بھی موجود تھے جو کہ معبد کے سامنے ایک حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے تھے اور انہوں نے کروگ پجاریوں کا مخصوص لباس بھی پہنا ہوا تھا۔

''اوہ۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ معبد خالی پڑا ہوگا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے عقب میں بیٹھے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر بے اختیار شرمندہ سے انداز میں ہنس پڑا۔ جوزف نے جیپ معبد کے سامنے روک دی تو تمام پجاری جن کی تعداد چار تھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ جیپ سے سب سے پہلے عمران نیچے اترا۔ اس کے بعد ٹائیگر اور آخر میں جوزف نیچے اتر آیا اور جوزف کو دیکھ کر پجاریوں کے چہروں پر یکلخت گھٹا سی چھا گئی۔

''تم کون ہو۔ کیوں اس راستے سے آئے ہو''...... ایک نوجوان پجاری نے آگے بڑھ کر کہا۔

''ہم نے بڑے پجاری سے ملنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں ہوں بڑا پجاری۔ تم کون ہو۔ اپنا تعارف کراؤ''...... اس نوجوان پجاری نے کہا۔

''میرا نام عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں ٹائیگر اور جوزف''۔ عمران نے کہا تو نوجوان پجاری بے اختیار جھٹکا کھا کر پیچھے ہٹ گیا۔

''عم۔ عمران۔ وہی عمران جس کی قربانی دی جا رہی تھی''۔ نوجوان پجاری کے منہ سے اس انداز میں فقرہ نکلا جیسے وہ کہنا نہ چاہتا ہو لیکن اس کے منہ سے الفاظ خود بخود باہر نکل آئے ہوں۔

''ہاں۔ میں وہی عمران ہوں اور سنو۔ یہ میرے ساتھی بھی وہی ہیں جنہوں نے مجھے بچایا اور ان ظالم پجاریوں کو ہلاک کر دیا جو میری قربانی دینا چاہتے تھے''...... عمران نے کہا۔

''وہ تو کروگ دیوتا کی منظوری سے یہ کام کر رہے تھے۔ تم نے میرے باپ کو اس کے ساتھیوں سمیت مار ڈالا''...... نوجوان پجاری نے سخت لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''تمہارا باپ۔ کیا مطلب۔ کیا بڑا پجاری تمہارا باپ تھا۔ تم کہاں تھے''...... عمران نے کہا۔

''میں شہر میں رہتا ہوں۔ جب میرے باپ سے میرا رابطہ نہ

ہوا تو میں یہاں آیا تو یہاں قتل عام ہوا پڑا تھا۔ البتہ ایک آدمی شدید زخمی تھا۔ اس نے مجھے ساری تفصیل بتائی۔ پھر وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ پھر میں نے مرکزی معبد کے بڑے پجاری سے فون پر بات کی تو انہوں نے مجھے یہاں کا بڑا پجاری بنا دیا اور میں نے اپنے ساتھیوں کو بھی یہاں بلا لیا۔ تم تو بچ گئے تھے پھر یہاں کیوں آئے ہو"...... نوجوان پجاری نے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"میرا نام آکاش ہے۔ لیکن تم تو بچ گئے تھے۔ تمہارے ساتھیوں نے ہمارے پجاریوں کو ہلاک کر دیا۔ کیا اس کے باوجود تم انتقام لینے آئے ہو"...... آکاش نے کہا۔

"میں اپنی ذات پر ہونے والے حملوں کا انتقام نہیں لیا کرتا۔ میں یہاں صرف چند معلومات لینے آیا ہوں۔ میرے اور میرے ساتھیوں کی طرف سے تم اس وقت تک محفوظ ہو جب تک تم کوئی غلط حرکت نہیں کرو گے"...... عمران نے کہا۔

"تم ہمارے دشمن ہو۔ ہمارے دیوتا کے بھی دشمن ہو اس لئے ہم تمہیں کوئی معلومات نہیں دے سکتے۔ تم واپس جاؤ ورنہ میں کروگ دیوتا کو پکاروں گا جو تم پر اپنا قہر نازل کر دے گا"۔ آکاش نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم مجھے تعلیم یافتہ لگ رہے ہو مگر اس کے باوجود اس قسم کی

فضول اور جاہلانہ باتیں کر رہے ہو۔ بہرحال دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کر کے تمہیں یہاں سے جبراً اٹھا کر لے جایا جائے اور پھر تمہاری ہڈیاں توڑ کر تم سے معلومات حاصل کی جائیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم ہم سے تعاون کرو۔ ہم واپس چلے جائیں گے"...... عمران نے اس بار سرد لہجے میں کہا۔

"کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... آکاش نے کہا۔

"پہلے ہم کہیں بیٹھیں گے اور ہر مکان میں بیٹھنے کے لئے کوئی کرسی یا چارپائی تو ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ادھر معبد کے ساتھ ایک کمرہ ہے۔ وہاں کرسیاں موجود ہیں۔ آؤ وہاں بیٹھتے ہیں"...... آکاش نے کہا۔

"ہمارے لئے کیا حکم ہے آقا"...... باقی خاموش کھڑے پجاریوں نے کہا۔

"تم اپنے مکانوں میں جاؤ۔ پھر بات ہو گی"...... آکاش نے کہا تو وہ سب خاموشی سے مڑے اور مکانوں کی طرف بڑھ گئے جبکہ آکاش عمران کو ساتھ لے کر سائیڈ میں موجود ایک کمرے کی طرف آ گیا۔ عمران نے ٹائیگر اور جوزف کو وہیں رک کر خیال رکھنے کا کہہ دیا تھا۔ اسے خدشہ تھا کہ کہیں اس پر یا اس کے ساتھیوں پر کہیں سے اچانک کوئی وار نہ کر دیا جائے۔ کمرے میں واقعی ایک میز اور اس کے گرد کرسیاں موجود تھیں۔

"بیٹھو"...... آکاش نے کہا اور خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ

عمران اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تم جب یہاں آئے تھے تو یہاں لاشیں پڑی ہوئی تھیں''۔ عمران نے کہا تو آکاش نے منہ سے کوئی جواب دینے کی بجائے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ایک یورپی کی لاش بھی تھی۔ اس کا کیا ہوا''...... عمران نے کہا تو آکاش چونک پڑا۔

''وہ ہم نے دوسری لاشوں کے ساتھ جلا دی ہے۔ ہم کروگی لاشوں کو دفن نہیں کرتے بلکہ جلا دیتے ہیں''...... آکاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہ کون تھا اور کیوں یہاں آیا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ میں نے تو اس کی لاش ہی دیکھی تھی''۔ آکاش نے جواب دیا۔

''تمہیں تمہارے باپ کے بعد یہاں کا بڑا پجاری کس نے بنایا ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں نے پہلے ہی بتایا ہے کہ مرکزی معبد کے بڑے پجاری نے''...... آکاش نے جواب دیا۔

''اس سے تمہارا رابطہ کیسے اور کب ہوا''...... عمران نے پوچھا۔

''دوسرے روز جب میں نے لاشیں دیکھیں تو میں نے اس سے فون پر رابطہ کیا تھا اور تفصیل معلوم ہونے پر اس نے مجھے میرے باپ کی جگہ بڑا پجاری بنا دیا''...... آکاش نے کہا۔

''کیا تمہارے پاس یہاں فون ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ ہر معبد میں فون ہوتا ہے جس کا لنک سیٹلائٹ سے ہوتا ہے''...... آکاش نے جواب دیا۔

''اس یورپی آدمی کے بارے میں کیا بات ہوئی تھی تمہاری بڑے پجاری سے۔ کیا نام ہے بڑے پجاری کا''...... عمران نے پوچھا۔

''اشوگا نام ہے اس کا۔ اور میں نے اس یورپی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں آدھے گھنٹے بعد فون کروں پھر وہ بتائیں گے۔ میں نے آدھے گھنٹے بعد فون کیا تو انہوں نے یورپی کی لاش جلانے کا حکم دے دیا۔ یقیناً انہوں نے کروگ دیوتا سے اس کی منظوری لی ہو گی''...... آکاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا نمبر ہے مرکزی پجاری اشوگا کا''...... عمران نے کہا۔

''میں نہیں بتا سکتا۔ یہ ہمارا مقدس راز ہے''...... آکاش نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے مت بتاؤ البتہ یہ بتا دو کہ تمہارے باپ کا کوئی تعلق اس یورپی آدمی سے تھا جو یہاں ہلاک ہوا تھا''...... عمران نے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ میں تو شہر میں رہتا تھا''...... آکاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم تعاون نہیں کر رہے حالانکہ پہلے جب تم نے جواب دینے شروع کئے تھے تو میں نے سوچا تھا کہ تمہیں انعام میں بھاری رقم

دی جائے تاکہ اس معبد سے ہٹ کر تم عیش کر سکو"...... عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے بڑی مالیت کے نوٹوں کی گڈی نکال کر سامنے رکھتے ہوئے کہا تو آکاش کی آنکھوں میں بے اختیار چمک سی آ گئی۔

"کیا واقعی یہ رقم تم مجھے دو گے"...... آکاش نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ بشرطیکہ تم میرے سوالوں کے درست جواب دو اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر ہم بڑی رقم دے سکتے ہیں تو دھوکے کی صورت میں جان بھی لے سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں کروگ دیوتا کا حلف دیتا ہوں کہ اگر تم یہ رقم مجھے دے دو تو میں تمہارے ہر سوال کا درست جواب دوں گا"...... آکاش نے کہا تو عمران نے گڈی اس کی طرف بڑھا دی۔ آکاش نے پلک جھپکنے سے بھی پہلے گڈی اٹھا کر اپنے لباس کے اندر کسی جیب میں ڈال لی۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہ کیا نمبر ہے مرکزی معبد کے بڑے پجاری کا"...... عمران نے کہا تو آکاش نے نمبر بتا دیا۔

"اب یہ بتا دو کہ اس غیر ملکی کے بارے میں تمہیں کن باتوں کا علم ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے واقعی نہیں معلوم۔ میری بات ہوئی تھی بڑے پجاری سے۔ انہوں نے پجاریوں کی لاشوں کے بارے میں تو حکم دے دیا

کہ انہیں جلا دیا جائے لیکن یورپی کے بارے میں کہا کہ میں آدھے گھنٹے بعد فون کروں۔ میں نے جب دوبارہ فون کیا تو مجھے کہا گیا کہ اسے بھی جلا دیا جائے اور میں نے اسے جلا دیا"۔ آکاش نے جواب دیا۔

"تم اپنے باپ کے ساتھ کبھی مرکزی معبد گئے ہو"...... عمران نے کہا تو آکاش چونک پڑا۔

"ہاں۔ لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ گیا تھا"...... آکاش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے تمہارا باپ یہاں کا بڑا پجاری تھا اور تم اس کے بیٹے تھے۔ تم مرکزی معبد جا سکتے ہو تو اپنے باپ کے ساتھ ہی جا سکتے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو آکاش بھی بے اختیار ہنس پڑا۔ جب سے اس نے رقم لی تھی اس کا رویہ بالکل تبدیل ہو چکا تھا۔

"ہاں۔ میں ایک بار گیا تھا۔ کروگ دیوتا کے مرکزی معبد کے بڑے پجاری جس کا نام اشوگا ہے اور جن کا لقب اعلیٰ مقام ہے، نے پوری دنیا میں موجود کروگ دیوتاؤں کے معبدوں کے بڑے پجاریوں کو اکٹھا کیا تھا اور مل کر کروگ دیوتا کا جشن منایا تھا۔ میں بھی اپنے باپ کے ساتھ وہاں گیا تھا"...... آکاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دنیا میں کروگ کے کتنے معبد ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

''اس وقت تو پندرہ تھے۔ اب مزید بن گئے ہوں تو مجھے معلوم نہیں کیونکہ بڑا پجاری اشوگا جب سے اعلیٰ مقام بنا ہے کروگ دیوتا کا بول بالا ہونے لگ گیا ہے جبکہ پہلے میرے والد بتاتے تھے کہ بس ایک آدھ قبیلہ ہوتا تھا جو خفیہ طور پر کروگ دیوتا کی پوجا کرتا تھا''...... آکاش نے جواب دیا۔

''یہاں فون کہاں ہے''...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''اندر کمرے میں ہے۔ کیوں''...... آکاش نے چونک کر پوچھا۔

''فون یہاں اٹھا لاؤ اور جو نمبر تم نے بتایا ہے اس پر بڑے پجاری سے بات کرو تاکہ میں کنفرم ہو سکوں کہ تم نے درست نمبر بتایا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا تمہیں شک ہے کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں''...... آکاش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں نے بھاری رقم دے کر نمبر حاصل کیا ہے اس لئے میں کنفرمیشن چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا تو آکاش ہونٹ بھینچے اٹھا اور ایک اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ اندر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی واپسی ہوئی تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید کارڈلیس فون تھا۔ اس نے فون میز پر رکھا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے ایک ایک کر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

شاید وہ عمران کو نمبر دکھانا چاہتا تھا۔ عمران خاموش بیٹھا اسے نمبر پریس کرتے دیکھ رہا تھا۔

''لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دینا''...... عمران نے کہا تو آکاش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کا ہاتھ رکا تو دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''بولو۔ کون بول رہا ہے''...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجہ تحکمانہ تھا۔

''میں کافرستان معبد سے بڑا پجاری آکاش بول رہا ہوں اعلیٰ مقام''...... آکاش نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں بولو۔ کیوں فون کیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اعلیٰ مقام۔ آج تین غیر ملکی آئے تھے اور وہ اس یورپی کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے تھے۔ میں نے انہیں بتایا کہ ہم نے اس کی لاش کو جلا دیا ہے تو وہ واپس چلے گئے لیکن اعلیٰ مقام۔ ان کا انداز ایسا تھا کہ جیسے ہم نے اس یورپی کی لاش جلا کر دنیا کی سب سے بڑی غلطی کی ہے جبکہ آپ نے خود حکم دیا تھا کہ اس کی لاش جلا دی جائے''...... آکاش نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے یاد ہے۔ میں نے حکم دیا تھا۔ تم فکر مت کرو۔ تمہارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا کیونکہ کافرستان کا پولیس چیف کمشنر والدیو کروگ دیوتا کے ماننے والوں میں سے ہے اس لئے تو اچانک اسے اتنا بڑا عہدہ مل گیا ہے۔ اسے تو معلوم ہو گا کہ جو

لوگ کروگ دیوتا کو دیوتا مان لیتے ہیں وہ جلد از جلد دولت مند اور بااختیار ہو جاتے ہیں۔ کافرستان کے بڑے پجاری تم ہو۔ تم والدیو کو فون کر کے اسے امداد کے لئے بلا سکتے ہو۔ اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کھل کر کام کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو آکاش نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"اب تو آپ کنفرم ہو گئے ہیں کہ میں نے غلط نہیں بتایا تھا"۔ آکاش نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ایک بات سن لو۔ اگر تم نے ہمارے جانے کے بعد ہمارے بارے میں بڑے پجاری کو اطلاع دی تو پھر اس زمین پر تمہیں کہیں پناہ نہ ملے گی"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ آپ نے مجھے بھاری رقم دی ہے۔ میں آپ کے بارے میں بتا کر خود کو ہلاک نہیں کرانا چاہتا۔ آپ بے فکر رہیں"...... آکاش نے کہا اور عمران مڑ کر کمرے سے باہر آ گیا۔ آکاش اس کے پیچھے تھا۔ باہر ٹائیگر اور جوزف موجود تھے جبکہ پجاری شاید مکانوں کے اندر چلے گئے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران، ٹائیگر اور جوزف سمیت جیپ میں سوار ہو کر واپس پاکیشیا کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"باس۔ کچھ معلوم ہو سکا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"فی الحال صرف مرکزی معبد کے بڑے پجاری اشوگا کا فون

نمبر معلوم ہوا ہے اور میرے سامنے آکاش کی بات بھی ہوئی ہے۔ وہ کافرستان کے بارے میں کافی کچھ جانتا ہے اس لئے اسے بھی کور کرنا پڑے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"باس۔ آپ مجھے ساتھ ضرور لے جائیں"...... ٹائیگر نے بڑے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں بھی اس کیس میں کام کرنا چاہتا تھا"...... جوزف نے کہا۔

"ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ میں ابھی پاکیشیا سے باہر نہیں جانا چاہتا۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ حالات میرے اندازے سے زیادہ خراب ہیں اس لئے میں پہلے صورت حال کو چیک کروں گا۔ پھر کروگ معبد کا مرکز بعد میں دیکھ لیں گے۔ ابھی جلدی کیا ہے"...... عمران نے بے حد سنجیدہ لہجے میں کہا تو ٹائیگر اور جوزف دونوں نے بے اختیار سر جھکا لئے۔

پاکیشیا کے دارالحکومت کے ایک بڑے ہوٹل کے ایک کمرے میں چار افراد موجود تھے۔ یہ چاروں درمیانی عمر کے تھے اور جسمانی طور پر دبلے پتلے، چست اور ورزشی نظر آ رہے تھے۔ یہ چاروں کروگی جلاد کہلاتے تھے اور مرکزی معبد کے بڑے پجاری کے حکم پر دنیا بھر میں کسی بھی شخص کو چاہے اس کی کوئی بھی حیثیت ہو قتل کر دیتے تھے۔ ویسے وہ پیشہ ور قاتلوں کے انداز میں کام کرتے تھے لیکن وہ ایسا پیشہ ور قاتلوں کی طرح دولت کے لئے نہ کرتے تھے بلکہ وہ اسے مقدس کام سمجھتے تھے۔ البتہ وہ اپنے طور پر کاروبار کرتے تھے۔ ان کا انچارج موگی تھا جس کا آٹو پارٹس کا کاروبار تھا جو پوری دنیا میں پھیلا ہوا تھا۔ اس طرح موگی کے علاوہ باقی تینوں بھی کاروبار کرتے تھے اور یہ چاروں طبقہ امراء میں شامل تھے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ زندگی گزارتے تھے لیکن جب بھی انہیں کسی کے قتل کا حکم

ملتا تو وہ سب کچھ چھوڑ کر اس کام میں مصروف ہو جاتے اور باقاعدہ اپنے شکار کا پیچھا کرتے اور اس پر حملہ اس وقت کرتے تھے جب انہیں سو فیصد یقین ہو کہ شکار کسی صورت بھی زندہ نہ بچ سکے گا اور شاید یہی وجہ تھی کہ آج تک ان کا کوئی شکار ان سے بچ نہ سکا تھا۔

قتل کے لئے وہ ویسے تو ہر قسم کے ہتھیار استعمال کرتے تھے لیکن ان کا پسندیدہ ہتھیار خنجر تھا جسے وہ اس انداز میں استعمال کرتے تھے کہ وہ شکار کے دل میں گھس جاتا تھا لیکن یہ خنجر وہ شکار کے سینے میں نہ چھوڑتے تھے بلکہ ہر صورت میں واپس حاصل کر لیتے تھے کیونکہ وہ اسے مقدس خنجر کہتے تھے اور سمجھتے تھے۔ ان خنجروں پر کروگ دیوتا کی تصویر اور مخصوص نشان موجود تھا۔ یہ خنجر خصوصی طور پر تیار کرائے گئے تھے۔ اس بار انہیں عمران کو قتل کرنے کا ٹارگٹ ملا تھا اور اس سلسلے میں وہ پاکیشیا آئے تھے۔

”میں نے جو معلومات کی ہیں ان کے مطابق یہ آدمی انتہائی خطرناک، بے حد ہوشیار، چوکنا اور شاطر ذہن کا مالک ہے“۔ کروگی جلادوں کے انچارج موگی نے باقی ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تو پھر کیا ہوا موگی۔ کروگی جلادوں سے کون بچ سکتا ہے اور ہاں ہم یہاں بیٹھے کیا کر رہے ہیں۔ ہمیں اس کے قتل کی کوئی فول پروف منصوبہ بندی کر کے اس پر فوری عمل کرنا ہے“...... ایک گنجے سر کے مالک نے تیز لہجے میں کہا۔

”یہی کام تو کر رہے ہیں گورو۔ شکار کی پڑتال ہر طرح سے

کرنا پڑتی ہے تاکہ کروگی جلاد ناکام نہ ہو جائیں“...... موگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میرے خیال میں تو یہ زیادہ سوچنا ہی غلط ہے۔ اس طرح ہم شک و شبہ اور بے یقینی میں پھنس جاتے ہیں۔ یہ ہونا چاہئے۔ وہ نہیں ہونا چاہئے۔ یہ سب سوچنے کی بجائے بس اٹھو اور بیک وقت اس پر حملہ کرو۔ پھر شکار کیسے بچ سکتا ہے“...... ایک لومڑی کی شکل والے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم ہمیشہ ایسی ہی بات کرتے ہو وولف۔ احمقوں کی طرح کام کرنے کا نتیجہ ہماری موت کی صورت میں بھی نکل سکتا ہے“۔ موگی نے اسے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”موگی ٹھیک کہہ رہا ہے وولف۔ ہمارا شکار عام آدمی یا کوئی سیاستدان نہیں ہے بلکہ وہ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہے۔ اسے ہزاروں بار مارنے کی کوششیں کی گئیں ہیں لیکن اس کا اب تک زندہ رہنے کا مطلب بھی یہی ہے کہ وہ آسانی سے مرنے والوں میں سے نہیں ہے“...... چوتھے آدمی نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تو پھر کیا ہونا چاہئے“...... وولف نے کہا۔

”سب اپنی اپنی تجاویز دیں۔ پھر کسی ایک کو فائنل کر لیں گے“...... موگی نے کہا۔

”اس کے فلیٹ کے باہر چار مختلف سمتوں میں ہم مورچہ بند ہو

جائیں۔ پھر جیسے ہی عمران فلیٹ سے باہر آئے یا باہر سے فلیٹ میں جانے لگے تو چاروں طرف سے خنجروں کے وار کر دیئے جائیں۔ اس طرح اچانک چاروں طرف سے آنے والے خنجروں سے کسی صورت بھی وہ نہ بچ سکے گا“...... گورو نے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ اس کے فلیٹ سے باہر نگرانی کرنے کا کوئی نظام ہو۔ اس لئے ہمیں زیادہ دیر وہاں نہیں رکنا چاہئے ورنہ ہم چیک بھی ہو سکتے ہیں“...... موگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر اس وقت اس کے پورے فلیٹ کو ہی بم سے اڑا دو۔ جب وہ فلیٹ کے اندر موجود ہو“...... گورو نے کہا۔

”نہیں۔ یہ مقدس شکار ہے اس لئے اسے بموں اور میزائلوں سے ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے لئے مقدس خنجر ہی استعمال کئے جائیں گے“...... موگی نے ایک بار پھر دو ٹوک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر باقاعدہ نگرانی کی جائے۔ جب عمران فلیٹ میں موجود ہو تو یکے بعد دیگرے اندر جا کر اس پر حملہ کر دیا جائے۔ ایک حملے سے بچ جائے گا تو دوسرا حملہ کامیاب ہو جائے گا۔ دوسرے سے بچ جائے گا تو تیسرا کامیاب ہو جائے گا“...... چوتھے نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہم چاروں اکٹھے اس کے فلیٹ کے سامنے حلقہ بنا کر رات کو بیٹھ جائیں اور پھر اکٹھے ہی اس پر حملہ کر دیں“۔ موگی نے کہا۔

"معروف سڑک پر ہم کیسے حلقہ بنا کر بیٹھ سکیں گے۔ پولیس ہمیں وہاں سے اٹھا دے گی"...... گورو نے کہا۔

"چلو حلقہ نہیں بناتے۔ ویسے ہی ٹہلتے رہیں گے"...... موگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم اسے پہچانیں گے کیسے"...... چوتھے نے کہا۔

"میں نے اس کی تصویریں حاصل کر لی ہیں۔ ٹھہرو۔ میں دکھاتا ہوں تمہیں"...... موگی نے کہا اور اٹھ کر الماری میں پڑے ہوئے بیگ کو اٹھا کر اس نے باہر رکھا اور پھر اسے کھول کر اس میں سے ایک لفافہ نکال کر اس نے بیگ کو واپس الماری میں رکھ دیا اور واپس آ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے لفافے میں سے ایک تصویر نکال کر گورو کی طرف بڑھا دی۔ اس طرح اس نے باقی دو آدمیوں کو بھی تصویریں دے دیں۔

"یہ تو واقعی شکل سے احمق اور مسخرہ نظر آ رہا ہے"...... گورو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ کتنا عرصہ پہلے کی تصویر ہے موگی"...... وولف نے پوچھا۔

"دو سال پہلے کی جب وہ یورپ گیا تھا تو وہاں ایک پارٹی نے یہ تصویر بنائی تھی اور میں نے اسے رقم دے کر یہ تصویر حاصل کی ہے"...... موگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ میں سمجھا کہ یہ اس کے بچپن کی تصویر ہے"...... وولف نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ٹھیک ہے۔ اب ہم اسے آسانی سے پہچان لیں گے۔ اب فائنل کرو پلاننگ تاکہ اس پر عمل کیا جا سکے"...... گورو نے کہا۔

"میں نے فلیٹ کا چکر بھی لگایا ہے۔ فلیٹ کی سیڑھیوں کے پاس سڑک پر گیراج ہے۔ وہ گیراج میں گاڑی روک کر سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جاتا ہے۔ لازماً اس کے فلیٹ میں بچاؤ کا کوئی نہ کوئی نظام موجود ہو گا اس لئے ہمیں جو کچھ کرنا ہے سڑک پر ہی کرنا ہے۔ میں ابھی فون کر کے معلوم کرتا ہوں کہ وہ فلیٹ میں موجود ہے یا نہیں۔ پھر ہم وہاں پہنچ کر موقع محل دیکھ کر ادھر ادھر رک جائیں گے۔ جیسے ہی وہ فلیٹ سے باہر جائے گا یا فلیٹ کے اندر جائے گا ہم اس پر اپنے اپنے طور پر حملہ کر دیں گے جو دور ہوں وہ اڑتے ہوئے خنجر سے اور جو نزدیک ہوں وہ براہ راست اس کے دل میں خنجر اتار دیں گے۔ ہاں یہ یاد رکھنا کہ خنجر ہم نے واپس حاصل کرنے ہیں اور یہاں ہوٹل میں ہی واپس آنا ہے"...... موگی نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے تو موگی نے جیب سے ریموٹ کنٹرول جیسا کارڈلیس سپیشل فون نکالا اور اس پر بٹن دبا کر اسے آن کر دیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"انکوائری پلیز"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"علی عمران کنگ روڈ کا نمبر دیں"...... موگی نے کہا تو دوسری

طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ موگی نے رابطہ آف کیا اور پھر انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں کرانس سے موگی بول رہا ہوں۔ علی عمران صاحب سے بات کرا دیں"...... موگی نے کہا۔

"وہ اس وقت موجود نہیں ہیں۔ کوئی پیغام ہو تو بتا دیں۔ ان تک پہنچا دیا جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ کب واپس آئیں گے۔ میں نے بات کرنی ہے ان سے"۔ موگی نے کہا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ آپ رات گئے فون کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو موگی نے فون آف کر کے اسے واپس جیب میں رکھ لیا۔

"چلو اٹھو۔ اب ہم نے اس کی واپسی تک وہاں نگرانی کرنی ہے اور پھر حملہ کر کے اسے ہر صورت میں ختم کرنا ہے"...... موگی نے اٹھتے ہوئے کہا تو باقی تینوں جلاد بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ایک ایک کر کے وہ کمرے سے باہر آ گئے۔ موگی نے کمرہ لاک کیا اور ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ باہر موجود ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر وہ چاروں کنگ روڈ پہنچ گئے۔ موگی چونکہ پہلے یہاں کا چکر لگا چکا تھا اس لئے ایک مناسب جگہ پر ٹیکسی رکوا کر وہ نیچے اتر

آئے۔ موگی نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ اور ٹپ دے کر فارغ کیا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ چاروں سڑک کی سائیڈ پر چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ فلیٹ اور اس کے اردگرد کے ماحول کا جائزہ لے چکے تھے۔ پھر موگی اس فلیٹ کے قریب ہی ایک گلی کے کونے پر رک گیا جبکہ اس کے تینوں ساتھیوں نے اپنے اپنے طور پر مناسب سپاٹس منتخب کر لئے اور اب انہیں عمران کا انتظار تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ادھر ادھر ٹہلنا شروع کر دیتے تاکہ کوئی ان کی طرف سے مشکوک نہ ہو سکے۔

موگی سوچ رہا تھا کہ ساتھیوں کو کال کر کے سامنے کسی ہوٹل میں بیٹھا جائے اور جب عمران کی کار یہاں پہنچے تو وہ ہوٹل سے نکل کر اس تک پہنچ جائیں کیونکہ عمران نے اپنی کار گیراج میں بند کر کے ہی فلیٹ پر جاتا ہے۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک اس نے ایک نئے ماڈل کی سپورٹس کار کو مڑ کر گیراج کی طرف بڑھتے دیکھا تو وہ اس طرح چوکنا ہو گیا جیسے شکار کسی خطرے کو محسوس کر کے چوکنا ہو جاتا ہے۔ اس کا ہاتھ تیزی سے اس جیب کی طرف بڑھا جس میں مقدس خنجر موجود تھا۔ اس کی نظریں کار پر جمی ہوئی تھیں لیکن وہ خود ایک کوڑا کرکٹ ڈالنے والے بڑے سے ڈرم کی اوٹ میں تھا۔ کار گیراج کے سامنے رک گئی اور پھر گیراج کا دروازہ خودبخود اوپر کو اٹھ گیا اور کار گیراج کے اندر چلی گئی۔ یہ گیراج چونکہ عمران کا تھا اس لئے موگی کو یقین تھا کہ کار میں موجود

آدمی عمران ہی ہو گا اور اب کار کو گیراج میں پارک کر کے وہ باہر آئے گا تو اس پر کامیابی سے حملہ کیا جا سکتا ہے اور پھر ایک آدمی گیراج سے باہر آتا دکھائی دیا اور موگی کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا کیونکہ وہ گیراج سے باہر آنے والے کو بخوبی پہچان چکا تھا۔ آنے والا عمران ہی تھا۔ وہ جیسے ہی باہر آیا اس کے عقب میں گیراج کا دروازہ خودبخود نیچے آ گرا۔ اسی لمحے موگی کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ہاتھ میں موجود خنجر اڑتا ہوا بجلی کی سی تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

عمران اسی لمحے فلیٹ کی سیڑھیوں کی طرف مڑنے لگا تھا خنجر اس کے دل میں اترنے کی بجائے اس کے کاندھے میں گھستا چلا گیا اور عمران اچھل کر پہلو کے بل نیچے گرا ہی تھا کہ یکلخت مزید تین اطراف سے اڑتے ہوئے خنجر گرتے ہوئے عمران کے جسم میں اترتے چلے گئے۔ عمران نیچے گر کر چند لمحے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کے نیچے گرتے ہی موگی تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ اس نے اپنا خنجر کھینچا اور پھر مڑ کر دوڑتا ہوا اس گلی میں مڑ کر آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے یہ ساری کارروائی اس قدر تیزی سے کی تھی کہ شاید ہی اسے کوئی چیک کر سکا ہو۔ گلی سے گزر کر وہ دوسری طرف سڑک پر آیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھا واپس اپنے ہوٹل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اس کے ساتھی بھی اپنا اپنا خنجر حاصل کر کے جلد ہی ہوٹل پہنچ جائیں گے

کیونکہ وہ ان کاموں میں بے پناہ مہارت رکھتے تھے۔ جہاں تک عمران کی موت کا تعلق تھا گو اس کا خنجر عمران کے اچانک مڑنے کی وجہ سے اس کے دل میں تو نہ اترا تھا لیکن مقدس خنجر کی نوک پر موجود مقدس زہر بہرحال عمران کے جسم میں اتر گیا ہو گا اس لئے اس کی موت بہرحال یقینی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ مقدس زہر کا اس دنیا میں کوئی علاج نہیں ہے۔ صرف کروگی دیوتا چاہے تو اس زہر کا علاج کر سکتا ہے ورنہ نہیں اس لئے وہ ہر لحاظ سے مطمئن تھا کہ ان کا شکار ختم ہو جائے گا۔

کارمن اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کارمن نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ کارمن بول رہا ہوں''...... کارمن نے کہا۔

''جیگر بول رہا ہوں سائٹ سے''...... دوسری طرف سے جیگر کی آواز سنائی دی تو کارمن بے اختیار چونک پڑا۔

''کوئی خاص بات جو فون کیا ہے''...... کارمن نے چونکتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''ایک تو کامیابی کی خبر سنانی تھی کہ ہم نے سرنگ کی آخری رکاوٹ بھی دور کر دی ہے''...... جیگر نے کہا۔

''کیا اس سخت چٹان کی بات کر رہے ہو جو اچانک سامنے آ

گئی تھی''...... کاذمن نے کہا۔

''ہاں وہی۔ اسے بم کے دھماکے کے بغیر کسی صورت بھی توڑا نہ جا سکتا تھا اور بم دھماکہ کسی کو بھی چونکا سکتا تھا۔ چنانچہ ہم نے ایک ڈرامہ کھیلا ہے کہ ایک آدمی کے جسم سے بم باندھ کر اسے چٹان والی جگہ پر بھیج دیا۔ اسے بھی معلوم نہ تھا کہ اس کے جسم کے ساتھ بم باندھا گیا ہے اور ہم نے اس چٹان کے نیچے بھی طاقتور بم رکھ دیئے تھے اور سب کو ایک ہی ریموٹ کنٹرولڈ کے ساتھ ایڈجسٹ کر دیا گیا۔ جیسے ہی وہ آدمی وہاں پہنچا ہم نے بم دھماکہ کر دیا اور اس آدمی کے جسم کے ساتھ موجود بم اور چٹان کے نیچے موجود طاقتور بم بیک وقت پھٹ گئے اور اس آدمی کے ساتھ ساتھ اس چٹان کے بھی ٹکڑے اڑ گئے''...... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یہ تم نے کیا کیا۔ اب تو وہاں پولیس کی چھان پھٹک ہو گی اور سرنگ سامنے آ جائے گی''...... کارمن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''سرنگ ابھی وہاں سے کافی دور ہے اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ سرنگ کسی صورت ٹریس نہیں ہو سکتی اور آپ کا دوسرا خدشہ بھی ختم ہو چکا ہے۔ پولیس اور ارد گرد کے لوگ دھماکے کے بعد وہاں پہنچ گئے ہیں۔ وہاں سے انہیں انسانی جسم کے ٹکڑے مل گئے ہیں اور ساتھ ہی بموں کے ٹکڑے بھی۔ پولیس سے یہ کہا گیا ہے

کہ یہ آدمی اس علاقے میں کسی خفیہ مقصد کے لئے بم سمیت گھوم رہا تھا اور بم اچانک اس آدمی کی کسی غلطی سے پھٹ گیا۔ چونکہ وہ ویران علاقہ ہے اس لئے وہاں اس بم کے پھٹنے سے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ پھر پولیس کے اعلیٰ افسران کو سیٹھ یعقوب کی طرف سے بھاری رشوت بھی ہم نے دے دی ہے تاکہ ہائی لیول کا کام رک نہ سکے اور پولیس مطمئن ہو گئی ہے۔ اس نے یہی رپورٹ لکھی ہے جو ہم نے اسے بتائی ہے۔ اس طرح چٹان بھی ٹوٹ گئی ہے اور کسی کو اصل بات کا علم تک نہیں ہو سکا۔ اب سرنگ آسانی سے آگے بڑھ جائے گی اور ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا''...... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن وہ آدمی کون تھا جسے چارہ بنایا گیا ہے''...... کارمن نے کہا۔

''ایک عام مزدور تھا۔ ہم نے اسے بھاری رقم دے کر وہاں اس لئے بھیجا تھا کہ وہاں وہ گھومتا پھرتا رہے۔ ہم نے اسے بتایا تھا کہ اس ویران جگہ پر چور چھپ جاتے ہیں اور رات کو مشینری کے پرزے کھول کر لے جاتے ہیں۔ وہ وہاں گھوم پھر کر چوروں کے آنے جانے کے زمین پر ابھرنے والے نشانات کو چیک کرے۔ یہ مزدور دیہات میں جہاں یہ رہتا ہے وہاں سراغ رساں کے طور پر جسے مقامی زبان میں کھوجی کہتے ہیں، بہت مشہور تھا۔ اسے جب بھاری رقم ملی تو وہ فوراً چوروں کے نشانات کھوجنے پر تیار ہو گیا اور

پھر وہ جیسے ہی اس چٹان کے اوپر والے حصے میں پہنچا ہم نے اس کے جسم کے ساتھ بندھا ہوا بم بلاسٹ کر دیا''...... جیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ لیکن پھر بھی چند روز کے لئے سرنگ کا کام بند کر دیا جائے تو بہتر ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اخباری نمائندے اور الیکٹرونک میڈیا کے لوگ وہاں آ جائیں اور اصل بات سامنے آ جائے''...... کارمن نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا لیکن آپ کو فون کرنے کا ایک اور مقصد بھی ہے''...... جیگر نے کہا۔

''وہ کیا''...... کارمن نے چونک کر پوچھا۔

''مجھے اطلاع ملی ہے کہ کروگی جلادوں نے عمران پر قاتلانہ حملہ کیا ہے اور یہ حملہ کامیاب رہا ہے''...... جیگر نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تمہیں کیسے اطلاع ملی ہے اور عمران کی اب کیا پوزیشن ہے''...... کارمن نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

''کروگی جلادوں کے انچارج موگی نے مجھے فون کیا تھا۔ وہ میرا دوست ہے۔ اس نے مجھے فون کر کے بتایا ہے کہ یہ حملہ کل شام کو کیا گیا ہے۔ اس نے مجھے کل شام کو ہی اطلاع دے دی تھی''...... جیگر نے کہا۔

''کل شام کو اطلاع دی اور تم مجھے آج بتا رہے ہو۔ تمہیں فوراً مجھے فون کرنا چاہئے تھا۔ یہ سب سے اہم خبر ہے۔ یہودیوں کا سب سے بڑا دشمن ہلاک ہو جائے اس سے بڑی خوشخبری اور کیا ہو

سکتی ہے''...... کارمن نے تیز لہجے میں کہا۔

''میں عمران کے بارے میں درست معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن یہ معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ اسے کس ہسپتال میں لے جایا گیا ہے کیونکہ تمام سرکاری اور نجی ہسپتالوں میں چیکنگ کر لی گئی ہے لیکن کہیں سے اس کا پتہ نہیں چل سکا تو میں نے وزارت خارجہ میں اپنے ایک دوست کو فون کیا کیونکہ عمران کا تعلق وزارت خارجہ کے سیکرٹری سرسلطان سے بے حد قریب ہے اس لئے مجھے یقین تھا کہ وزارت خارجہ کو اس کی اطلاع مل چکی ہو گی اور پھر وہی ہوا۔ وہاں سے ایک سپیشل ہسپتال کے بارے میں علم ہوا۔ وہاں کا فون نمبر بھی مل گیا تو میں نے وہاں فون کیا تو پتہ چلا عمران وہاں موجود ہے اور ابھی تک زندہ ہے''...... جیگر نے کہا۔

''وہ اگر زندہ ہے تو پھر حملہ کامیاب کیسے ہوا''...... کارمن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میری کروگی جلادوں کے انچارج موگی سے بات ہوئی ہے۔ وہ رسم کے مطابق تین دن یہاں رہیں گے۔ اس نے بتایا ہے کہ مقدس خنجر پر مقدس زہر لگا ہوتا ہے جو کسی انسان کے جسم میں چلا جائے تو پھر اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ تین روز کے اندر ہر صورت میں اس کی موت واقع ہو جاتی ہے اس لئے یہ رسم ہے کہ کروگی جلاد حملہ کرنے کے بعد تین روز تک وہیں رہتے ہیں اور جب شکار کی موت کی خبر حتمی ہو جاتی ہے تو پھر کروگی جلاد واپس

جاتے ہیں''...... جیگر نے جواب دیا۔

''کیا یہ بات حتمی اور یقینی ہے''...... کارمن نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ سو فیصد یقینی اور حتمی''...... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن موجودہ دور میں ہر قسم کے زہروں کا علاج تلاش کر لیا گیا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مقدس زہر کا علاج ہی نہ ہو سکے۔ پاکیشیائی حکام غیر ممالک سے بھی تو امداد لے سکتے ہیں''...... کارمن نے کہا۔

''میں نے اس نکتے پر مزید چیکنگ کرائی ہے۔ اس ہسپتال کے ایک جونیئر ڈاکٹر کو بھاری رقم دلوا کر اس سے پوری تفصیل سے معلومات حاصل کی گئی ہیں''...... جیگر نے کہا۔

''کیا معلومات ملی ہیں''...... کارمن نے پوچھا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے اسے عمران کی موت پر یقین نہ آ رہا ہو۔

''عمران مسلسل بے ہوش ہے اور اس کی حالت روز بروز بگڑتی چلی جا رہی ہے۔ اس کے خون کے ٹیسٹ سے بھی ڈاکٹروں کو بھی معلوم ہو گیا ہے کہ اس کے خون میں کوئی زہر موجود ہے لیکن یہ زہر کون سا ہے اس کا علم نہیں ہو سکا اور نہ ہی ان کا کوئی علاج کارگر ثابت ہو رہا ہے۔ انچارج ڈاکٹر نے خون ٹیسٹ کی رپورٹ بذریعہ فیکس غیر ممالک کے بڑے ہسپتالوں کو بھجوا کر معلومات حاصل کی ہیں لیکن سوائے اس کے کہ یہ کوئی نامعلوم یا غیر دریافت شدہ

زہر ہے اور کوئی بات سامنے نہیں آ سکی اور ڈاکٹروں نے اپنے طور پر ہر قسم کے زہر کا علاج کیا لیکن کوئی علاج بھی کارگر ثابت نہیں ہو رہا اور ڈاکٹر بھی اب مایوس ہو کر کہہ رہے ہیں کہ مریض زیادہ سے زیادہ تین چار روز تک زندہ رہ سکے گا اس سے زیادہ نہیں“...... جیگر نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”کروگی جلاد کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں“...... کارمن نے پوچھا۔

”ہوٹل الپائن میں“...... جیگر نے جواب دیا۔

”کہاں حملہ کیا تھا انہوں نے عمران پر“...... کارمن نے پوچھا۔

”اس کے فلیٹ کے سامنے سڑک پر۔ وہ جو گیراج استعمال کرتا ہے وہ سڑک پر ہے۔ وہ گیراج میں کار کھڑی کر کے جیسے ہی باہر آیا چاروں طرف سے اس پر خنجروں کا حملہ کر دیا گیا۔ پھر کروگی جلاد اپنے اپنے خنجر لینے کے لئے دوڑ کر اس کی طرف اس طرح آئے جیسے عام لوگ کوئی واقعہ دیکھ کر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے مقدس خنجر واپس اٹھائے اور پھر مختلف سائیڈوں سے نکل کر غائب ہو گئے۔ البتہ ایک خنجر سڑک پر گرنے اور اس پر عمران کا جسم آ جانے کی وجہ سے نہ مل سکا۔ باقی تینوں مقدس خنجر واپس حاصل کر لئے گئے ہیں“...... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ عمران کا خاتمہ یقینی ہو چکا ہے چاہے آج ہو یا کل۔ بہرحال ہو جائے گا لیکن تم نے جو دھماکے کئے ہیں ان کا خیال رکھنا۔ وہ اس عمران سے بھی زیادہ اہم

معاملہ ہے“...... کارمن نے کہا۔

”آپ فکر مت کریں۔ وہاں بھی صورت حال مکمل طور پر ہمارے قابو میں ہے“...... جیگر نے کہا۔

”اوکے۔ کوئی خاص بات ہو تو مجھے ضرور بتانا۔ گڈ بائی“۔ کارمن نے کہا اور دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھا اور میز پر موجود شراب کا گلاس اٹھا کر منہ سے لگا لیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

ٹائیگر، عمران اور جوزف کے ساتھ جیپ میں سوار ہو کر کافرستان میں شاتم کے علاقے میں واقع کروگی معبد گیا تھا۔ پھر وہاں سے واپسی پر جیپ رانا ہاؤس لے جائی گئی جہاں سے عمران اور ٹائیگر نے اپنی اپنی کاریں لیں۔ عمران تو اپنے فلیٹ کی طرف چلا گیا جبکہ ٹائیگر نے راگو کلب کا رخ کیا کیونکہ اسے کل اطلاع ملی تھی کہ راگو کلب کو اس کا مالک اور جنرل مینجر جیمز فروخت کر کے واپس ایکریمیا جا رہا ہے۔ جیمز، ٹائیگر کا بہت اچھا دوست تھا۔ وہ چونکہ جرائم یا اسمگلنگ میں ملوث نہ تھا اس لئے ٹائیگر کی اس سے خاصی دوستی تھی۔ راگو کلب کا بزنس بہت اچھا جا رہا تھا اس لئے یہ خبر کہ جیمز راگو کلب کو فروخت کر رہا ہے، اس کے لئے حیرت کا موجب بنی تھی۔ انڈر ورلڈ سے تعلق رکھنے کی وجہ سے اس کے ذہن میں یہ خیال آیا تھا کہ انڈر ورلڈ کے کسی مافیا نے راگو کلب کے

بزنس پر قبضہ کرنے کے لئے جیمز کو دھمکی دی ہو گی جس کی وجہ سے جیمز اپنا کلب فروخت کرنے پر مجبور ہو گیا ہو گا اسی لئے ٹائیگر اس سے مل کر معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اگر واقعی کسی دھمکی کی وجہ سے جیمز کلب فروخت کر رہا ہے تو اسے روکا جائے اور دھمکی دینے والوں کو سبق سکھایا جا سکے۔ تھوڑی دیر بعد وہ راگو کلب پہنچ گیا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر اس نے جیب میں ڈالا اور تیز تیز قدم اٹھاتا مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہال میں خاصے افراد موجود تھے اور ان سب افراد کا تعلق اونچے گھرانوں سے تھا کیونکہ یہ کلب اپنے صاف ستھرے ماحول کی وجہ سے ہی دارالحکومت میں مقبول تھا۔ کاؤنٹر پر دو مرد اور دو لڑکیاں موجود تھیں۔

"ہیلو وکی"...... ٹائیگر نے کاؤنٹر پر موجود ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مسٹر ٹائیگر آپ"...... اس آدمی نے ایک جھٹکے سے سٹول سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے سنا ہے کہ کلب فروخت ہو رہا ہے۔ کیوں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"آپ نے درست سنا ہے۔ ہم سب بھی بے حد پریشان ہیں کہ چیف نجانے کیوں اچانک کلب فروخت کرنے پر تل گیا ہے۔ اس وقت بھی ایک پارٹی چیف کے آفس میں موجود ہے۔ آپ پلیز

چیف کو روکیں۔ آپ کے تو وہ گہرے دوست ہیں“...... وکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کون ہے پارٹی“...... ٹائیگر نے پوچھا۔ اس کا خیال تھا کہ کوئی انڈر ورلڈ کی پارٹی ہو گی۔

”سیٹھ یعقوب ہیں۔ ٹرانسپورٹ کے ٹھیکیدار ہیں۔ یہ اللہ کی شان ہے جناب“...... وکی نے کہا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ کون ہے یہ سیٹھ یعقوب۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں“...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

”یہ پہلے سیٹھ اعظم کا ڈرائیور تھا۔ اس کا بھائی کروگی ہے۔ سیٹھ اعظم کو بڑے ٹھیکے لینے تھے۔ سیٹھ یعقوب اپنے بھائی کے کہنے پر اسے کروگ معبد لے گیا۔ سنا ہے کہ وہاں سیٹھ اعظم نے کروگ دیوتا کو دو انسانی جانوں کی قربانی دی اور اسے بڑے ٹھیکے مل گئے جو پل بنانے کے ہیں۔ اس نے ان ٹھیکوں کے لئے ٹرانسپورٹ کا ٹھیکہ اپنے ڈرائیور یعقوب کو دے دیا اور اب وہ سیٹھ یعقوب ہے“...... وکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تمہیں اس تفصیل کا علم کہاں سے ہوا ہے“...... ٹائیگر نے حیران ہو کر پوچھا۔

”سیٹھ یعقوب پہلے میرے محلے میں رہتا تھا۔ اب کسی پوش کالونی میں شفٹ ہو گیا ہے۔ وہاں محلے کے ہر آدمی کو اس کا علم ہے“...... وکی نے جواب دیا۔

”اچھا۔ میرے لئے تو یہ نئی بات ہے۔ بہرحال اپنے چیف کو میرے بارے میں بتا دینا۔ میں اس کے آفس جا رہا ہوں“۔ ٹائیگر نے کہا اور وکی کے اثبات میں سر ہلانے پر ٹائیگر مڑ کر ایک راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری میں داخل ہوتے ہی اسے جیمز کے آفس سے ایک آدمی نکلتا دکھائی دیا جبکہ جیمز دروازے کے باہر تک اسے چھوڑنے آیا تھا۔ ٹائیگر نے غور سے اس آدمی کو دیکھا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہی سابقہ ڈرائیور اور موجودہ سیٹھ یعقوب ہے۔ اس نے سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ واقعی نیا نیا امیر ہوا ہے۔

”آؤ ٹائیگر آؤ“...... جیمز نے ٹائیگر کا اپنے آفس کے دروازے پر ہی استقبال کرتے ہوئے کہا۔

”یہ کون ہے جس کو تم دروازے تک چھوڑنے آئے ہو“۔ ٹائیگر نے آفس میں داخل ہو کر رسمی سلام دعا کے بعد کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”اس کا نام سیٹھ یعقوب ہے۔ البتہ کہا جاتا ہے کہ یہ پہلے سیٹھ اعظم کا ڈرائیور تھا مگر اب خود سیٹھ ہے“...... جیمز نے اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر کسی کو دو ڈبے جوس لانے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

”مجھے وکی نے تفصیل بتائی ہے۔ وہ اس کا سابق محلے دار ہے

لیکن یہ تمہارے پاس کیوں آیا تھا"...... ٹائیگر نے کہا تو جیمز نے ایک طویل سانس لیا۔

"میں یہ کلب فروخت کر رہا ہوں اور مستقل طور پر واپس ایکریمیا جا رہا ہوں۔ اسی سلسلے میں سیٹھ یعقوب آیا تھا۔ وہ یہ کلب خریدنا چاہتا ہے لیکن رقم کم لگا رہا ہے"...... جیمز نے قدرے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں جوس کے دو ڈبے موجود تھے جن میں سٹرا موجود تھے۔ اس نوجوان نے ایک ڈبہ ٹائیگر کے سامنے اور ایک جیمز کے سامنے رکھا اور خالی ٹرے اٹھائے واپس مڑ کر آفس سے باہر چلا گیا۔

"جوس کے لئے تھینکس۔ لیکن یہ بتاؤ کہ تم کلب کیوں فروخت کر رہے ہو۔ سچ سچ بتانا"...... ٹائیگر نے کہا تو جیمز بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا یہ فقرہ بتا رہا ہے کہ تم سمجھ رہے ہو کہ میں کلب کسی کی دھمکی پر فروخت کر رہا ہوں۔ یہ بات نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو تم سمیت انڈر ورلڈ میں میرے اور بھی کئی دوست ہیں جو ایسی دھمکیوں سے نمٹنا جانتے ہیں"...... جیمز نے کہا۔

"تو پھر تمہیں کیا ہوا ہے کہ اچھا خاصا چلتا کاروبار فروخت کرنے پر تل گئے ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تمہاری یہ بات درست ہے کہ کلب بہت منافع میں جا رہا

ہے اور اس کی ساکھ بھی بے حد اچھی ہے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ ایکریمیا میں میرے والد کا بھی کلب کا ہی کاروبار ہے۔ ان کی ملکیت میں ایکریمیا کے مختلف بڑے شہروں میں چار کلب ہیں۔ میں ان کا اکلوتا بیٹا ہوں۔ میری والدہ پہلے ہی طلاق لے کر علیحدہ ہو چکی ہیں۔ اس طلاق میں میرے والد کا قصور تھا اس لئے میں بھی والدہ کے ساتھ ہی والد کے خلاف تھا۔ پھر میں والدہ کو لے کر یہاں پاکیشیا آ گیا۔ یہاں یہ کلب میں نے چلایا جو اچھا چل رہا ہے۔ کچھ عرصہ قبل میری والدہ وفات پا گئیں۔ میں نے سوچا کہ والد کے پاس واپس چلا جاؤں لیکن پھر میں خاموش ہو گیا کہ والد خود بلائیں گے لیکن انہوں نے پلٹ کر پوچھا بھی نہیں۔ اب میرے والد وفات پا گئے ہیں۔ البتہ فوت ہونے سے پہلے انہوں نے تمام کلب اور دیگر جائیداد میرے نام کر دی ہے اس لئے میں یہ کلب فروخت کر کے ایکریمیا جا رہا ہوں تاکہ وہاں والد کی جائیداد سنبھال سکوں"...... جیمز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں لیکن تم کتنے مانگ رہے ہو کلب کے اور سیٹھ یعقوب کتنے دے رہا تھا"...... ٹائیگر نے جوس سپ کرتے ہوئے کہا۔

"جو میں مانگ رہا ہوں وہ اس کا نصف بھی نہیں دے رہا۔ بہرحال چھوڑو۔ کوئی نہ کوئی اچھا گاہک آ ہی جائے گا"...... جیمز نے کہا۔

”تمہیں جلدی ہو گی۔ اگر کہو تو میں سیٹھ یعقوب سے بات کروں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر وہ واقعی اس قابل ہے کہ یہ کلب خرید سکے تو خرید لے گا“...... ٹائیگر نے کہا۔

”ہاں۔ کوشش کر دیکھو۔ مجھے واقعی بے حد جلدی ہے۔ وہاں میرا نقصان ہو رہا ہے۔ میں نے دس کروڑ روپے مانگے ہیں اور وہ چار کروڑ پر رکا ہوا ہے“...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کہاں رہتا ہے یہ سیٹھ یعقوب“...... ٹائیگر نے کہا تو جیمز نے سامنے میز پر پڑا ہوا کارڈ اٹھا کر ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔

”یہ کارڈ دے گیا ہے۔ اس پر اس کے آفس اور رہائش گاہ کا پتہ اور فون نمبر درج ہے“...... جیمز نے کہا تو ٹائیگر نے کارڈ کو غور سے دیکھا۔ اس میں سیٹھ یعقوب کی رہائش گاہ گرین کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ لکھی ہوئی تھی۔

”او کے۔ میں دیکھتا ہوں اور اگر سیٹھ یعقوب نہیں خریدتا تو میں چند لوگوں کو جانتا ہوں۔ وہ کوئی نہ کوئی معقول گاہک تلاش کر لیں گے۔ صرف انہیں چند پرسنٹ کمیشن دینا ہو گا“...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”وہ دے دیں گے لیکن معقول معاوضہ بھی مل جائے اور کام بھی جلدی ہو جائے“...... جیمز نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

”ایسا ہی ہو گا۔ بہرحال چند روز تو لگ ہی جائیں گے۔ بڑی رقم کا سودا ہے“...... ٹائیگر نے کہا تو جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا

تو ٹائیگر آفس سے باہر آ گیا۔ اسے کلب کی فروخت کے لئے سیٹھ یعقوب سے ملنے کی اتنی خواہش نہیں تھی جتنی یہ تھی کہ کروگ دیوتا کو اس کے سیٹھ اعظم نے انسانی قربانیاں دیں تو اسے پلوں کے ٹھیکے مل گئے اور اس نے اپنے ڈرائیور یعقوب کو ٹرانسپورٹ کا ٹھیکہ دے کر سیٹھ یعقوب بنا دیا۔ یہ بات اس کے حلق سے نہ اتر رہی تھی۔ کروگ دیوتا اور اس کے بارے میں تو کافی دنوں سے وہ کام کر رہے تھے اس لئے اس نے سیٹھ یعقوب سے مل کر اصل بات معلوم کرنے کا فیصلہ کیا۔ کار میں بیٹھ کر اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور اسے آن کر کے اس نے کارڈ پر لکھا ہوا سیٹھ یعقوب کا فون نمبر پریس کر دیا۔

”پرسنل سیکرٹری ٹو سیٹھ یعقوب بول رہی ہوں“...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”میرا نام ٹائیگر ہے اور کلب کے سلسلے میں مجھے سیٹھ یعقوب سے ملنا ہے۔ کیا وہ کوٹھی پر ہیں یا نہیں“...... ٹائیگر نے کہا۔

”وہ ہیں تو کوٹھی پر لیکن کیا آپ کی ملاقات طے ہے“۔ پرسنل سیکرٹری نے پوچھا۔

”ملاقات تو طے نہیں ہے لیکن انہیں کہیں کہ راگو کلب کا سودا سیٹھ صاحب کی مرضی سے فسخ کرا سکتا ہوں“...... ٹائیگر نے کہا۔

”او کے۔ ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں“...... تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد

کہا گیا۔

"یس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"آپ کوٹھی پر آ جائیں۔ آپ کی ملاقات سیٹھ صاحب سے ہو جائے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میں آ رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا اور سیل فون آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار گرین کالونی کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی اور ٹائیگر سوچ رہا تھا کہ جس آسانی سے سیٹھ یعقوب ملاقات کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کلب خریدنے میں واقعی سنجیدہ ہے۔ گرین کالونی میں داخل ہو کر وہ کوٹھی نمبر آٹھ کے جہازی سائز کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گیا۔ اس نے تین بار زور سے ہارن بجایا تو پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان جس نے باقاعدہ سیکورٹی کی یونیفارم پہنی ہوئی تھی باہر آ گیا۔

"میرا نام ٹائیگر ہے اور سیٹھ صاحب نے مجھے ملاقات کا وقت دیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"آپ رکیں۔ میں آتا ہوں"...... اس نوجوان نے کہا اور واپس مڑ کر کھڑکی میں غائب ہو گیا تو کھڑکی بند کر دی گئی۔ تقریباً پانچ منٹ بعد بڑا گیٹ آٹومیٹک انداز میں کھل گیا۔

"آیئے جناب"...... اس نوجوان نے کہا اور ٹائیگر کار اندر لے گیا۔ ایک سائیڈ پر پورچ میں سفید رنگ کی نئے ماڈل کی شاندار

کار موجود تھی۔ ٹائیگر نے اپنی کار اس کار کے ساتھ روکی اور پھر نیچے اترا تو وہی سیکورٹی والا اس کے قریب آ گیا۔

"آیئے جناب"...... اس آدمی نے کہا اور عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے چلتا ہوا عمارت میں داخل ہوا اور پھر ایک راہداری سے گزرتے ہوئے وہ ایک دروازے کے سامنے رک گئے۔

"تشریف لے جائیں۔ سیٹھ صاحب اندر موجود ہیں"۔ سیکورٹی والے نے دروازے کے سامنے رکتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... ٹائیگر نے کہا اور دروازے کو دبایا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ ٹائیگر اندر داخل ہوا تو یہ کمرہ سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ کمرے کے درمیان ایک مستطیل شکل کی میز تھی جس کے گرد کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ سامنے ایک کرسی پر سیٹھ یعقوب بیٹھا ہوا تھا۔ یہ وہی آدمی تھا جس سے کلب کی راہداری میں ٹائیگر کی ملاقات ہوئی تھی۔ اس کی آنکھوں میں بھی شناسائی کی چمک ابھر آئی تھی۔

"میرا نام ٹائیگر ہے"...... ٹائیگر نے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تم راگو کلب کی راہداری میں ملے تھے"...... سیٹھ یعقوب نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو یہاں آیا ہوں۔ جیمز میرا دوست ہے۔ اس نے جو کچھ مانگا ہے وہ راگو کلب کی ساکھ اور بزنس کے مطابق

درست ہے لیکن اگر تمہارے پاس اتنا سرمایہ نہیں ہے تو بقیہ سرمائے کا انتظام میں کر سکتا ہوں، معمولی سے منافع پر۔ تم اس کلب سے کما کر بھی وہ واپس کر سکتے ہو۔ اس طرح بہت کم قیمت پر تمہیں اچھا اور زبردست بزنس مل سکتا ہے''..... ٹائیگر نے کہا۔

''میں نے جو قیمت لگائی ہے وہ ٹھیک ہے۔ اگر تمہیں اور تمہارے دوست کو منظور ہو تو ٹھیک ہے ورنہ کلب کسی اور کو فروخت کر دو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے''..... سیٹھ یعقوب نے کہا۔

''سوچ لو۔ سیٹھ اعظم بھی اس میں دلچسپی لے سکتا ہے''۔ ٹائیگر نے کہا تو سیٹھ یعقوب بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''سیٹھ اعظم کا نام تم نے کیوں لیا ہے''..... سیٹھ یعقوب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ تم، تمہارا بھائی اور سیٹھ اعظم سب کروگی ہیں۔ کروگ دیوتا کے ماننے والے اور سیٹھ اعظم کو دو پلوں کے ٹھیکے ایسے ہی نہیں ملے ہیں جن سے نہ صرف وہ بہت بڑا سیٹھ بن گیا ہے بلکہ اس نے تمہیں بھی سیٹھ بنا دیا ہے''..... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ جب سے میں کروگی بنا ہوں میرے پاس دولت خود بخود بھاگتی ہوئی آ رہی ہے اور سیٹھ اعظم تو پہلے ہی بڑا سیٹھ تھا اور اب بھی ہے''..... سیٹھ یعقوب نے کہا۔

''کہاں بن رہے ہیں یہ پل۔ کیا دارالحکومت میں یا کہیں باہر''..... ٹائیگر نے ویسے ہی رواداری میں پوچھا۔

''میدانی علاقے کشار میں''..... سیٹھ یعقوب نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ پل تو بنتے ہی رہتے ہیں اور ٹھیکیدار کماتے رہتے ہیں۔ کلب کی بات کرو خریدنا ہے یا نہیں''..... ٹائیگر نے کہا۔

''جو رقم میں نے بتائی ہے اسی میں خریدوں گا ورنہ نہیں''۔ سیٹھ یعقوب نے دوٹوک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ تمہاری مرضی ہے۔ گڈ بائی''..... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''سیٹھ اعظم نے دو انسانی قربانیاں دی ہیں۔ کیا صرف ان پلوں کے لئے''..... ٹائیگر نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا جیسے رواداری میں بات کر رہا ہو۔

''ہاں۔ ان کے بغیر کام نہیں ہو رہا تھا''..... سیٹھ یعقوب نے بھی اسی طرح رواداری میں جواب دے دیا۔

''اوکے شکریہ۔ گڈ بائی''..... ٹائیگر نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ باہر آیا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک اور رہائشی کالونی کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ اس کالونی میں اس کا ایک دوست رحمت رہتا تھا جو وزارت مواصلات کے سنٹرل سیکرٹریٹ میں سیکشن آفیسر تھا۔ اس سے اکثر آفیسرز کلب میں ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ رحمت کو مشینی جواء کھیلنے کی بہت عادت

تھی اور اسی لئے وہ باقاعدگی سے آفیسرز کلب میں آتا رہتا تھا۔ اس طرح ان کلبوں میں بھی اس کی آمد و رفت رہتی تھی جہاں مشینی جواء کے انتظامات تھے اور شاید یہ اس کی قسمت تھی کہ وہ مشینی جواء میں بہت کم ہارتا تھا جبکہ زیادہ تر اس کی ہی جیت ہوتی تھی۔ اس جوئے میں جیت کی وجہ سے وہ خاصی خوشحال زندگی گزار رہا تھا۔ ٹائیگر کو معلوم تھا کہ اس وقت وہ اپنی رہائش گاہ پر ہی ہو گا کیونکہ کلب رات گئے ہی لوگ جایا کرتے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ شار کالونی کی ایک متوسط درجے کی کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ چکا تھا۔ کار سے نیچے اتر کر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک آدمی باہر آ گیا جو اپنے انداز اور لباس کے لحاظ سے ملازم لگتا تھا۔

''صاحب سے کہو کہ ٹائیگر آیا ہے۔ وہ میرے دوست ہیں''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''جی اچھا''...... ملازم نے کہا اور واپس مڑ کر چھوٹے پھاٹک سے اندر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور ٹائیگر نے کار اندر بڑھا دی اور ایک سائیڈ پر بنے ہوئے پورچ میں موجود ایک کار کے ساتھ اس نے اپنی کار روکی اور پھر نیچے اترا ہی تھا کہ برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر رحمت پورچ کی طرف آتا دکھائی دیا۔

''خوش آمدید ٹائیگر۔ آج ادھر کا راستہ کیسے بھول گئے''۔ رحمت نے قریب آ کر بڑے بے تکلفانہ انداز میں کہا اور مصافحے کے

لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

''ادھر سے گزر رہا تھا کہ ایک بات یاد آ گئی۔ میں نے سوچا ملاقات بھی ہو جائے گی اور معلومات بھی مل جائیں گی۔ تم ڈسٹرب تو نہیں ہوئے''...... ٹائیگر نے بھی اسی طرح بے تکلفانہ لہجے میں کہا اور بڑے بے تکلفانہ انداز میں مصافحہ کیا۔

''ہاں۔ اب بتاؤ کیا بات معلوم کرنی ہے''...... کمرے میں پہنچ کر کرسی پر بیٹھتے ہی رحمت نے کہا۔ ٹائیگر بھی سامنے ایک کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

''سیٹھ اعظم کو جانتے ہو''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''ہاں۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے''...... رحمت نے چونک کر کہا۔

''اسے پراسرار طور پر دو ملوں کا ٹھیکہ ملا ہے۔ اس کا بیک گراؤنڈ کیا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کوئی خاص بات ہے''...... رحمت نے چونک کر پوچھا۔

''میری ایک پارٹی یہ معلومات حاصل کرنا چاہتی ہے۔ ظاہر ہے وہ خود بھی وہی طریقہ استعمال کرنا چاہتی ہو گی جو سیٹھ اعظم نے استعمال کیا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔ اسی لمحے ایک ملازم مشروب کی بوتلیں اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک ایک بوتل جن میں سٹرا موجود تھے ٹائیگر اور رحمت کے سامنے رکھی اور مڑ کر واپس چلا گیا۔

''پھر تو تم ان معلومات کا معقول معاوضہ وصول کرو گے اور میں

کلب میں دس ہزار روپے ہار گیا ہوں''...... رحمت نے مشروب پیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر ہنس پڑا۔

''ٹھیک ہے۔ تم جو کچھ ہارے ہو وہ تمہیں مل جائے گا لیکن معلومات درست ہونی چاہئیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ویری گڈ۔ اب ہوئی ناں بات۔ رقم تو شو کرو تاکہ میرا موڈ بن جائے''...... رحمت نے بڑی ڈھٹائی سے کہا تو ٹائیگر نے جیب سے نوٹوں کی گڈی نکالی اور اس میں سے دس نوٹ نکال کر رحمت کی طرف بڑھا دیئے۔

''شکریہ۔ ناراض نہ ہونا۔ کل سے میں بہت پریشان تھا کیونکہ میں ہارنے والا آدمی نہیں ہوں لیکن دیکھو قدرت نے کیسے تمہیں بھیج دیا ہے''...... رحمت نے نوٹ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا تو ٹائیگر ہنس پڑا۔

''اچھا۔ اب تمہارا موڈ بن گیا ہوگا۔ اب بتاؤ کہ اس ٹھیکے کے پیچھے اصل کہانی کیا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یہ ٹھیکہ بہت بڑا تھا اور اس میں غیر ملکی کمپنیاں بھی دلچسپی لے رہی تھیں لیکن اچانک یورپ کے کسی ملک کے اعلیٰ حکام نے پاکیشیا کے اعلیٰ حکام سے بات چیت کی اور نتیجہ یہ کہ ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ یہ ٹھیکہ ہر صورت میں سیٹھ اعظم کو دیا جانا ہے۔ چنانچہ ہم نے باقی کمپنیوں پر دباؤ ڈالا اور انہیں دوسرے ٹھیکے دینے کے وعدے کر کے اس پر آمادہ کر لیا۔ یہ ٹھیکہ قرعہ اندازی کے ذریعے اوپن کیا گیا

اور پھر قرعہ اندازی کے لئے جو پرچیاں بنائی گئیں ان سب پرچیوں پر سیٹھ اعظم کی کمپنی کا نام لکھا اور پھر ظاہر ہے قرعہ اندازی میں سیٹھ اعظم کا نام ہی نکلا اور سب کی منظوری سے اسے ٹھیکہ دے دیا گیا''...... رحمت نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اتنے بڑے ٹھیکوں میں ایسا مذاق کیسے ہو سکتا ہے''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہاں پاکیشیا میں بہت کچھ ہوتا ہے''...... رحمت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آخر اس ٹھیکے میں ایسی کیا بات تھی کہ یورپ کے اعلیٰ حکام کو یہاں کے ایک ٹھیکیدار کو ٹھیکہ دلوانے کے لئے پاکیشیائی حکام پر دباؤ ڈالنا پڑا''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہیں بتا تو رہا ہوں یہ سنی سنائی بات ہے لیکن پھر بھی میرا نام نہ آئے''...... رحمت نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

''تم بے فکر رہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں جو کہتا ہوں وہی کرتا ہوں''...... ٹائیگر نے بھی آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

''سیٹھ اعظم کا صرف نام ہے۔ اصل میں یورپ کے لوگ اس ٹھیکے پر کام کر رہے ہیں جن میں ایک آدمی جیگر ہے جو سیٹھ یعقوب کا مینجر بنایا گیا ہے''...... رحمت نے کہا۔

''سیٹھ یعقوب تو ٹرانسپورٹ کا ٹھیکیدار ہے۔ پلوں کا تو نہیں ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

"اسی لئے تو اسے بنایا گیا ہے تاکہ اس کے تحت غلط کام کئے جائیں۔ ٹرانسپورٹ کے طور پر سنا ہے ایسی مشینری بھی منگوائی گئی ہے جو بہرحال پلوں کے کام نہیں آتی۔ اب کس کام آتی ہے یہ کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ بس یہ بات سمجھ لو کہ وہاں کوئی پراسرار کام ہو رہا ہے جس میں یورپی ملک کو دلچسپی ہے۔ اس سے زیادہ مجھے نہیں معلوم"...... رحمت نے کہا۔

"اوکے شکریہ۔ اب اجازت"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا تو رحمت بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ ٹائیگر کو کار تک چھوڑنے آیا۔ ٹائیگر نے کار کوٹھی سے باہر نکالی اور کچھ آگے آ کر اس نے کار روک دی اور جیب سے سیل فون نکال کر اس پر اس نے ٹون آن کی اور پھر عمران کے فلیٹ کے نمبر پریس کر دیئے۔ وہ عمران تک یہ پراسرار باتیں پہنچانا چاہتا تھا۔ اس کے ذہن کے مطابق پلوں کی آڑ میں کوئی بڑا کھیل کھیلا جا رہا تھا۔

"یس۔ سلیمان بول رہا ہوں"...... رابطہ ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں۔ عمران صاحب سے بات کرنا تھی"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تو تمہیں نہیں معلوم کہ صاحب پر خوفناک قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے۔ وہ ہسپتال میں ہیں اور انہیں ہوش ہی نہیں آ رہا۔ کہا جا رہا ہے جن خنجروں سے ان پر حملہ کیا گیا ہے ان پر کوئی پراسرار زہر لگا

ہوا تھا جس کی وجہ سے صاحب کی حالت مسلسل بگڑتی چلی جا رہی ہے۔ میں ایک ضروری کام کے لئے ابھی فلیٹ پر پہنچا ہوں"۔ دوسری طرف سے سلیمان نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کب ہوا اور کس نے حملہ کیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"خنجروں سے حملہ کیا گیا ہے۔ چار خنجر مارے گئے ہیں۔ ان میں سے تین شاید نکال لئے گئے۔ ایک ان کے جسم کے نیچے پڑا ملا ہے۔ میں مارکیٹ جانے کے لئے باہر نکلا تو سڑک پر لوگ اکٹھے ہو رہے تھے اور صاحب بے ہوش پڑے تھے۔ میں نے بھاگ کر انہیں اٹھایا تو ان کے جسم کے نیچے ایک خون آلود خنجر بھی پڑا تھا۔ صاحب کو چار زخم آئے تھے اور چاروں سے خون نکل رہا تھا۔ میں ٹیکسی میں ڈال کر صاحب کو ہسپتال لے گیا جہاں ڈاکٹر صدیقی نے زخم تو سی دیئے لیکن صاحب کو ہوش نہیں آ رہا جس کے لئے خون ٹیسٹ کیا گیا تو اس سے کسی نامعلوم زہر کا سراغ ملا لیکن زہر کا نام کسی کو معلوم نہ تھا۔ پھر ڈاکٹر صدیقی نے یورپ اور ایکریمیا کے بڑے ہسپتالوں کو خون کا ٹیسٹ فیکس کے ذریعے بھجوایا لیکن اب تک کوئی سراغ نہیں لگایا جا سکا اور صاحب کی حالت تیزی سے بگڑتی چلی جا رہی ہے"...... سلیمان نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ مجھے تو معلوم ہی نہیں ہے۔ وہ خنجر ہسپتال میں ہے یا تمہارے پاس ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''وہیں ہسپتال میں ہے''...... سلیمان نے جواب دیا۔

''میں ہسپتال جا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ باس کو صحت دے گا''۔ ٹائیگر نے کہا اور فون آف کر کے اسے جیب میں ڈالا اور پھر تیزی سے کار کو بھگاتا ہوا سپیشل ہسپتال کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

سپیشل ہسپتال کے سپیشل وارڈ کے ایک کمرے میں عمران آنکھیں بند کیے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کا جسم کاندھوں تک سرخ کمبل میں چھپا ہوا تھا۔ چہرہ ستا ہوا اور کافی حد تک سیاہی مائل نظر آ رہا تھا۔ کمرے میں دو ڈاکٹر اور دو نرسیں موجود تھیں جبکہ کمرے سے باہر عمران کے ساتھی پہنچ چکے تھے۔ تقریباً پوری ٹیم ہی تھی۔ جوانا بھی دیوار سے پشت لگائے کھڑا تھا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اس وقت شدید صدمے کی کیفیت سے گزر رہا ہے۔ جولیا کو ڈاکٹر صدیقی نے تقریباً ڈانٹ کر اپنے آفس میں بھجوا دیا تھا جبکہ صالحہ اس کے ساتھ تھی۔ جولیا کی آنکھوں سے آنسو برساتی نالے کی طرح بہہ رہے تھے لیکن منہ سے کوئی آواز نہ نکل رہی تھی۔

ڈاکٹر صدیقی نے عمران کے باقی ساتھیوں کو بھی کمرے سے باہر راہداری میں جانے کا کہا تھا لیکن وہ سب وہیں موجود تھے۔ وہ

سب اس طرح خاموش تھے جیسے ذرا اونچا بولنے سے کوئی قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ صفدر نے ڈاکٹر صدیقی سے کہہ دیا تھا کہ وہ کوئی شور نہیں کریں گے لیکن انہیں یہاں سے ہٹایا نہ جائے۔ کم از کم انہیں یہ تو اطمینان ہو کہ عمران ابھی زندہ ہے۔ یہاں سے جا کر وہ تو مسلسل وہم میں ہی پڑے رہیں گے اور پھر وہ سب راہداری کے آخر میں موجود دروازے کے زور سے کھلنے پر چونک پڑے۔ دروازے سے ٹائیگر نمودار ہوا۔ اس کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا۔ وہ تقریباً دوڑنے کے انداز میں آگے بڑھ رہا تھا۔

"مجھے کسی نے بتایا ہی نہیں۔ کیا ہوا ہے"...... ٹائیگر نے قریب آ کر کہا۔

"آہستہ بولو ٹائیگر۔ عمران صاحب کی حالت خاصی خراب ہے۔ شور ان کی حالت کو مزید خراب کر دے گا"...... صفدر نے آہستہ سے کہا۔

"میں اندر جا سکتا ہوں"...... ٹائیگر نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"صرف جھانک کر واپس آ جانا۔ ڈاکٹر صاحب نے انتہائی سختی سے ہدایت کی ہے"...... صفدر نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھ کر اس نے کمرے کے بند دروازے پر دباؤ ڈالا اور پھر دروازہ کھول کر وہ اندر چلا گیا۔ دروازہ اس کے عقب میں خود بخود بند ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ٹائیگر باہر آ گیا۔

اب اس کے چہرے پر گہری اداسی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"باس کی حالت خاصی خراب ہے۔ زہر کے بارے میں ڈاکٹر صدیقی کیا کہتے ہیں"...... ٹائیگر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"زہر ٹریس نہیں ہو رہا اور ہر قسم کے زہر کو ختم کرنے کے لئے جو ادویات ہیں وہ سب استعمال کر لی گئی ہیں۔ نجانے یہ کون سا زہر ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔ صرف صفدر ہی بول رہا تھا۔ باقی اس طرح خاموش تھے جیسے وہ اس سارے واقعہ سے لاتعلق ہو گئے ہوں۔

"کالا گڑھ میں ایک بوڑھا جوگی رہتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ زہروں اور ان کے تریاق پر اتھارٹی ہے۔ اسے لے آؤں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"یہ جوگی سانپ کے زہروں کے ماہر ہوتے ہیں۔ سانپ کے زہر کے تریاق ڈاکٹر صدیقی نے پہلے ہی آزما لئے ہیں۔ بیرون ملک سے بھی رائے لی گئی ہے لیکن کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا"۔ صفدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی راہداری کے آخر میں موجود دروازہ کھلا اور جوزف اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ڈبہ پکڑا ہوا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا آیا۔

"ڈبے میں کیا ہے جوزف"...... صفدر نے جوزف کے قریب آنے پر پوچھا۔

"اس میں باس کے زہر کا علاج ہے۔ آؤ دیکھو کیسے باس کے جسم سے زہر باہر آتا ہے"...... جوزف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہے کیا"...... صفدر نے پوچھا۔

"اس میں کموشیاں ہیں۔ چار کموشیاں جو باس کے جسم میں موجود زہر چوس لیں گی اور باس صحت مند ہو جائیں گے"۔ جوزف نے بڑے پریقین لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب جونکوں سے ہے جو خون چوستی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"یہ جونکوں کی ایک ایسی قسم ہے جو خون نہیں بلکہ زہر چوستی ہیں اور کموشی جھیل کے کنارے اگنے والی انتہائی زہریلی جھاڑیاں جنہیں کموشیاں کہا جاتا ہے ان جھاڑیوں میں ہی یہ پیدا ہوتی اور پلتی ہیں"...... جوزف نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کموش جھیل تو افریقہ میں ہو گی۔ یہ تمہیں یہاں پاکیشیا میں کہاں سے مل گئیں"...... صفدر نے کہا۔

"دارالحکومت سے کروش نگر جاؤ تو راستے میں ایک نالہ آتا ہے۔ اس نالے کے کنارے میں نے ایک بار کموشی جھاڑیاں دیکھی تھیں۔ وہ خودرو تھیں یا افریقہ سے آنے والے کسی آدمی نے ان کو یہاں لگایا تھا۔ مجھے نہیں معلوم۔ ان جھاڑیوں کو دیکھ کر میں بے حد حیران ہوا۔ پھر میں نے کار سے اتر کر انہیں چیک کیا تو مجھے ان

میں کموشیاں بھی نظر آ گئیں۔ آج جب میں نے اس خنجر کو سونگھا جس سے باس کو زخمی کیا گیا ہے تو مجھے اس میں سے کموشی جھاڑیوں کی مخصوص بو محسوس ہوئی۔ میں سمجھ گیا کہ خنجر پر دنیا کا سب سے قاتل زہر کموش زہر لگایا گیا ہے جس کا سوائے کموش جونک کے اور کوئی علاج نہیں ہے۔ چونکہ چار خنجر مارے گئے تھے اس لئے چار کموشیاں زہر چوس سکتی ہیں۔ میں فوراً وہاں پہنچا اور پھر میں نے چار کموشیاں مخصوص انداز میں پکڑیں اور انہیں اس ڈبے میں بند کر کے لے آیا ہوں۔ اب دیکھنا باس کیسے ٹھیک ہوتے ہیں"۔ جوزف نے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر تو اس کی اجازت نہیں دیں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ جونکیں خود بھی زہریلی ہوں گی۔ ایسا نہ ہو کہ الٹا عمران صاحب کے اندر مزید زہر چلا جائے۔ آخر انہوں نے دانت تو گاڑنے ہیں عمران صاحب کے جسم میں"...... صفدر نے کہا۔

"باس۔ اگر تمہاری جگہ ہوتا تو میری بات پر یقین کرتا۔ باس کو معلوم ہے کہ جوزف کبھی غلط بات نہیں کرتا اور سنو۔ اگر تم میں سے کسی نے مجھے روکنے کی کوشش کی تو میں باس کی جان بچانے کے لئے پورے پاکیشیا کو قربان کر سکتا ہوں"...... جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہمیں تم پر مکمل یقین ہے جوزف۔ لیکن ڈاکٹر صدیقی نے بہرحال اس کی اجازت نہیں دی"...... صفدر نے کہا۔

"پھر دوسری صورت یہ ہے کہ میں باس کو یہاں سے جبراً اغوا کر کے لے جاؤں اور ان کا علاج کروں۔ پھر جو راستے میں آئے گا ختم ہو جائے گا"...... جوزف نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ چیف کو کہا جائے کہ وہ ڈاکٹر صدیقی سے بات کرے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"چیف ان معاملات میں اصول پسند ہے اس لئے یہ ہمت ہمیں خود کرنا ہو گی۔ ڈاکٹر صدیقی ویسے بھی اشاروں میں عمران کی صحت یابی سے مایوسی کا اظہار کر چکے ہیں اس لئے جوزف کو کام کرنے دیا جائے۔ زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا۔ وہی جس کا اظہار ڈاکٹر صدیقی کر چکے ہیں لیکن میں نے دیکھا ہے کہ جوزف غلط بات نہیں کرتا۔ اس نے خنجر کو سونگھ کر جو بو سونگھی ہے اس کا علاج بھی تلاش کر لیا ہے۔ آؤ میرے ساتھ"...... ہم سب ڈاکٹروں اور نرسوں کو باہر نکال کر دروازہ اندر سے بند کر دیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"دروازہ بند کرنے پر وہ اسے زور زور سے کھٹکھٹائیں گے جس کے شور سے عمران صاحب کی طبیعت اور خراب ہو جائے گی اس لئے ہمیں پہلے ڈاکٹر صدیقی سے بات کرنی چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ۔ وہ اپنے آفس میں ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"تم دونوں جاؤ۔ سب کا جانا ٹھیک نہیں ہے"...... خاور نے کہا۔

"آؤ کیپٹن شکیل۔ اور جوزف تم ہمارے آنے تک باہر ہی رکو گے"...... صفدر نے کیپٹن شکیل اور جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"صفدر صاحب۔ میں پہلے یہ بتا دوں کہ اگر ڈاکٹر صدیقی نہ مانے تو پھر میں اپنی مرضی کروں گا۔ میں نے بہرحال باس کو صحت مند کرنا ہے یا پھر خود ان سے پہلے ختم ہو جانا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ ہم ڈاکٹر صدیقی کو منا لیں گے"...... صفدر نے اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں دروازے کی طرف مڑے ہی تھے کہ راہداری کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر صدیقی اور ان کے پیچھے جولیا اور صالحہ کو راہداری میں آتے دیکھ کر چونک پڑے۔

"دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرے۔ ایک اور دوا تجویز ہوئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ رحمت کرے گا"...... ڈاکٹر صدیقی نے قریب آ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر صدیقی صاحب نے بہت امید دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کرم کرے گا۔ میرے دل کو بھی سکون آ گیا ہے"...... جولیا نے

کہا۔

”ڈاکٹر صاحب۔ کتنے وقت کے بعد اس دوا کا رزلٹ سامنے آئے گا“...... صفدر نے کہا۔

”دس منٹ کے اندر“...... ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا۔

”تو پھر ہماری ایک گزارش بھی ہے“...... صفدر نے کہا تو ڈاکٹر صدیقی، جولیا اور صالحہ تینوں نے چونک کر صفدر کی طرف دیکھا۔

”آپ فرمائیں۔ آپ مجھے عمران سے کم عزیز نہیں ہیں“۔ ڈاکٹر صدیقی نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

”آپ کوشش کر لیں اللہ تعالیٰ رحمت کرے گا لیکن اگر آپ کی کوشش خدانخواستہ ناکام ہو جائے تو پھر ایک کوشش جوزف نے کرنی ہے۔ آپ منع نہیں کریں گے“...... صفدر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”جوزف کوشش کرے گا۔ کیا مطلب۔ کیسی کوشش“...... ڈاکٹر صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ تفصیل طلب بات ہے اور تفصیل کا فی الحال وقت نہیں ہے۔ آپ کو ہم نے صرف آگاہ کیا ہے۔ خدا کرے آپ کو کامیابی ہو اور معاملہ آپ کے ہاتھوں ہی درست ہو جائے۔ جس طرح آپ کوشش کر رہے ہیں اس طرح جوزف کا بھی حق ہے کہ وہ بھی کوشش کرے اور آپ اسے روکیں گے نہیں“...... صفدر نے گول مول سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پہلے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عمران کو صحت عطا کرے۔ ہم سب کا اصل مقصد تو یہی ہے“...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”کیا ہم بھی اندر آ سکتے ہیں ڈاکٹر صاحب“...... صفدر نے کہا۔

”ہاں آ جائیں لیکن آپ سب مکمل طور پر خاموش رہیں گے“...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور کمرے میں چلے گئے۔

”تم جاؤ۔ ہماری تو ہمت ہی نہیں ہو رہی عمران کا چہرہ دیکھنے کی۔ البتہ کامیابی ہو تو ہمیں ضرور بتا دیں“...... سوائے کیپٹن شکیل کے تقریباً سب نے ہی ایسی ہی بات کی تو صفدر نے جوزف کو اشارہ کیا اور پھر وہ جوزف اور کیپٹن شکیل کو ساتھ لے کر کمرے میں داخل ہو گیا۔ عمران کی حالت پہلے سے بھی زیادہ بگڑی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ ڈاکٹر صدیقی ایک نرس کے ساتھ مل کر ایک انجکشن تیار کرنے میں مصروف تھے۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور جوزف تینوں دروازے کے ساتھ ہی دیوار سے لگ کر کھڑے ہو گئے۔ عمران کی حالت دیکھ کر ان کے چہروں پر مزید اداسی ابھر آئی تھی۔ وہ خاموش کھڑے رہے۔ ڈاکٹر صدیقی نے عمران کو انجکشن لگایا اور پھر اس نے گھڑی دیکھی اور خاموش کھڑے ہو گئے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل کی نظریں بھی عمران کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں لیکن عمران کے چہرے پر چھائی ہوئی سیاہی بھی اسی طرح قائم تھی۔ ڈاکٹر صدیقی بار بار گھڑی دیکھ رہے تھے۔ البتہ کمرے میں گھمبیر اور تکلیف دہ

خاموشی طاری تھی۔

''نہیں۔ کوئی فرق نہیں پڑا''...... ڈاکٹر صدیقی نے کچھ دیر بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔

''اب غلام کو موقع دیں اور پھر دیکھیں کیسے فرق پڑتا ہے''۔ جوزف نے آگے بڑھتے ہوئے بڑے بے ساختہ لہجے میں کہا۔

''تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ پہلے مجھے بتاؤ''...... ڈاکٹر صدیقی نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''صفدر صاحب۔ ڈاکٹر صاحب کو روکیں ورنہ میں اپنے آقا کی زندگی کے لئے سب کچھ کر سکتا ہوں''...... جوزف نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ بدل گیا تھا۔

''پلیز ڈاکٹر صاحب۔ آپ نے اپنی کوشش کر لی ہے اب جوزف کو کرنے دیں''...... صفدر نے قدرے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''لیکن پہلے مجھے بتایا جائے کہ آپ کرنا کیا چاہتے ہیں۔ میں ڈاکٹر ہوں۔ مجھ سے اجازت لئے بغیر یہاں کوئی کچھ نہیں کر سکتا''...... ڈاکٹر صدیقی نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم سب باہر جاؤ۔ چلو باہر''...... اچانک جوزف نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

''یہ کیا کر رہے ہو جوزف۔ پاگل ہو گئے ہو۔ رکھو اسے جیب میں۔ ڈاکٹر صاحب نے اجازت دے دی ہے۔ میں ذمہ دار ہوں''۔

صفدر نے جوزف کو باقاعدہ ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''پھر انہیں سمجھا دو کہ میں جو کرنے والا ہوں اس میں مداخلت نہ کریں''...... جوزف نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

''پلیز ڈاکٹر صاحب''...... صفدر نے ڈاکٹر صدیقی سے کہا۔

''اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ ٹھیک ہے۔ اگر عمران کا انجام ایسا ہی لکھا تھا تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ ٹھیک ہے جو مرضی آئے کرو''...... ڈاکٹر صدیقی نے بڑے دکھ بھرے لہجے میں اور قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے جوزف۔ تم اپنا کام کرو''...... صفدر نے کہا تو جوزف نے آگے بڑھ کر عمران کے پیروں کی طرف سے کمبل اٹھا کر سائیڈ پر کیا۔ اب عمران کے دونوں پیر نظر آ رہے تھے۔ جوزف نے پنڈلی پر سے کپڑا اٹھایا اور پھر ڈبہ کھول کر اس نے اندر دو انگلیاں ڈالیں۔ دوسرے لمحے ہلکے رنگ کی انتہائی مکروہ شکل کی جونک باہر نکال کر اس نے اسے عمران کی پنڈلی پر رکھ دیا اور اس کی دم پکڑ کر ایک جھٹکے سے اسے اونچا کیا اور پھر ہاتھ ہٹا کر اس نے ڈبے کا ڈھکن لگا دیا۔ جونک کی دم واپس نیچے آ گئی اور اس کے ساتھ ہی جونک کا ہلکا رنگ تیزی سے سیاہ ہوتا نظر آنے لگ گیا۔ چند منٹ بعد جونک کی دم ایک بار پھر اونچی ہوئی تو جوزف نے چٹکی سے اس کی دم پکڑ کر ایک جھٹکے سے اسے اٹھایا اور دوسرے

ہاتھ سے ڈبہ کھول کر اس نے اسے واپس ڈبے میں ڈال دیا اور پھر چٹکی سے پہلے جیسی دوسری جونک ڈبے سے نکال کر عمران کی پنڈلی پر چھوڑ دی اور پھر جیسے ہی اس کی دم اونچی کی اس نے اپنے دانت عمران کی پنڈلی میں گاڑ دیئے۔ تھوڑی دیر بعد اس کی دم خودبخود اوپر کو اٹھی تو جوزف نے اسے چٹکی سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھایا اور اسے بھی ڈبے میں ڈال کر تیسری جونک نکال کر اس نے اسے عمران کی پنڈلی پر رکھ دیا۔ عمران کے تمام ساتھی خاموش کھڑے یہ تماشہ دیکھ رہے تھے۔ ڈاکٹر صدیقی کے چہرے پر تردد کے تاثرات نمایاں تھے اور عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی مایوسی نمایاں تھی کیونکہ دو جونکوں کے زہر چوسنے کے باوجود عمران کے چہرے پر موجود سیاہی ویسی کی ویسی ہی تھی۔ اس میں معمولی سی کمی بھی ظاہر نہ ہوئی تھی لیکن جوزف اپنے کام میں مگن تھا۔ اس نے تیسری جونک عمران کی پنڈلی پر رکھی اور اس کی دم اٹھا کر چھوڑ دی۔ اس کے ساتھ ہی عمران کے ساتھیوں کے ستے ہوئے چہروں پر یکلخت مسرت کی لہر سی دوڑنے لگی۔ ڈاکٹر صدیقی کے چہرے پر یکلخت حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ تیسری جونک نے جیسے ہی زہر چوسنا شروع کیا عمران کے چہرے پر نظر آنے والی سیاہی خاصی تیز رفتاری سے غائب ہونا شروع ہو گئی تھی اور چہرے پر جیسے زندگی بحال ہونے لگ گئی تھی اور پھر چوتھی جونک لگتے ہی ان سب کے چہرے مسرت سے جگمگا اٹھے۔

”کمال ہے۔ حیرت ہے۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ یہ کیسے ہو گیا“...... یکلخت ڈاکٹر صدیقی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بچے شعبدہ باز کے کرتب دیکھ کر حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہتے ہیں۔

جوزف نے جب چوتھی جونک کو جسے وہ کموشی کہتا تھا ڈبے میں ڈال کر ڈبے کا ڈھکن بند کیا تو سب سے پہلے صفدر نے آگے بڑھ کر جوزف کے کاندھے پر تھپکی دی۔

”گڈ شو جوزف۔ تم نے عمران کو نئی زندگی دلا دی ہے۔ گڈ شو“...... صفدر نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

”قادر جوشوا کی مہربانی ہے کہ اس نے مجھے سرخرو کر دیا ہے ڈاکٹر صاحب۔ میں نے آپ پر مشین پسٹل نکالا میں معافی چاہتا ہوں لیکن اس وقت اگر آپ مزید رکاوٹ بنتے تو میں واقعی گولی چلا دیتا۔ میں ان جونکوں کو چھوڑنے جا رہا ہوں۔ اب آقا بچ جائے گا اور یہی غلام کا انعام ہے“...... جوزف نے کہا اور ڈبہ اٹھائے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے چلنے کا انداز فاتحانہ تھا۔

ٹائیگر نے کار ریڈ لائن کلب کی پارکنگ میں روکی اور پھر پارکنگ کارڈ لے کر وہ کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ عمران کی طرف سے تسلی ہو جانے کے بعد اب وہ ان قاتلوں کو تلاش کرنے کی کوشش میں تھا جنہوں نے عمران پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ اس نے ڈاکٹر صدیقی کے پاس موجود خنجر کو غور سے دیکھا تو خنجر کے دستے کے قریب کروگ کا نشان بھی بنا ہوا تھا اور نیچے کروگ کا لفظ بھی موجود تھا اور جس ٹائپ کا زہر خنجر پر لگایا گیا تھا اس سے بھی ثابت ہوتا تھا کہ کروگی لوگ اس حملے میں استعمال کئے گئے ہیں۔ ٹائیگر نے سلیمان کا اس سلسلے میں انٹرویو لیا تھا کیونکہ حملے کے بعد عمران تک سب سے پہلے پہنچنے والا سلیمان ہی تھا۔ باقی تو سڑک سے گزرنے والے لوگ تھے۔

سلیمان نے اسے بتایا تھا کہ جب وہ سیڑھیاں اتر رہا تھا تو اس

نے ایک غیر ملکی کو تیزی سے گلی کے اندر دوڑ کر جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس آدمی کے ہاتھ میں خون آلود خنجر تھا۔ ٹائیگر نے سلیمان کی یہ بات سن کر گلی کا جائزہ لیا تو گلی میں ایک گداگر مستقل بیٹھا رہتا تھا اور آنے جانے والوں سے بھیک مانگتا رہتا تھا۔ ٹائیگر نے اس کو ایک بڑا نوٹ دے کر اس سے جو معلومات حاصل کیں ان کے مطابق اس نے خنجر لے کر دوڑتے ہوئے غیر ملکی کو دیکھا تھا اور اس گداگر نے بتایا تھا کہ دوڑتے ہوئے اس آدمی نے خنجر جیب میں ڈال لیا تھا اور پھر وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھ گیا جس کے بمپر پر سرخ رنگ کی اڑتی ہوئی پری موجود تھی اور ٹائیگر پہلے سے ہی جانتا تھا کہ یہ ٹیکسی کاریں جن کے بمپروں پر سرخ رنگ کی اڑتی ہوئی پریوں کی تصاویر بنی ہوئی تھیں ریڈ لائن کلب کے مینجر ڈیوڈ کی تھیں اور اس کا یہ پرائیویٹ کاروبار تھا۔ دارالحکومت میں تقریباً پچاس سے زیادہ اس کی ٹیکسیاں چلتی تھیں جن پر نشان کے طور پر سرخ رنگ کی اڑتی ہوئی پری کا اسٹیکر واضح طور پر لگا ہوتا تھا۔

چنانچہ ٹائیگر اس وقت ریڈ لائن کلب میں موجود تھا تاکہ ڈیوڈ سے مل کر جو اس کا دوست بھی تھا اس ٹیکسی کو ٹریس کر سکے جس میں بیٹھ کر عمران پر حملہ کرنے والا غیر ملکی گیا تھا۔ کلب میں خاصے افراد موجود تھے جن میں عورتیں بھی شامل تھیں۔ ہال میں شراب کی تیز بو پھیلی ہوئی تھی کیونکہ کلب ہال میں شراب بے دریغ استعمال کی جا رہی تھی۔ ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا گیا۔

"یس سر"...... کاؤنٹر پر موجود ایک نوجوان نے ٹائیگر کو باقاعدہ سلام کرتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر چونکہ اکثر یہاں ڈیوڈ سے ملنے آتا رہتا تھا اس لئے کلب کے ملازم اس سے اچھی طرح واقف تھے۔

"ڈیوڈ آفس میں ہے یا نہیں"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"آفس میں ہی ہیں۔ آپ جا سکتے ہیں۔ میں اطلاع کر دیتا ہوں"...... نوجوان نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا سائیڈ پر بنی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ ڈیوڈ کا آفس دوسری منزل پر تھا۔ گو لفٹ موجود تھی لیکن ٹائیگر، عمران کی پیروی کرتے ہوئے زیادہ تر سیڑھیاں استعمال کرتا تھا۔ پھر تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا ٹائیگر چند منٹ بعد دوسری منزل پر پہنچ گیا۔ اسے آتا دیکھ کر آفس کے باہر موجود دربان نے نہ صرف اسے سلام کیا بلکہ خود ہی دباؤ ڈال کر آفس کا دروازہ کھول دیا اور خود سائیڈ پر ہو گیا۔

"تھینکس"...... ٹائیگر نے کہا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے لمبے قد اور ورزشی جسم کا ڈیوڈ موجود تھا۔

"آؤ ٹائیگر۔ خوش آمدید"...... ڈیوڈ نے اٹھ کر میز کی سائیڈ سے ہو کر ٹائیگر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس نے پرجوش انداز میں مصافحہ کیا۔

"بیٹھو۔ تمہارے لئے تو جوس منگوانا پڑے گا"...... ڈیوڈ نے واپس اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی بہانے تم بھی کوئی کام کی چیز پی لو گے"...... ٹائیگر نے کہا تو ڈیوڈ بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر کے کسی کو دو ایپل جوس لانے کا کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آج کیسے چکر لگ گیا۔ کافی دنوں بعد آئے ہو"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"ایک کام ہے اور وہ تم ہی کر سکتے ہو"...... ٹائیگر نے کہا تو ڈیوڈ چونک پڑا۔

"کون سا کام"...... ڈیوڈ نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دارالحکومت میں تمہاری ٹیکسیاں چلتی ہیں اور ان سب ٹیکسیوں کو لال پری اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان سب کے بمپروں پر اڑتی ہوئی سرخ پری کا بڑا اسٹیکر لگا ہوتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... ڈیوڈ نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"پریشانی والی کوئی بات نہیں۔ اصل میں ایک آدمی جو غیر ملکی تھا، مطلب ہے پاکیشیائی نہ تھا، کنگ روڈ کی سائیڈ گلی سے دوڑتا ہوا سرور روڈ کی طرف گیا اور وہاں سے سرخ پری والی ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر چلا گیا۔ مجھے اس ٹیکسی ڈرائیور کو ٹریس کرنا ہے تاکہ میں اس سے معلوم کر سکوں کہ اس نے اس غیر ملکی کو کہاں ڈراپ کیا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس آدمی کے بارے میں کیا تفصیل ہے اور کس وقت کی بات ہے"...... ڈیوڈ نے پوچھا تو ٹائیگر نے اسے تفصیل بتا دی تو ڈیوڈ نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں شاید اس نے خود ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا اور اس بٹن کے پریس ہوتے ہی دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز سنائی دینے لگ گئی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس۔ ریڈ فیری ٹیکسی کنٹرول روم"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ حکم"...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تفصیلات نوٹ کرو"...... ڈیوڈ نے کہا اور پھر وہ تمام تفصیلات فون پر دوہرا دیں جو ٹائیگر نے اسے بتائی تھیں۔

"یس سر۔ نوٹ کر لی گئی ہیں"...... دوسری طرف سے جواب دیتے ہوئے کہا گیا۔

"تمام ڈرائیورز کو کال کرو اور انہیں یہ تفصیل بتا دو۔ جس ڈرائیور نے اس غیر ملکی کو کنگ روڈ کی درمیانی گلی سے پک کیا ہے وہ بتائے کہ اس نے اسے کہاں ڈراپ کیا ہے اور جیسے ہی یہ رپورٹ ملے تم نے فوری مجھے کال کر کے بتانا ہے۔ میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی کال کرتا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔ اس دوران ایک نوجوان ایپل جوس کے دو ڈبے آفس میں رکھ گیا تھا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا لیکن یہ غیر ملکی ہے کون"...... ڈیوڈ نے جوس کا ڈبہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اس نے میرے باس علی عمران پر قاتلانہ حملہ کیا ہے اس لئے میں اسے ٹریس کر رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ وہ بچ تو گیا ہے یا نہیں"...... ڈیوڈ نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ہو گیا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... ڈیوڈ نے کہا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"چیف۔ ڈرائیور اختر نے اطلاع دی ہے کہ اس نے اس غیر ملکی کو آپ کی بتائی ہوئی جگہ سے پک کر کے الپائن ہوٹل کے مین گیٹ پر ڈراپ کر دیا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم نے سن لیا ٹائیگر"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں۔ بے حد شکریہ۔ اب مجھے اجازت"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈیوڈ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر ٹائیگر اس سے مصافحہ کر کے

آفس سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار الپائن ہوٹل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ الپائن ہوٹل پہنچ کر اس نے پارکنگ میں کار روکی اور نیچے اتر کر اس نے پارکنگ بوائے سے کارڈ لیا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ہوٹل کے گیٹ کے اندر سائیڈ پر ایک بڑا سا کاؤنٹر موجود تھا جہاں دو آدمی موجود تھے۔ ان میں سے ایک آدمی کو دیکھ کر ٹائیگر چونک پڑا۔ یہ افضل تھا جسے ٹائیگر نے ایک کلب میں ملازمت دلوائی تھی۔ وہ یہاں کاؤنٹر کے پیچھے کھڑا کسی سے بات کر رہا تھا۔ پھر جیسے ہی اس کی نظر کاؤنٹر کی طرف بڑھتے ہوئے ٹائیگر پر پڑی تو وہ چونک پڑا۔

"سر۔ آپ یہاں۔ سر۔ میں افضل ہوں۔ آپ نے مجھے ملازمت دلائی تھی سر"...... افضل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے یاد ہے۔ لیکن تم تو کلب میں تھے۔ یہاں کب سے آ گئے ہو"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سر۔ دو ماہ سے میں ادھر ہوں۔ یہاں اچھی تنخواہ ہے اور اچھی جگہ تھی۔ مینجر صاحب نے مہربانی کی اور مجھے سلیکٹ کر لیا۔ آپ سر کیسے تشریف لائے ہیں۔ آپ کیا پئیں گے سر"...... افضل نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کسی تکلف کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے ایک آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کون سر۔ مجھے تفصیل بتائیں"...... افضل نے کہا تو ٹائیگر نے اسے تفصیل بتا دی۔

"اوہ سر۔ یہ چار کا گروپ تھا۔ ان چاروں نے اکٹھے کمرے بک کرائے تھے۔ گزشتہ چار دنوں سے یہ یہاں رہائش پذیر تھے۔ البتہ آج صبح یہ ہوٹل چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ یہاں کاؤنٹر سے ہی انہوں نے ٹیکسی ایئر پورٹ کے لئے ہائر کی ہے۔ میں کاؤنٹر پر ہی تھا جب وہ گئے تھے"...... افضل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان کا ریکارڈ تو موجود ہو گا تمہارے پاس۔ ان کے کاغذات وغیرہ"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر۔ میں دکھاتا ہوں سر"...... افضل نے کہا اور پھر کاؤنٹر کے نیچے سے اس نے ایک فائل نکالی اور اسے کاؤنٹر پر رکھ کر کھولا۔ اس میں ان مسافروں کے کوائف موجود تھے جو ہوٹل چھوڑ کر جا چکے تھے۔ ہوٹل میں موجود لوگوں کے کوائف کی فائل علیحدہ تھی۔ کچھ دیر تک چیکنگ کے بعد اس نے ایک صفحہ کھولا اور پھر فائل کو گھما کر اس کا رخ کاؤنٹر کی دوسری طرف کھڑے ٹائیگر کی طرف کر دیا۔

"یہ ہیں سر۔ وہ چار"...... افضل نے کہا تو ٹائیگر نے غور سے دیکھا۔ چار افراد کے کاغذات تھے۔ ان کی تصاویر کی کاپیاں بھی موجود تھیں۔ ٹائیگر نے ان کے ایڈریس پڑھے۔ یہ چاروں مصر کے دارالحکومت قاہرہ کے رہائشی تھے۔

"کیا ان کاغذات کی نقول مل سکتی ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کو تو انکار نہیں کیا جا سکتا۔ میں ابھی کاپیاں کرا کر دیتا ہوں"...... افضل نے کہا۔

"یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ ان چار دنوں میں جب یہ یہاں رہے ہیں ان سے کون کون ملنے آیا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ تو سر نہیں بتایا جا سکتا کیونکہ مہمان تو براہ راست کمروں میں چلے جاتے ہیں۔ یہاں کاؤنٹر پر تو ان کا اندراج نہیں ہوتا"۔ افضل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جس منزل پر ان کے کمرے تھے وہاں ڈیوٹی دینے والے ویٹر کو بلاؤ۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں یہ ویٹر سب سے زیادہ پہچانتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں کاپیاں کرا کر ویٹر کو لے آتا ہوں"...... افضل نے کہا تو ٹائیگر پیچھے ہٹ کر ایک سائیڈ پر رکھے گئے صوفوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا جبکہ افضل فائل اٹھائے کاؤنٹر سے نکل کر بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا تھا۔ پھر افضل کی واپسی تقریباً بیس منٹ بعد ہوئی۔ اس کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر ویٹر تھا۔

"یہ جلال ہے جناب۔ اس کی مستقل ڈیوٹی تیسری منزل پر ہے جہاں ان مصریوں کے کمرے تھے۔ میں نے اسے آپ کے بارے میں بتا دیا ہے۔ یہ آپ کو درست معلومات مہیا کرے گا"...... افضل

نے کہا اور پھر وہ خود کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"بیٹھو جلال"...... ٹائیگر نے ویٹر سے کہا۔

"شکریہ سر۔ میں یہاں ٹھیک ہوں۔ آپ فرمائیں مجھ سے کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں"...... ویٹر جلال نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں صرف اتنا معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ چاروں مصری چار روز یہاں رہے ہیں۔ اس دوران ان سے ملنے کون کون آتا رہا ہے۔ ظاہر ہے تم انہی کے بارے میں بتا سکو گے جن کو تم کسی بھی حیثیت سے جانتے ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جناب۔ اتفاق یہ ہے کہ ان چار دنوں میں ان سے ملنے صرف ایک آدمی آیا تھا اور اتفاق سے میں انہیں جانتا تھا ورنہ یہ لوگ خود ہوٹل سے باہر جاتے رہے ہیں لیکن ان سے ملنے اس آدمی کے علاوہ اور کوئی نہیں آیا"...... جلال ویٹر نے کہا۔

"کون آیا تھا"...... ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"ایک یورپی ہے جگیر۔ وہ سیٹھ یعقوب کی ٹرانسپورٹ فرم میں منیجر ہے۔ کشار علاقے میں دو پلوں کا ٹھیکہ سیٹھ اعظم کو ملا تھا۔ یہ یعقوب سیٹھ اعظم کا ڈرائیور تھا اور ہمارے محلے میں رہتا تھا۔ پھر یہ ٹھیکیدار بن گیا اور کسی کالونی میں شفٹ ہو گیا۔ یہ جگیر اس کا منیجر ہے۔ میں اس لئے جگیر کو جانتا ہوں کہ میرا بھائی اس کا ڈرائیور ہے جس روز یہ جگیر ان مصریوں سے ملنے آیا تھا اس روز بھی میرا بھائی جس کا نام کمال ہے، آیا تھا اور وہ مجھ سے ملنے آ گیا"۔

جلال نے کہا۔

''کس مصری کے کمرے میں گیا تھا یہ جگر''...... ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ان مصریوں کے لیڈر کا نام موگی تھا۔ یہ سب اس موگی کے کمرے میں ہی دن کو اکٹھے رہتے تھے۔ جگر بھی موگی کے کمرے میں ہی گیا تھا۔ میں سروس لے کر گیا تو اس کمرے میں چاروں مصری موجود تھے''...... جلال ویٹر نے جواب دیا۔

''یہ کتنی دیر رہا ہے وہاں''...... عمران نے پوچھا۔

''تقریباً ایک گھنٹہ''...... جلال ویٹر نے جواب دیا۔

''تمہارا بھائی کہاں رہتا ہے جو جگر کا ڈرائیور ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''کشار میں ہی ایک کالونی کے کوارٹر میں رہتا ہے۔ کالونی کا نام نصیب کالونی ہے۔ اس کا کوارٹر نمبر گیارہ ہے۔ اس کا نام کمال حسین ہے لیکن آپ پلیز اسے میرا نام نہ لیں ورنہ وہ کہے گا کہ میں نے اس کے بارے میں آپ کو بتایا ہے''...... جلال نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر جیب سے ایک نوٹ نکال کر اس نے جلال کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

''اس کی کیا ضرورت تھی جناب۔ میں تو ویسے ہی آپ کا خادم ہوں جناب''...... جلال ویٹر نے کہا لیکن نوٹ لے کر اس نے فوراً جیب میں ڈال لیا۔

''تھینک یو۔ اب تم جا سکتے ہو''...... ٹائیگر نے کہا اور اٹھ کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں افضل موجود تھا۔

''ہو گئی بات جناب''...... افضل نے کہا۔

''ہاں۔ اب میں چلتا ہوں۔ وہ کاپیاں مجھے دے دو''...... ٹائیگر نے کہا تو افضل نے ایک لفافہ ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔

''اس میں کاپیاں موجود ہیں جناب''...... افضل نے کہا تو ٹائیگر نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ ہوٹل سے نکل کر ایئر پورٹ گیا تاکہ معلوم کر سکے کہ یہ چاروں مصر واپس گئے ہیں یا نہیں لیکن وہاں سے اسے جو معلومات ملیں ان کے مطابق یہ چاروں ایک ہی طیارے سے مصر گئے ہیں تو وہ واپس آ گیا۔ گو چاروں قاتل نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن اس نے فیصلہ کیا تھا کہ عمران کے تندرست ہونے پر اس سے اجازت لے کر وہ مصر جا کر ان کو سزا ضرور دے گا۔

گو اسے معلوم تھا کہ عمران اپنی ذات پر حملہ کرنے والوں سے انتقام نہیں لیا کرتا لیکن اسے یقین تھا کہ وہ عمران کو منا لے گا کیونکہ اس کے مطابق یہ لوگ پیشہ ور قاتل ہوں گے۔ انہوں نے جس انداز میں حملہ کیا تھا اور پھر غائب ہو گئے اس سے بھی یہی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ باقاعدہ تجربہ کار پیشہ ور قاتل ہیں اس لئے اسے یقین تھا کہ عمران ان کو سزا دینے کی حامی بھر لے گا لیکن فوری طور پر اب وہ جگر کو چیک کرنا چاہتا تھا کیونکہ جگر کا کردار شروع

سے ہی اسے مشکوک دکھائی دے رہا تھا اور اب ان مصری قاتلوں کے معاملے میں بھی جیگر ہی سامنے آیا تھا۔ اس کا واضح مطلب یہ بھی ہو سکتا تھا کہ جیگر بھی عمران پر قاتلانہ حملے کی سازش میں شریک تھا اس لئے اس نے کار کا رخ کشار کی طرف موڑ دیا جہاں جیگر کا آفس تھا۔

مرکزی معبد کا بڑا پجاری اشوگا اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں پر سیاہ رنگ کی عینک تھی اور اس کے ہاتھ میں شراب کا ایک جام تھا اور وہ بار بار شراب کی چسکیاں لے رہا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اشوگا نے جام کو میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ہاں بولو''...... اشوگا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''کوبو بول رہا ہوں اعلیٰ مقام۔ پاکیشیا سے''...... دوسری طرف سے ایک منمناتی سی آواز سنائی دی۔

''ہاں بولو۔ کیا ہو رہا ہے وہاں''...... اشوگا نے چونک کر کہا۔

''شکار پر جلاد جھپٹ پڑے ہیں اعلیٰ مقام اور شکار شدید زخمی ہو کر ہسپتال پہنچ گیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''زخمی ہو کر۔ کیا مطلب۔ کیا میں نے کروگی جلاد اسے صرف

زخمی کرنے کے لئے بھیجے تھے۔ اسے ہلاک ہونا تھا۔ ہلاک''۔ اشوگا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''وہ جس طرح زخمی ہوا ہے کسی صورت بچ نہیں سکتا اعلیٰ مقام''۔ کوبو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مجھے حتمی معلومات چاہئیں۔ تمہیں کروگی جلادوں کی نگرانی کے لئے اس لئے پاکیشیا بھجوایا گیا تھا کہ تم مجھے ان کی تمام سرگرمیوں کی خفیہ رپورٹ دو اور تم شکار کے صرف زخمی ہونے کی بات کر رہے ہو''...... اشوگا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''شکار بچ نہیں سکے گا اعلیٰ مقام، کیونکہ خنجروں کموشی زہر لگا ہوا ہے''...... کوبو نے کہا تو اشوگا بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ ہاں۔ اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا۔ کموشی زہر کا تو کوئی علاج ہی نہیں ہے۔ صرف کموشی ہی اس کا زہر چوس سکتی ہے اور اس کا علم صرف ہمیں ہے اور کسی کو نہیں اس لئے ٹھیک ہے۔ اب میں پوری طرح مطمئن ہوں۔ اب شکار کسی صورت نہیں بچ سکتا''۔ اشوگا نے اس بار مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لیکن اعلیٰ مقام۔ ایک گڑبڑ بھی ہوگئی ہے''...... دوسری طرف سے کوبو نے کہا۔

''گڑبڑ کیا۔ کیا ہوا ہے۔ کیا مطلب۔ کیسی گڑبڑ''...... اشوگا نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''گورو کا خنجر دشمنوں کے ہاتھ لگ گیا ہے۔ اگر وہ خنجر حاصل

کرنے کی کوشش کرتا تو پکڑا جاتا اس لئے وہ فرار ہوگیا اور خنجر شکار کے آدمی اٹھا کر لے گئے''...... کوبو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ وہ مقدس خنجر تھا۔ اس کا دشمنوں کے ہاتھ لگنا ہم سب کے لئے منحوس ثابت ہوگا۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ بہت ہی برا ہوا''...... اشوگا نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں کوشش کر رہا ہوں اعلیٰ مقام کہ اس مقدس خنجر کو واپس حاصل کرسکوں اور مجھے امید ہے کہ میں کامیاب رہوں گا''...... کوبو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اگر تم اسے حاصل نہ کر سکے تو یہ ہم سب کے لئے منحوس ہو گا۔ میں تمہیں دو روز دیتا ہوں۔ اسے حاصل کرو ورنہ پھر ہمیں کروگ دیوتا کو گورو کی قربانی دینا پڑے گی۔ اس گورو کی جس نے خنجر واپس حاصل کرنے میں کوتاہی کی ہے''...... اشوگا نے تیز لہجے میں کہا۔

''میں پوری کوشش کر رہا ہوں اعلیٰ مقام۔ کروگی جلاد کی قربانی بڑا مسئلہ بن جائے گی''...... کوبو نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن مقدس خنجر کی گمشدگی کی نحوست تو ہم سب کو کھا جائے گی''...... اشوگا نے کہا۔

''میں پوری کوشش کروں گا اعلیٰ مقام۔ آپ بے فکر رہیں''۔ کوبو نے کہا۔

"کروگی جلاد کہاں ہیں اس وقت"...... اشوگا نے پوچھا۔

"وہ آج صبح پاکیشیا سے مصر روانہ ہو گئے ہیں۔ اب قاہرہ پہنچنے والے ہوں گے"...... کوبو نے جواب دیا۔

"ان تین روز میں انہوں نے پتہ کیا ہے کہ شکار کی کیا حالت ہے"...... اشوگا نے کہا۔

"وہ تو رسم کے مطابق کمرے میں رہے ہیں۔ میں نے پتہ کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اب تک سارے ہسپتال دیکھ چکا ہوں لیکن شکار کسی ہسپتال میں موجود نہیں ہے۔ البتہ میں مسلسل اس کی کھوج لگانے میں مصروف ہوں"...... کوبو نے کہا۔

"تم خنجر تلاش کرو۔ مقدس خنجر۔ وہ اب زیادہ ضروری ہو گیا ہے"...... اشوگا نے کہا۔

"ٹھیک ہے اعلیٰ مقام۔ میں تلاش کر لوں گا"...... کوبو نے جواب دیا تو اشوگا نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ بہت برا ہوا۔ بہت ہی برا۔ مقدس خنجر کی گمشدگی بہت بڑا سانحہ ہے۔ بہت بڑا سانحہ۔ اس گورو کو سزا ملنی چاہئے ورنہ کل دوسرا خنجر گم ہو جائے گا، پھر تیسرا ہو جائے گا۔ نہیں۔ گورو کو سزا ملنی چاہئے"...... اشوگا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"حکم اعلیٰ مقام"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"موگی اور اس کے ساتھی کروگی جلادوں کے بارے میں معلوم کرو کہ وہ پاکیشیا سے قاہرہ پہنچ چکے ہیں یا نہیں۔ اگر پہنچ چکے ہوں تو انہیں حکم دو کہ وہ میرے سامنے حاضر ہوں"...... اشوگا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی اعلیٰ مقام"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو اشوگا نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اشوگا نے رسیور اٹھا لیا۔

"بولو"...... اشوگا نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کاشو بول رہا ہوں اعلیٰ مقام۔ موگی اور اس کے ساتھی کروگی جلاد قاہرہ پہنچ چکے ہیں۔ میں نے آپ کا حکم انہیں پہنچا دیا ہے لیکن موگی نے جواب دیا ہے کہ وہ تو فوراً آپ کے سامنے حاضر ہونا سعادت سمجھتے ہیں لیکن کروگی قانون کے مطابق شکار کے بعد واپس آنے کے بعد ایک روز تک ہم اپنی رہائش گاہ سے باہر نہیں نکل سکتے اس لئے وہ کل ہی آپ کے سامنے حاضر ہونے کی سعادت حاصل کر سکیں گے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے یاد آ گیا ہے کہ یہ قانون ہے۔ گو میں چاہوں تو اس قانون کو معطل کر سکتا ہوں لیکن میں ایسا نہیں کروں گا"...... اشوگا نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز پر رکھا ہوا شراب کا جام اٹھا کر منہ سے لگا لیا۔ دوسرے روز وہ اسی کمرے میں بیٹھا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"بولو"...... اشوگا نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کروبو بول رہا ہوں پاکیشیا سے اعلیٰ مقام"...... دوسری طرف سے کوبو کی منمناتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہاں بولو۔ مقدس خنجر مل گیا ہے یا نہیں"...... اشوگا نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں اعلیٰ مقام۔ وہ یہاں کسی کے پاس بھی نہیں ہے۔ البتہ ایک اور اہم اور حیرت انگیز خبر ہے"...... کوبو نے کہا تو اشوگا بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا خبر"...... اشوگا نے پوچھا۔

"شکار تندرست ہو گیا ہے اعلیٰ مقام"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو اشوگا بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تم کیا کہہ رہے ہو"...... اشوگا نے یکلخت حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں اعلیٰ مقام۔ شکار کو تلاش کرتے ہوئے میں ایک خصوصی ہسپتال پہنچ گیا۔ وہاں میں نے ایک ڈاکٹر کا روپ دھار لیا تھا۔ شکار یہاں موجود تھا اور تندرست تھا۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ اس کا ایک ساتھی جو افریقی حبشی ہے اور جس کا نام جوزف ہے وہ کہیں سے چار کموشیاں لے آیا اور ان کموشیوں نے شکار کے جسم میں موجود تمام کموشی زہر چوس لیا اور اب شکار تندرست ہو رہا ہے۔ ایک دو روز میں اسے یہاں سے فارغ کر دیا

جائے گا"...... کوبو نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو مقدس خنجر گم ہونے سے بھی زیادہ بری خبر ہے۔ اب تو چاروں کروگی جلادوں کو سزائے موت دینا ہو گی۔ وہ شکار کرنے میں ناکام ہو گئے ہیں اور کروگ دیوتا کے نزدیک ان کی سزا موت سے کم نہیں ہو سکتی۔ تم واپس آ جاؤ۔ اب وہاں تمہارا رکنا بے کار ہے"...... اشوگا نے چیختے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا اور پھر اٹھ کر سامنے دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک مشین پسٹل اٹھا لیا۔ اس میں میگزین بھر کر اس نے مشین پسٹل کو اپنی عبا کے نیچے پہنے ہوئے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا اور پھر واپس آ کر اپنی کرسی پر بیٹھنے کے بعد اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس اعلیٰ مقام۔ کاشو بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ سی آواز سنائی دی۔

"کاشو۔ موگی اور اس کے ساتھی کروگی جلادوں کو کہو کہ وہ فوراً ابھی اور اسی وقت میرے سامنے حاضر ہوں"...... اشوگا نے تیز لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی اعلیٰ مقام"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو اشوگا نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اشوگا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"بولو"...... اشوگا نے کہا۔

"کروگی جلاد اپنے تین ساتھی جلادوں سمیت حاضری کے لئے موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کاشو کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بھجوا دو"...... اشوگا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کی نظریں دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور موگی اپنے ساتھیوں سمیت اندر داخل ہوا۔ سب سے آگے موگی تھا۔ اس کے بعد قطار کی صورت میں اس کے ساتھی جلاد چل رہے تھے۔ پھر دروازہ ان کے پیچھے خودبخود بند ہو گیا۔ کچھ آگے بڑھنے کے بعد وہ چاروں ایک سیدھی قطار میں کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اپنے سر جھکا لئے۔

"کروگی جلاد حاضر ہیں اعلیٰ مقام"...... موگی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا کر کے آئے ہو پاکیشیا میں۔ مہم کامیاب ہو گئی ہے"۔ اشوگا نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہم نے شکار کو مار گرایا اور رسم کے مطابق واپس ہوٹل آ گئے اور تین روز وہاں رہنے کے بعد کل ہم قاہرہ واپس آ گئے ہیں"۔ موگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چاروں مقدس خنجر پیش کئے جائیں"...... اشوگا نے سخت لہجے میں کہا۔

"گورو کا خنجر وہیں رہ گیا ہے۔ وہ واپس حاصل نہیں کیا جا سکا

اعلیٰ مقام۔ باقی تین خنجر موجود ہیں"...... موگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود اور گورو کے علاوہ اس کے باقی دونوں ساتھیوں نے جیبوں سے خنجر نکال کر ہاتھوں میں پکڑ لئے۔

"تمہیں معلوم ہے گورو کہ مقدس خنجر گم کرنے کی سزا کیا ہے"۔ اشوگا نے چیختے ہوئے کہا۔

"آپ اعلیٰ مقام ہیں۔ آپ آقا ہیں۔ آپ ہر قسم کی سزا معاف کر سکتے ہیں"...... گورو نے سر جھکاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں معاف کر سکتا ہوں۔ اب اور سنو۔ مجھے کوبو نے اطلاع دی ہے کہ تمہاری مہم ناکام رہی ہے اور تمہارا شکار نہ صرف بچ گیا ہے بلکہ خنجروں پر موجود کموشی زہر کے اثرات بھی ختم ہو گئے ہیں اور تم جانتے ہو کہ جلاد اگر اپنی مہم میں ناکام ہو جائیں تو ان کو کیا سزا ملتی ہے"...... اشوگا نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔

"ہمیں معلوم ہے آقا اور ہمیں بھی کوبو نے فون کر کے یہاں آنے سے پہلے بتا دیا ہے لیکن اس میں ہمارا قصور نہیں ہے۔ نجانے وہ افریقی حبشی پاکیشیا میں کہاں سے کموشیاں تلاش کر کے لایا اور پھر زہر چسوانے میں کامیاب ہوا ہے اور یہ سزا بھی اعلیٰ مقام معاف کر سکتے ہیں۔ ہم چاروں آپ کے پرانے خدمت گزار ہیں"...... موگی نے تفصیل سے بات ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے تسلیم ہے کہ تم ہمارے پرانے خدمت گزار ہو اور

میں سزا معاف بھی کر سکتا ہوں لیکن میں تمہاری سزا معاف نہیں کروں گا کیونکہ میں نے ڈبل ریڈ کے چیف کے سامنے دعویٰ کیا تھا کہ کروگی جلاد ہر صورت میں کامیاب لوٹیں گے لیکن تم ناکام رہے ہو اس لئے تمہیں موت کی سزا دی جاتی ہے''...... اشوگا نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا جس میں مشین پسٹل موجود تھا۔ دوسرے لمحے مشین پسٹل اس نے سامنے کھڑے کروگی جلادوں کی طرف سیدھا کیا ہی تھا کہ یکلخت بجلی چمکی اور اس کے ساتھ ہی اشوگا کے حلق سے چیخ نکل گئی اور اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل نیچے فرش پر جا گرا تھا کیونکہ سامنے کھڑے موگی نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر اشوگا کے ہاتھ پر مار دیا تھا جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ سے نہ صرف مشین پسٹل نکل کر نیچے جا گرا تھا بلکہ اس کے ہاتھ پر زخم بھی آ گیا تھا۔ اشوگا درد سے دوہرا سا ہو گیا تھا کہ یکلخت موگی اور گورد دونوں نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسے دونوں بازوؤں میں جکڑ کر ایک جھٹکے سے سامنے کی طرف فرش پر اچھال دیا اور اشوگا کرسی سے گھسٹتا ہوا منہ کے بل زور سے فرش پر جا گرا جبکہ وہاں موجود دو کروگی جلاد اس پر جھپٹ پڑے۔ پھر اس سے پہلے کہ اشوگا اس اچانک افتاد سے سنبھلتا اس کے دونوں بازو اس کی پشت پر کر کے انہیں باندھ دیا گیا۔ یہ سارا کام اس قدر تیزی اور پھرتی سے کیا گیا تھا کہ چند لمحے پہلے اشوگا بڑا پجاری بن کر کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور

کروگی جلادوں کو موت کی سزا سنا رہا تھا اور چند لمحوں بعد ہی وہ فرش پر منہ کے بل دونوں ہاتھوں کو اپنی پشت پر بندھوائے پڑا ہوا تھا۔

''اسے اٹھا کر سیدھا کھڑا کر دو''...... موگی کی تیز آواز اشوگا کو سنائی دی اور پھر اسے گھسیٹ کر اٹھایا گیا اور اس کا رخ کرسی کی طرف کر کے اسے کھڑا کر دیا گیا۔ اسے دونوں اطراف سے کروگی جلادوں نے سنبھالا ہوا تھا۔ اشوگا نے دیکھا کہ موگی جلاد اسی کرسی پر اکڑا ہوا بیٹھا تھا جس کرسی پر چند لمحے پہلے وہ خود موجود تھا اور مشین پسٹل اب موگی کے ہاتھ میں تھا۔

''تم پر کروگ دیوتا کا قہر نازل ہو گا۔ قہر نازل ہو گا''...... اشوگا نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔

''کروگ دیوتا کو میں انسانی جان کی قربانی دے کر منا لوں گا۔ کوبو نے ہمیں بتا دیا تھا کہ تم ہمیں سزائے موت دو گے۔ اس لئے ہم تیار ہو کر آئے تھے۔ اب میں مرکزی معبد کا بڑا پجاری ہوں اور یہاں میرا حکم چلے گا اور جو میرا حکم نہیں مانے گا اسے سزائے موت دی جائے گی۔ بولو۔ تم سب مجھے بڑا پجاری مانتے ہو''۔ موگی نے چیخ کر کہا۔

''تم بڑے پجاری ہو آقا موگی''...... اس کے ساتھیوں نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''میں بڑا پجاری موگی تمہیں سزائے موت دیتا ہوں اشوگا''۔

موگی نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل سے گولیاں نکلیں اور اشوگا کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے بے شمار گرم سلاخیں اس کے جسم میں اترتی چلی جا رہی ہوں۔ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ آٹے کی بوری کی طرح نیچے گرا اور اس کے ذہن پر موت کی سیاہ چادر پھیلتی چلی گئی۔

پاکیشائی دارالحکومت کے نواحی علاقے کشار کی نصیب کالونی کی تنگ سڑک پر ٹائیگر کی کار آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ یہ کالونی چھوٹے بڑے کوارٹروں پر مشتمل تھی۔ پھر کوارٹر نمبر گیارہ تلاش کرنے میں اسے کافی وقت لگ گیا لیکن آخرکار اس نے کالونی کی آخری لائن میں کوارٹر نمبر گیارہ تلاش کر لیا۔ یہ ایک درمیانے درجے کا کوارٹر تھا۔ ٹائیگر نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ کوارٹر کے بند دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس نے کال بیل کا بٹن دبا دیا اور ذرا سائیڈ پر ہو کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آ گیا۔ اس نے عام سا مقامی لباس پہنا ہوا تھا۔

"مجھے کمال حسین سے ملنا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جی۔ میرا نام کمال حسین ہے۔ آپ کون ہیں"...... اس آدمی

نے قدرے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میری آمد سے آپ کو فائدہ ہی پہنچے گا۔ میں نے چند معلومات لینی ہیں جس کا آپ کو آپ کی توقع سے زیادہ معاوضہ نقد دیا جائے گا۔ کیا یہاں بیٹھنے کی کوئی جگہ ہے''...... ٹائیگر نے اس کے چہرے پر ابھر آنے والے پریشانی کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی بیٹھک ہے۔ میں دروازہ کھولتا ہوں''...... کمال حسین نے اس بار قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ شاید معاوضہ اور نقد کے الفاظ نے اسے اطمینان کے ساتھ ساتھ مسرت بخشی تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد کوارٹر کے ایک کونے میں موجود دروازہ کھلا اور اندر سے کمال حسین نمودار ہوا۔

''آیئے جناب''...... کمال حسین نے کہا تو ٹائیگر اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک میز اور چار کرسیاں موجود تھیں۔

''آپ کیا پینا پسند کریں گے''...... کمال حسین نے پوچھا۔

''کسی تکلف کی ضرورت نہیں۔ دروازہ بند کر دیں تاکہ کوئی مداخلت نہ کرے اور اطمینان سے بات چیت ہو سکے''...... ٹائیگر نے کہا تو کمال حسین نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر دیا۔ ٹائیگر ایک کرسی پر بیٹھ چکا تھا جبکہ کمال حسین بھی سامنے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر نے جیب سے ایک بڑا نوٹ

نکالا اور اسے اپنے سامنے رکھ لیا۔ کمال حسین کی نظریں نوٹ پر جم سی گئی تھیں۔

''کمال حسین۔ یہ نوٹ تمہارا ہو سکتا ہے اگر تم مجھے تفصیل سے بتا دو کہ تمہارے مالک جگیر کی سرگرمیاں کس کام میں صرف ہو رہی ہیں''...... ٹائیگر نے کہا تو کمال حسین چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''سرگرمیاں۔ کیا مطلب جناب۔ وہ سیٹھ یعقوب کے مینجر ہیں اور سیٹھ یعقوب ٹرانسپورٹ کے ٹھیکیدار ہیں۔ اس میں سرگرمیاں کہاں سے آ گئیں''...... کمال حسین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے سنا ہے کہ سیٹھ یعقوب پہلے سیٹھ اعظم کا ڈرائیور تھا جسے پلوں کا ٹھیکہ دیا گیا ہے''...... ٹائیگر نے کہا تو کمال حسین نے ایک طویل سانس لیا۔

''آپ نے درست سنا ہے۔ سب قسمت کے کھیل ہیں۔ سیٹھ اعظم کو سیٹھ یعقوب کی کوئی بات یا کوئی ادا پسند آ گئی تو انہوں نے اسے ٹرانسپورٹ کا ٹھیکہ دے دیا اور وہ ڈرائیور سے خود ٹھیکیدار بن گیا''...... کمال حسین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جگیر کے ایک ساتھی ہیں کارمن۔ وہ کیا کرتے ہیں''۔ ٹائیگر نے کہا کیونکہ سیٹھ یعقوب نے کارمن کا نام جگیر کے ساتھ لیا تھا۔

''وہ ساتھی نہیں افسر ہیں۔ کئی بار میں نے جگیر صاحب کو انہیں

رپورٹ دیتے سنا ہے۔ دراصل کار میں بیٹھ کر لوگ ڈرائیور کو تو انسان کی بجائے کوئی روبوٹ سمجھتے ہیں اور وہ بے دھڑک سب کچھ کہہ بھی دیتے ہیں جو شاید وہ کسی دوسرے کے سامنے نہ کہہ سکیں“...... کمال حسین نے کہا۔

”کس بات کی رپورٹ“...... ٹائیگر نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

”یہ تو مجھے معلوم نہیں کیونکہ وہ غیر ملکی زبان بولتے ہیں اور مجھے وہ زبان نہیں آتی۔ البتہ کبھی کبھار وہ گریٹ لینڈ کی زبان میں بات کرتے ہیں تو وہ تھوڑی سی سمجھ آ جاتی ہے کیونکہ سن سن کر آدمی کو کافی سمجھ آ جاتی ہے“...... کمال حسین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کوئی ایسی بات جو آپ بتانا چاہیں“...... ٹائیگر نے کہا۔

”ہاں۔ ایک بات میں ضرور کرنا چاہتا ہوں۔ جیگر صاحب، کارمن صاحب کو رپورٹ دیتے وقت کسی سرنگ کا ذکر اکثر کرتے ہیں“...... کمال حسین نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

”سرنگ۔ کیسی سرنگ۔ کیا مطلب“...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جیگر صاحب کسی جدید ترین مشینری کی آمد پر خاصے پریشان تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس مشینری کے بغیر سرنگ کی مٹی کو بکھیرا نہیں جا سکتا اور کسی بھی وقت کسی کو شک پڑ سکتا ہے اور حکومت چھاپہ مار سکتی ہے“...... کمال حسین نے کہا۔

”اور کچھ“...... ٹائیگر نے کہا۔

”نہیں جناب۔ جو میں جانتا تھا وہ میں نے بتا دیا ہے لیکن جناب آپ جیگر صاحب کو نہ بتائیں کہ آپ مجھے ملے ہیں۔ وہ مجھے ایک لمحہ میں نوکری سے نکال دیں گے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ میں نے بات تو کر دی ہے۔ آپ پلیز خیال رکھیں“...... کمال حسین نے باقاعدہ دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے بڑے ملتجیانہ لہجے میں کہا۔

”تم فکر مت کرو۔ تمہارا نام کسی حالت میں بھی سامنے نہیں آئے گا۔ یہ میرا وعدہ رہا“...... ٹائیگر نے ہاتھ بڑھا کر اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

”شکریہ جناب“...... کمال حسین نے کہا۔

”یہ لو۔ یہ نوٹ رکھ لو“...... ٹائیگر تے بڑی مالیت کا نوٹ کمال حسین کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جو اس نے جلدی سے جھپٹ کر جیب میں ڈال لیا۔

”اب یہ بتا دو کہ یہ سرنگ کہاں ہے۔ کہاں تیار کی جا رہی ہے“۔ ٹائیگر نے کہا۔

”یہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ مجھے تو صرف جیگر اور کارمن کے درمیان ہونے والی بات چیت سے پتہ چلا ہے“...... کمال حسین نے جواب دیا۔

”تم اس وقت جو ڈیوٹی کا وقت ہے گھر پر کیوں ہو۔ کیا آج

چھٹی ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''جی نہیں۔ جیگر صاحب، کارمن صاحب کی کار میں کہیں گئے ہیں اس لئے میں فارغ تھا۔ گھر میں ایک بچہ بیمار ہے اس لئے میں باقی وقت کی چھٹی لے کر گھر آ گیا ہوں''...... کمال حسین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ دونوں اب شام کو واپس آئیں گے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ تو اب تک واپس آ چکے ہوں گے لیکن اس کے بعد جیگر صاحب کا کہیں جانے کا پروگرام نہیں ہے اور اگر وہ کہیں جائے گا بھی تو وہ کمپنی کی گاڑی میں جائے گا۔ میں ان کی ذاتی گاڑی چلاتا ہوں''...... کمال حسین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جیگر کا آفس اور اس کی رہائش گاہ کہاں ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''آفس تو کشار ایور سائٹ پر ہے جہاں سیٹھ اعظم کا آفس ہے۔ البتہ رہائش گاہ کشار کی سٹار کالونی میں ہے۔ کوٹھی نمبر ایک سو ایک''...... کمال حسین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''رہائش گاہ پر کس وقت جاتے ہیں وہ''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''وہ تو رات گئے جاتے ہیں۔ آفس سے اٹھ کر وہ کلب چلے جاتے ہیں اور پھر رات گئے کلب سے گھر جاتے ہیں۔ میں چونکہ چھٹی لے آیا ہوں اس لئے وہ کمپنی کی گاڑی پر جائیں گے''۔ کمال

حسین نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر اٹھ کھڑا ہوا تو کمال حسین بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ٹائیگر نے ایک اور بڑا نوٹ جیب سے نکال کر کمال حسین کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

''بیمار بچے کا اچھا علاج کراؤ''...... ٹائیگر نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

''آپ مہربان ہیں جناب۔ آپ کا شکریہ''...... کمال حسین نے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا تو ٹائیگر باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار کشار میں ایک کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کلب کا جنرل مینجر پہلے دارالحکومت کے ایک کلب کا مینجر تھا اور ٹائیگر سے اس کی دوستی تھی اور ٹائیگر کے مشورے سے ہی اس نے یہاں کشار میں کلب بنایا تھا اور ٹائیگر اکثر اس سے ملنے یہاں آتا رہتا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ جیگر سے پوچھ گچھ اس کی رہائش گاہ پر زیادہ بہتر رہے گی۔ کمال حسین کے مطابق وہ رات گئے گھر جاتا تھا اس لئے ٹائیگر نے درمیانی وقت رابرٹ کے کلب میں رابرٹ کے ساتھ گزارنے کا فیصلہ کیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ رابرٹ کے آفس میں پہنچ چکا تھا۔ رابرٹ نے بڑی خوش دلی سے اس کا استقبال کیا اور اس کے اس طرح اچانک اور بغیر اطلاع آنے پر حیرت کا اظہار بھی کیا۔

''میں نے یہاں سیٹھ یعقوب کے مینجر جیگر سے خصوصی ملاقات کرنی ہے اور یہ ملاقات اس کی رہائش گاہ پر ہونی ہے لیکن معلوم

ہوا ہے کہ وہ آفس سے اٹھ کر کلب جاتا ہے اور پھر وہاں سے رات گئے گھر جاتا ہے اس لئے میں نے سوچا کہ اب دارالحکومت واپس گیا تو کسی اور کام میں پھنس کر رات کو پھر یہاں نہ آ سکوں گا اس لئے تمہارے پاس چلا آیا''...... ٹائیگر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میرا اندازہ ہے کہ تمہاری یہ ملاقات جیگر کے لئے خوشگوار ثابت نہیں ہو گی''...... رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بھی ہنس پڑا۔

''تم نے یہ اندازہ کیسے لگا لیا''...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''رات گئے گھر میں ملاقات ظاہر ہے خوشگوار نہیں ہو سکتی ورنہ عام ملاقات اس کے آفس میں بھی ہو سکتی تھی یا پھر کلب میں ہو سکتی تھی''...... رابرٹ نے کہا۔

''تمہارا اندازہ درست ہے لیکن ضروری نہیں کہ ناخوشگوار ہو۔ اصل میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ لوگ خفیہ طور پر کوئی سرنگ کھود رہے ہیں۔ میں اس سرنگ کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''یہاں کشار میں سرنگ۔ نہیں۔ یہاں تو ایسا کوئی کام نہیں ہو رہا۔ سرنگ کھودی جاتی تو سب کو معلوم ہو جاتا۔ وہ کوئی چھپنے کی چیز ہے۔ البتہ یہاں دو بڑے پل بن رہے ہیں۔ ان کا سب کو علم ہے''۔ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہی بات سن کر تو میں چونکا ہوں۔ جیگر نے سرنگ کے بارے میں خود اپنے ایک ساتھی کو بتایا ہے۔ میں بہرحال تسلی کرنا ضروری سمجھتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کر لو تسلی۔ اگر تم کہو تو جیگر سے تمہاری پہلے ملاقات کرا دیتا ہوں''...... رابرٹ نے کہا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

''کیا تم اسے جانتے ہو''...... ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

''ہاں۔ بہت اچھی طرح۔ وہ میرے کلب آتا جاتا رہتا ہے اور ایک مخصوص قسم کی یورپی شراب پیتا ہے جو یہاں کے دارالحکومت میں بھی نہیں ملتی۔ میں اس کے لئے یورپ سے یہ شراب خاصی بڑی مقدار میں براہ راست منگواتا ہوں۔ وہ مجھ سے تھوڑی کر کے خریدتا رہتا ہے''...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ آفس سے کلب جاتا ہے اور پھر رات گئے گھر جاتا ہے۔ تو کیا وہ تمہارے کلب میں آتا ہے''...... ٹائیگر نے حیران ہو کر پوچھا۔

''ہاں۔ یہاں ایک علیحدہ کمرے میں بیٹھ کر وہ بے تحاشا مخصوص شراب پیتا ہے۔ کبھی کبھار کمپنی کے لئے کوئی لڑکی بھی کال کر لیتا ہے اور پھر رات گئے اس وقت گھر واپس جاتا ہے جب وہ پوری طرح ہوش میں بھی نہیں ہوتا''...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو تم چاہتے ہو کہ جب وہ یہاں آئے تو میں اس سے یہیں

ملاقات کر لوں لیکن ہو سکتا ہے کہ معاملات خوشگوار نہ رہیں اس لئے میں تمہارے کلب کی بدنامی نہیں چاہتا۔ کوئی اور طریقہ بتاؤ"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تمہاری مہربانی کہ تم نے میرے کلب کے بارے میں اس انداز میں سوچا۔ ایک کام اور ہو سکتا ہے کہ کلب کے عقب میں ایک مکان ہے۔ جب بھی جیگر کو خدشہ ہو کہ کلب میں سیٹھ اعظم یا اس کا افسر کارمن موجود ہے یا آنے والا ہے تو پھر وہ اس مکان میں جا کر اکیلا پیتا رہتا ہے اس لئے اسے آسانی سے اس مکان میں بھجوایا جا سکتا ہے جہاں تم اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ کر سکتے ہو"...... رابرٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا زیادہ اچھا رہے گا"...... ٹائیگر نے کہا تو رابرٹ نے رسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جمی کو میرے آفس بھجواؤ۔ فوراً"...... رابرٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"جمی اسے سرو کرتا ہے اور وہی اسے تمام خدشات سے آگاہ کرتا ہے۔ مکان میں بھی اس کے ساتھ ہوتا ہے"...... رابرٹ نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اور اس نے رابرٹ کو سلام کیا۔

"جمی۔ جیگر صاحب کب آتے ہیں"...... رابرٹ نے آنے

والے نوجوان سے پوچھا۔

"جی وہ تو آدھے گھنٹے سے آئے ہوئے ہیں۔ وہ کہہ رہے تھے کہ آج وہ آفس سے جلدی اٹھ آئے ہیں"...... جمی نے جواب دیا تو رابرٹ کے ساتھ ساتھ ٹائیگر بھی چونک پڑا۔

"کہاں ہیں وہ اس وقت"...... رابرٹ نے پوچھا۔

"اپنے روم نمبر تھری ایف میں جناب اور پی رہے ہیں جیسا کہ ان کی روز کی عادت ہے جناب"...... جمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انہیں مکان میں لے جاؤ کیونکہ اس کمرے میں چند خصوصی مہمان آنے والے ہیں۔ اسے کچھ بھی کہہ دو لیکن اسے مکان میں لے جاؤ اور انہیں وہاں پہنچا کر مجھے وہیں سے فون کرو"...... رابرٹ نے کہا۔

"یس باس"...... جمی نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"وہاں اس مکان میں اس جمی کے علاوہ اور کون کون رہتا ہے"۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"اگر جیگر کسی لڑکی کو کال کر لے گا تو پھر جمی واپس آ جائے گا ورنہ وہ وہیں رہتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک چوکیدار ہوتا ہے جو مکان کے باہر رہتا ہے۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ رابرٹ نے چونک کر کہا۔

"تم اس جمی کو واپس بلا لینا ورنہ مجبوراً مجھے اس کے خلاف بھی کارروائی کرنا پڑے گی"...... ٹائیگر نے کہا تو رابرٹ ہنس پڑا۔

"وہ میرا آدمی ہے جیگر کا نہیں۔ میں اسے کہہ دوں گا۔ وہ الٹا تم سے بھرپور تعاون کرے گا"...... رابرٹ نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رابرٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رابرٹ نے کہا۔

"مکان سے جمی بول رہا ہوں۔ جیگر صاحب کو یہاں لے آیا ہوں"...... دوسری طرف سے جمی کی آواز سنائی دی۔

"کیا کہا تھا اسے"...... رابرٹ نے پوچھا۔

"میں نے انہیں کہا کہ سیٹھ اعظم کا فون آیا ہے۔ وہ آ رہے ہیں جس پر وہ فوراً مکان پر جانے کے لئے خود ہی تیار ہو گئے۔ ویسے بھی وہ یہاں زیادہ مطمئن ہو جاتے ہیں"...... جمی نے کہا۔

"اچھا سنو۔ میرے آفس میں جو صاحب تمہاری آمد کے وقت بیٹھے تھے۔ انہیں جانتے ہو"...... رابرٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر۔ ٹائیگر صاحب کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ بے حد اچھے آدمی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ لاؤڈر کا بٹن پریس کرنے کی وجہ سے یہ آواز اب ٹائیگر کو بھی سنائی دینے لگ گئی تھی۔

"ہاں۔ یہ میرے بہترین دوست ہیں۔ انہوں نے جیگر سے چند ضروری معلومات حاصل کرنی ہیں اور تم نے اس معاملے میں ان سے مکمل تعاون کرنا ہے۔ بھرپور تعاون"...... رابرٹ نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کچھ بھی وہ کریں تم نے کوئی مداخلت نہیں کرنی۔ سمجھے۔ ورنہ تمہارے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا ہے اور تم نوکری سے بھی فارغ کئے جا سکتے ہو"...... رابرٹ نے اسے باقاعدہ دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی جناب۔ مجھے جیگر سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ میں تو آپ کے حکم کے تحت ان کو سروس دے رہا ہوں"...... جمی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم وفاداروں کو انعام بھی دیا کرتے ہیں"۔ رابرٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم نے تو اسے ایسے ڈرایا ہے کہ تجانے میں وہاں کیا کرنے جا رہا ہوں"...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ایسا کرنا ضروری تھا ورنہ وہ خواہ مخواہ تمہارے ہاتھوں مارا جاتا"...... رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اونچی آواز میں ہنس پڑا۔

"او کے۔ اب مجھے وہاں کون پہنچائے گا۔ ویسے راستہ بتا دو تو میں خود ہی پہنچ جاؤں گا"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا تو رابرٹ بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اس نے ٹائیگر کو راستہ سمجھانا شروع کر دیا۔

ڈبل ریڈ کا چیف اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو چیف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف نے فائل سے نظریں ہٹائے بغیر رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"ریمنڈ کی کال ہے جناب۔ مصر سے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ کراؤ بات"...... چیف ریمنڈ کا نام سن کر ہی چونک پڑا تھا کیونکہ ریمنڈ ڈبل ریڈ کے سپیشل سیکشن سے متعلق تھا جو اس وقت کروگ کے مرکزی معبد کی نگرانی کر رہا تھا جبکہ اس سپیشل سیکشن کا انچارج رابرٹ خصوصی طور پر کافرستان گیا تھا جہاں پاکیشیا کے سب سے خطرناک ایجنٹ عمران کو لا کر کروگ دیوتا کے سامنے

قربان کیا جانا تھا اور رابرٹ اس لئے وہاں گیا تھا تاکہ عمران کی موت کی نہ صرف تصدیق کر سکے بلکہ اگر وہ کروگ پجاریوں سے بچ جائے تو خود اسے ہلاک کر دے لیکن پھر اسے اطلاع ملی کہ قربانی کے عین موقع پر عمران کے ساتھیوں نے مداخلت کی اور عمران کو بچا کر وہ لے گئے لیکن وہاں موجود تمام پجاریوں اور رابرٹ کو ہلاک کر دیا گیا تھا۔

رابرٹ کی ہلاکت کے بعد اس نے سیکشن کو وہیں رہنے کا کہا تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت لازماً مرکزی معبد پر ریڈ کرے گا کیونکہ کروگ دیوتا کے پجاریوں نے اس پر قاتلانہ حملہ کیا تھا اور مزید یہ کہ مرکزی معبد کا بڑا پجاری اشوگا نے کروگی جلادوں کو پاکیشیا میں عمران کی موت کا مشن دے کر بھیجا تھا اور اسے بتایا گیا تھا کہ کروگی جلاد ہر صورت میں کامیاب رہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک تیسرا سکوپ بھی موجود تھا کہ پاکیشیا نے کروگ دیوتا کا چکر چلا کر سیٹھ اعظم کو قابو کیا تھا اور پاکیشیا کے اعلیٰ حکام سے یورپی اعلیٰ حکام کی طرف سے دباؤ ڈلوا کر پلوں کی تعمیر کے دو بڑے ٹھیکے سیٹھ اعظم کو دلائے گئے۔ اس کے ڈرائیور یعقوب کو ٹرانسپورٹ کا ٹھیکہ دلوایا گیا۔ اس کی آڑ میں وہاں سرنگ کھودنے کی جدید ترین مشینری بھجوائی گئی تاکہ اسرائیل کے خلاف جو اینٹی جیوش میزائل تیار کئے جا رہے ہیں اس فیکٹری کو سرنگ بنا کر تباہ کر دیا جائے اس لئے سپیشل ایجنٹوں جیگر اور کارمن کو پاکیشیا

بھجوایا گیا۔ جیگر کو سیٹھ یعقوب کا مینجر بنا دیا گیا جبکہ کارمن ویسے ہی نگرانی اور مانیٹرنگ کیلئے وہاں موجود تھا۔ اس نے اب تک جو رپورٹیں دی تھیں ان کے مطابق سرنگ کا کام انتہائی کامیابی سے جاری تھا۔ گو کام کی رفتار سست تھی لیکن ایسا ہونا لازمی تھا کیونکہ سب کچھ انتہائی خفیہ طریقے سے کیا جا رہا تھا۔

”ہیلو۔ ریمنڈ بول رہا ہوں مصر سے“...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

”یس۔ کیوں کال کی ہے“...... چیف نے قدرے سرد لہجے میں کہا۔

”چیف۔ مرکزی معبد کے بڑے پجاری اشوگا کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور کروگی جلادوں کا انچارج موگی نیا بڑا پجاری بن گیا ہے“۔ ریمنڈ نے کہا تو چیف بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ یہ سب کیسے ہوا اور کیوں ہوا“...... چیف نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ یہ ایسی خبر تھی جس کی کسی صورت وہ توقع ہی نہ کر رہا تھا اور نہ ہی اس کے خیال میں ہونا ممکن تھا۔

”چیف۔ جو معلومات ہم نے حاصل کی ہیں ان کے مطابق اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ اشوگا پجاری نے کروگی جلادوں کو جن کا انچارج موگی تھا پاکیشیا بھجوایا تاکہ وہاں وہ دنیا کے خطرناک ایجنٹ عمران کا خاتمہ کر دیں“...... ریمنڈ نے کہا۔

”ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ پھر کیا ہوا۔ کیا عمران کو ہلاک کر دیا

گیا یا نہیں“...... چیف نے پوچھا کیونکہ اسے اشوگا یا اس کے کسی آدمی سے اتنی دلچسپی نہ تھی جتنی عمران سے تھی۔

”چیف۔ کروگی جلادوں نے پاکیشیا جا کر عمران پر چاروں طرف سے انتہائی خطرناک زہر میں بجھے ہوئے خنجروں سے حملہ کر دیا جس سے عمران شدید زخمی ہو کر گر پڑا۔ کروگی قانون کے مطابق حملہ مقدس خنجروں سے کیا جاتا ہے جنہیں واپس مرکزی معبد میں پہنچایا جانا ضروری ہوتا ہے لیکن اس حملے کے بعد ایک خنجر واپس حاصل نہ کیا جا سکا اور کروگی جلاد واپس آ گئے۔ اشوگا پجاری نے ایک آدمی پاکیشیا بھجوایا ہوا تھا جس کا نام کوبو تھا۔ اس کوبو نے وہاں سے رپورٹ دی کہ ایک مقدس خنجر گم ہو گیا ہے اور عمران جو زخمی ہوا تھا زہر کی وجہ سے موت کے منہ میں جا رہا تھا کہ اس کے افریقی حبشی ساتھی جوزف نے کچھ مخصوص جونکیں لا کر ان کے ذریعے سارا زہر عمران کے جسم سے کھینچ لیا۔ اس طرح عمران بچ گیا اور کروگی جلادوں کا مشن تاریخ میں پہلی بار ناکام ہو گیا۔ یہ خبریں سن کر اشوگا پجاری غصے میں آ گیا۔ اس نے کروگی جلادوں کو موت کی سزا سنا دی۔ کروگی جلادوں کو کوبو نے اس کی اطلاع دے دی کیونکہ اس نے فون پر اشوگا پجاری کی بڑبڑاہٹ سن لی تھی۔ چنانچہ موگی اور اس کے ساتھی تیار ہو کر اشوگا کے پاس پہنچے اور اسے ہلاک کر کے انہوں نے معبد پر قبضہ کر لیا۔ اب موگی، اشوگا کی جگہ بڑا پجاری بن گیا ہے اور یہاں کے تمام پجاریوں نے اسے بڑا پجاری تسلیم کر

یا ہے کیونکہ وہ خود بھی اشوگا پجاری کے ظلم سے تنگ تھے۔ اب اشوگا کی رہائش گاہ پر بھی موگی کا قبضہ ہے اور معبد پر بھی۔ اب شاید عمران ادھر نہ آئے اس لئے اب ہمارے لئے کیا حکم ہے"۔ ریمنڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ اب وہ شاید ہی ادھر آئے اور وہاں ہمارے اصل مشن پر بھی کام جاری ہے۔ تم اپنے ساتھیوں سمیت واپس آ جاؤ کیونکہ ہمارا مشن مکمل ہو گیا تو پھر ہمیں عمران کے پیچھے بھاگنا نہیں پڑے گا"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف نے رسیور رکھ دیا۔ پھر ایک خیال کے آتے ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو تین بٹن پریس کر دیئے۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے اس کے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا میں کارمن سے بات کراؤ جہاں بھی وہ ہو۔ اگر وہ نہ مل سکے تو پھر جیگر سے بات کرانا"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف نے رسیور رکھ دیا۔

"ہماری جیت تمام یہودیوں کی جیت ہو گی۔ بہت بڑی جیت"۔ چیف نے کہا اور میز کی دراز کھول کر شراب کی چھوٹی بوتل نکالی اور دراز بند کر کے اس نے بوتل کھول کر اسے منہ سے لگا لیا اور اس

وقت ہٹایا جب بوتل میں موجود شراب کا آخری قطرہ بھی اس کے حلق سے نیچے اتر گیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو چیف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کارمن سے بات کریں چیف۔ وہ پاکیشیا سے لائن پر موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف۔ میں کارمن بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... دوسری طرف سے کارمن کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"فون محفوظ کر لیا ہے نا"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ کھل کر اس فون پر بات کر سکتے ہیں"۔ کارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مشن کہاں تک پہنچا ہے"...... چیف نے کہا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے میں جیگر کے ساتھ موقع کا معائنہ کر کے آیا ہوں۔ ہمارا مشن انتہائی کامیاب جا رہا ہے اور اب تک کسی کو معمولی سا شک بھی نہیں پڑ سکا"...... کارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو۔ مزید کتنا وقت لگے گا مشن کی کامیابی میں"...... چیف نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"زیادہ نہیں چیف۔ تین چار روز کیونکہ سرنگ اب فیکٹری کے قریب پہنچ چکی ہے اس لئے کام مزید سست ہو گیا ہے کیونکہ فیکٹری

میں دھمک بھی سنائی دے سکتی ہے۔ بہرحال تین چار روز کے اندر اندر کسی بھی وقت مشن مکمل ہو جائے گا''...... کارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پوری احتیاط سے کام کرنا کیونکہ کروگی جلادوں کا مشن ناکام ہو گیا ہے اور عمران کو معمولی سی بھنک بھی پڑ گئی تو معاملات خراب ہو سکتے ہیں۔ جگر کو بھی سمجھا دینا''...... چیف نے کہا۔

''چیف۔ ہمیں عمران سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ البتہ آپ کروگی پجاریوں کو منع کر دیں کہ وہ عمران یا کسی کو بھی سیٹھ یعقوب یا سیٹھ اعظم کے بارے میں کوئی اطلاع نہ دیں کیونکہ اطلاع سفر بھی کر سکتی ہے''...... کارمن نے کہا۔

''ان کو پہلے ہی کہہ دیا گیا ہے۔ اس طرف سے تم فکر مت کرو۔ جگر کہاں ہے''...... چیف نے کہا۔

''وہ کلب گیا ہے۔ کوئی حکم اس کے بارے میں''...... کارمن نے کہا۔

''بس اسے بھی کہہ دینا کہ مزید محتاط رہے۔ وہ بعض اوقات احتیاط کا دامن چھوڑ دیتا ہے''...... چیف نے کہا۔

''میں اس کی باقاعدہ اور مستقل نگرانی اور مانیٹرنگ کرتا رہتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں چیف''...... کارمن نے کہا۔

''او کے۔ جیسے ہی مشن کامیاب ہو تو تم نے مجھے فوراً اطلاع دینی ہے۔ بغیر کوئی لمحہ ضائع کئے''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ البتہ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

ٹائیگر کلب کے جنرل منیجر رابرٹ کے بتائے ہوئے ایڈریس کے مطابق کلب کے عقب میں واقع مطلوبہ مکان پر پہنچ گیا۔ مکان کا دروازہ بند تھا۔ ٹائیگر نے تین بار مخصوص انداز میں دستک دی تو تھوڑی دیر بعد دروازہ کھل گیا اور جمی باہر آ گیا۔

"اوہ۔ آپ۔ آیئے"...... جمی نے ٹائیگر کو دیکھ کر کہا۔

"وہ چوکیدار کہاں ہے۔ کیا اندر ہے"...... ٹائیگر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس کے فون کے بعد میں نے اسے باقی وقت کی چھٹی دے دی ہے۔ وہ خود بھی جلدی جانا چاہتا تھا۔ اسے کوئی ضروری کام تھا۔ اس نے مجھے کہا تو میں نے اسے چھٹی دے دی"...... جمی نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے جمی اندر آیا اور اس نے مڑ کر دروازہ بند کر دیا۔

"آیئے"...... جمی نے کہا اور پھر وہ ٹائیگر کو ساتھ لے کر عمارت کی طرف چل پڑا۔ یہ ایک چھوٹا سا مکان تھا۔ برآمدے میں دروازے نظر آ رہے تھے جبکہ درمیان میں راہداری تھی۔

"جیگر کو کیا کہو گے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"میں کہوں گا کہ آپ اس سے ملنے آئے ہیں اور بس"...... جمی نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر راہداری میں موجود ایک کھلے دروازے کی طرف بڑھا۔

"کون آ رہا ہے جمی"...... کھلے دروازے کے اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو ٹائیگر سمجھ گیا کہ جیگر نے دو آدمیوں کے قدموں کی آواز سن لی ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ نہ صرف پوری طرح ہوش میں تھا بلکہ خاصا ہوشیار بھی تھا۔

"آپ سے ملنے کوئی صاحب آئے ہیں"...... جمی نے دروازے پر رکتے ہوئے کہا جبکہ ٹائیگر اندر داخل ہو گیا تو میز کے پیچھے کرسی پر ایک ورزشی جسم کا یورپی بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے شراب کی دو بوتلیں رکھی ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک خالی تھی جبکہ دوسری آدھی بھری ہوئی تھی۔ ساتھ ہی ایک گلاس پڑا تھا جس میں شراب موجود تھی۔

"ہیلو جیگر۔ میرا نام ٹائیگر ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"کون ہو تم۔ میں تو تمہیں نہیں جانتا"...... جیگر نے مصافحہ

کرنے کی بجائے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ابھی جان جاؤ گے۔ میں تمہارا دوست ہوں۔ دشمن نہیں"۔ ٹائیگر نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔ البتہ ہاتھ اس نے پیچھے کر لیا تھا۔

"جمی۔ جمی"...... جیگر نے یکلخت چیخ کر جمی کو بلانا شروع کر دیا۔

"جی صاحب"...... جمی نے اندر آ کر کہا۔

"ان صاحب کو واپس لے جاؤ اور سنو۔ تم شرافت سے چلے جاؤ۔ تم جو کوئی بھی ہو کل آفس آ کر مجھے ملنا۔ اس وقت میں کسی سے ملنے کے موڈ میں نہیں ہوں ورنہ"...... جیگر نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"سوری۔ میں نے آپ کو ڈسٹرب کیا۔ ٹھیک ہے کل ملاقات ہو گی"...... ٹائیگر نے اسی طرح مسکراتے ہوئے بڑے نرم لہجے میں کہا تو جیگر کا تنا ہوا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا اور پھر مزید ڈھیلا پڑ گیا جب ٹائیگر مسکراتا ہوا مڑنے لگا لیکن دوسرے لمحے جیگر کی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے مڑتے ہوئے بجلی کی سی تیزی سے بازو کو حرکت دی تھی اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے ڈھیلے کھڑے جیگر کی کنپٹی پر پڑا تھا اور وہ چیختا ہوا پہلے کرسی پر جا گرا اور پھر کرسی سمیت نیچے فرش پر گرا ہی تھا کہ ٹائیگر بجلی کی سی

تیزی سے آگے بڑھا اور اٹھتے ہوئے جیگر کے سر پر ٹائیگر کی لات پڑی اور اٹھتا ہوا جیگر ایک بار پھر نیچے گرا لیکن وہ خاصا جاندار ثابت ہو رہا تھا کیونکہ نیچے گرتے ہی وہ بے ہوش ہونے کی بجائے تیزی سے اٹھنے لگا کہ ٹائیگر نے میز پر پڑی ہوئی شراب کی خالی بوتل اٹھا کر اٹھتے ہوئے جیگر کے سر پر پوری قوت سے مار دی۔ بوتل ٹوٹ گئی اور اس بار جیگر چیختا ہوا نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ ٹائیگر نے جھک کر فرش پر گرا ہوا مشین پسٹل اٹھا لیا۔ یہ مشین پسٹل جیگر کے ہاتھ میں تھا جو پہلے ہی فرش پر گر گیا تھا۔ جمی ویسے ہی دروازے کے قریب موجود تھا لیکن وہ اس دوران خاموش کھڑا رہا تھا۔

"رسی تلاش کر کے لے آؤ تاکہ اس کو باندھ کر اس سے پوچھ گچھ کی جا سکے۔ میں نے کوشش تو کی تھی کہ دوستانہ ماحول میں بات ہو جائے لیکن لگتا ہے کہ اس آدمی کے اندر چور موجود تھا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر۔ میں لے آتا ہوں رسی"...... جمی نے کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ ٹائیگر نے جھک کر فرش پر پڑے بے ہوش جیگر کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈال دیا۔ تھوڑی دیر بعد جمی اندر آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔ ٹائیگر نے جمی کی مدد سے جیگر کو اچھی طرح کرسی سے باندھ دیا۔

"آپ اس سے کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں"...... رسی باندھتے

ہوئے جمی نے کہا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

''ہاں۔ ہوسکتا ہے کہ یہ شراب پی کر خود ہی باتیں کرتا رہتا ہو۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ لوگ کہیں خفیہ سرنگ بنا رہے ہیں۔ کہاں بنا رہے ہیں اور کیوں بنا رہے ہیں یہی معلوم کرنا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ یہ بات انہوں نے کبھی نہیں کی اور یہاں سے وہ فون بھی نہیں کرتے اور نہ ہی کسی کا فون آتا ہے کیونکہ کسی کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ یہ یہاں ہیں یا کلب میں ہیں''...... جمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے''...... ٹائیگر نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے جیگر کا ناک اور منہ بند کر دیا جبکہ جمی خاموشی سے کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔ چند لمحوں بعد جیگر کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹائے اور سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ جیگر کا مشین پسٹل میز پر پڑا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جیگر نے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

''یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم۔ کیوں باندھا ہے مجھے۔ جمی کہاں ہے۔ جمی۔ جمی''...... جیگر نے بولتے بولتے چیخ چیخ کر جمی کو پکارنا شروع کر دیا۔

''وہ ہمارا آدمی ہے جیگر۔ اس لئے چیخنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے تو کوشش کی تھی کہ دوستانہ ماحول میں تم سے بات چیت ہو جائے لیکن تمہارے اپنے اندر کوئی چور چھپا ہوا ہے جس کی وجہ سے تم نے نہ صرف مجھے جانے کا کہا بلکہ جیب سے مشین پسٹل بھی نکال لیا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تم ہو کون اور کیا چاہتے ہو''...... جیگر نے کہا۔

''میرا تعلق بھی یورپ کے ساگمنڈ گروپ سے ہے۔ میں یہاں ان کا ایجنٹ ہوں۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تم سیٹھ یعقوب کے مینجر بن کر کارمن کے ساتھ مل کر خفیہ سرنگ بنا رہے ہو۔ ہمارا گروپ اس سرنگ کے بارے میں معلومات چاہتا ہے۔ اس کا تمہیں معاوضہ دیا جائے گا اور تمہارے ڈبل ریڈ کو بھی معلوم نہ ہونے دیا جائے گا''...... ٹائیگر نے کہا لیکن سامنے بیٹھے ہوئے جیگر کی حالت دیکھ کر وہ چونک پڑا۔ جیگر کی حالت واقعی بے حد خراب ہو رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے اسے زبردست شاک پہنچا ہو۔

''تم۔ تم دراصل کون ہو۔ سچ بتاؤ اور یہ سرنگ کے بارے میں کیا کہہ رہے ہو۔ کیسی سرنگ۔ کون سی سرنگ''...... جیگر نے رک رک کر کہا۔

''تو تم سرنگ کے بارے میں کچھ نہیں جانتے حالانکہ ہمارے پاس ٹیپ موجود ہے جس میں تم کارمن سے سرنگ کے بارے میں بات کر رہے ہو''...... ٹائیگر نے اس کے ڈرائیور کمال حسین سے سنی

ہوئی باتیں اس انداز میں جیگر کے پیش کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ یہ سب غلط ہے۔ میں تو یہ لفظ ہی تم سے سن رہا ہوں۔ ہم تو پل بنا رہے ہیں اور میں ٹرانسپورٹ کو سنبھالتا ہوں''۔ جیگر نے کہا لیکن ٹائیگر اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے تو اس نے جیب کے اندر ہاتھ ڈال کر تیز دھار خنجر نکال لیا۔

''آخری بار کہہ رہا ہوں سب کچھ سچ سچ بتا دو۔ ورنہ''...... ٹائیگر نے خنجر پکڑے اٹھتے ہوئے کہا۔

''تم پاگل تو نہیں ہو۔ میں کہہ رہا ہوں کہ میرا کسی سرنگ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور تم خواہ مخواہ مجھے دھمکیاں دے رہے ہو''۔ جیگر نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن اس کی بات ختم ہوتے ہی ٹائیگر کا بازو گھوما اور جیگر کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اس کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ چکا تھا۔ پھر اس نے چیختے ہوئے جیسے ہی سر گھمایا ٹائیگر کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور ایک بار پھر جیگر کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ اس کا دوسرا نتھنا بھی آدھے سے زیادہ کٹ چکا تھا۔

''اب تم سب کچھ خود ہی بتا دو گے''...... ٹائیگر نے اور آگے بڑھتے ہوئے کہا جو اپنے سر کو کسی پنڈولم کی طرح دائیں بائیں مار رہا تھا، اس کے بال پکڑ کر ٹائیگر نے اس کا منہ سیدھا کیا اور دوسرے لمحے خنجر کا دستہ اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مار

دیا تو جیگر کے حلق سے نہ صرف انتہائی کربناک چیخ نکلی بلکہ اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا اور جسم کانپنے لگ گیا۔

''بولو۔ کہاں بنا رہے ہو سرنگ۔ بولو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کوئی سرنگ نہیں بن رہی''...... جیگر نے رک رک کر کہا لیکن اسی لمحے ٹائیگر نے اس کی پیشانی پر ابھری ہوئی رگ پر خنجر کے دستے کی دوسری ضرب لگا دی اور اس ضرب کا نتیجہ ٹائیگر کی مرضی کے مطابق نکلا۔ جیگر کی حالت پہلے سے زیادہ خراب ہو گئی۔ اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک مدھم پڑ گئی اور ٹائیگر سمجھ گیا کہ اب شعور کی بجائے جیگر لاشعوری طور پر جواب دے گا اور لاشعور جھوٹ نہیں بول سکتا۔

''بتاؤ کہاں ہے سرنگ''...... ٹائیگر نے تیز اور انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''کشار مغربی میں۔ کشار مغربی میں جہاں پل بنائے جا رہے ہیں''...... جیگر نے رک رک کر ایک ایک لفظ اس طرح منہ سے ادا کیا جیسے وہ بولنا نہ چاہتا ہو لیکن الفاظ خود بخود اس کے منہ سے نکل رہے ہوں۔

''کس لئے بنائی جا رہی ہے سرنگ''...... ٹائیگر نے اور زیادہ تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''اینٹی جیوش میزائل فیکٹری کو تباہ کرنے کے لئے''...... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کہاں ہے یہ فیکٹری۔ بولو۔ جواب دو"...... ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا تو جگر نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"کتنے دن کا کام رہ گیا ہے"...... ٹائیگر نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"دو روز کا۔ صرف دو روز کا کیونکہ کام بے حد خفیہ ہو رہا ہے"۔ جگر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر ٹائیگر نے ہر وہ بات معلوم کر لی جو وہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ چونکہ جگر کا شعور ختم ہو چکا تھا اس لئے اب اس کا زندہ رہنا اس کے اپنے مفاد میں نہ تھا۔ ٹائیگر نے میز پر پڑا ہوا جگر کا ہی مشین پسٹل اٹھایا اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیوں سے جگر کا سینہ چھلنی ہو گیا اور چند لمحوں بعد اس کا جسم ڈھلک چکا تھا۔ گولیوں کی آواز سن کر جمی دوڑتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

"اس کی رسیاں کھولو اور اسے کسی ویران جگہ پر پھینکوا دو"۔ ٹائیگر نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ آپ قاتل ہیں۔ قاتل ہیں۔ مجھے پولیس کو اطلاع دینا ہو گی"...... جمی نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑا ہی تھا کہ ٹائیگر نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور ایک بار پھر ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی جمی چیختا ہوا منہ کے بل فرش پر گرا اور ساکت ہو گیا تو ٹائیگر نے مشین پسٹل واپس میز پر رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا مکان سے باہر آ گیا۔ وہ اب کلب پارکنگ

سے اپنی کار لے کر کلب کے مینجر رابرٹ کو فون پر جگر اور جمی کی موت کے بارے میں اطلاع دینا چاہتا تھا۔ البتہ اس کے ذہن پر سرنگ اور میزائل فیکٹری چھائی ہوئی تھی۔ عمران چونکہ ہسپتال میں تھا اس لئے اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ اس کی اطلاع چیف کو دے گا اور پھر وہ خود ہی اس سرنگ کا انتظام کر لیں گے۔

شہرۂ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے
کی عمران سیریز کے ان قارئین کے لئے جو
نیا ناول فوری حاصل کرنا چاہتے ہیں ایک نئی سکیم
"گولڈن پیکج"
تفصیلات معلوم کرنے کے لئے ابھی کال کیجئے
Mob 0333-6106573
Ph 061-4018666
ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو نے حسب عادت اٹھ کر اس کا استقبال کیا۔

''نئی زندگی مبارک ہو عمران صاحب۔ اللہ تعالیٰ نے واقعی رحمت کی ہے''...... بلیک زیرو نے آگے بڑھتے ہوئے باقاعدہ عمران سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور جوزف کی مہربانی سے مجھے واقعی نئی زندگی ملی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر باقی رسمی فقروں کی ادائیگی کے بعد عمران اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ بلیک زیرو بھی اپنی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

''عمران صاحب۔ ٹائیگر نے پاکیشیا کے تحفظ کے لئے غیر معمولی کارنامہ سرانجام دیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے ٹائیگر نے بریف کیا ہے۔ اسی لئے تو میں یہاں

آیا ہوں۔ یہ واقعی انتہائی خوفناک منصوبہ تھا جو وہ لوگ خاموشی سے پورا کر رہے تھے اور اگر عین وقت پر معلومات نہ ملتیں تو پاکیشیا کو واقعی ناقابل تلافی نقصان پہنچتا''...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ سارا کھیل کروگ کی آڑ میں کھیلا گیا ہے اس لئے میں نے پاکیشیا میں کروگ کے معبد اور اس کے پجاریوں کے خاتمے کا حکم دے دیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''کسے حکم دیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''تنویر۔ چوہان اور خاور کی ٹیم میں نے بنا دی تھی اور تنویر اس ٹیم کا انچارج تھا اور جو رپورٹ مجھے ملی ہے اس کے مطابق تنویر نے واقعی کام دکھایا ہے۔ اس نے کروگ معبد، وہاں موجود کروگ کوؤں اور اس کے آٹھ پجاریوں کو جن میں بڑا پجاری بھی شامل تھا، ختم کر دیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''وہ تو ایک جاہلانہ فرقہ تھا۔ تم نے اتنا بڑا قدم اٹھا لیا''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ اس فرقہ کی وجہ سے ملک کو کسی بھی وقت نقصان پہنچ سکتا ہے۔ یہ فرقہ غیر ملکیوں کے ہاتھوں میں کھیل رہا تھا۔ اس کی آڑ میں میزائل فیکٹری اڑائی جا رہی تھی''...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اصل مسئلہ وہ مرکزی معبد ہے جو مصر میں ہے۔ وہ یہودیوں کے ہاتھوں استعمال ہو رہا ہے۔ اس کا خاتمہ ضروری تھا''...... عمران نے کہا۔

''ٹائیگر اور جوزف وہاں گئے ہوئے ہیں۔ انہیں یہاں سے گئے ہوئے آج دوسرا روز ہے۔ وہ اس فساد کی جڑ کو ختم کر کے ہی آئیں گے''...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''انہیں کیسے معلوم ہو گا کہ مرکزی معبد کہاں ہے اور اس کا بڑا پجاری کہاں رہتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ بات میں نے جوزف سے کی تھی۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ ان کی بو سونگھ کر ہی ان کا پتہ چلا لے گا جبکہ ٹائیگر نے دوسری بات کی۔ اس نے کہا کہ وہ جیگر سے ڈبل ریڈ کے ہیڈ کوارٹر کا حدود اربعہ معلوم کر چکا ہے اور فون نمبر بھی۔ وہاں سے اس مرکزی معبد کے بڑے پجاری کا سراغ لگا لے گا کیونکہ ڈبل ریڈ اور مرکزی معبد کے بڑے پجاری کا رابطہ ہے اور انہوں نے ہی آپ کو ہلاک کرنے کے لئے آدمی بھیجے تھے۔ بہر حال وہ کچھ نہ کچھ کر کے ہی واپس آئیں گے۔ اس کا مجھے یقین ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''اس نے ڈبل ریڈ کے ہیڈ کوارٹر کا فون نمبر تمہیں بتایا ہے''۔ عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں نے ڈائری میں نوٹ کر لیا ہے''...... بلیک زیرو

نے کہا اور میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک پاکٹ سائز ڈائری نکالی۔ اسے کھولا اور پھر ایک صفحے کو پلٹ کر اس نے لکھی ہوئی ڈائری عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے چند لمحے اس صفحے کو غور سے دیکھا اور پھر ڈائری کو میز پر رکھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''یس۔ انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''فان لینڈ کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر دیں''۔ عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ہیلو''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

''یس''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اسے دونوں رابطہ نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ پی اے ٹو چیف''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''چیف آف ڈبل ریڈ سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں اور یہ بھی اسے بتا دینا کہ اگر اس نے بات

کرنے سے انکار کیا تو ڈبل ریڈ کے لئے انتہائی نقصان وہ ثابت ہو گا“...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

”ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں“...... تھوڑی دیر بعد پی اے کی آواز دوبارہ سنائی دی

”یس“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”چیف سے بات کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو“...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی سخت آواز سنائی دی۔

”پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ تم نے پاکیشیا کے مفادات کے خلاف کارروائی کرنے کی کوشش کی ہے۔ پہلے تمہارا ایجنٹ رابرٹ کافرستان میں مارا گیا اور اب پاکیشیا میں تمہارے ایجنٹس جیگر اور کارمن کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ تم نے میزائل فیکٹری کو تباہ کرنے کے لئے جو خفیہ سرنگ نکالی تھی اسے بھی منہدم کر دیا گیا ہے۔ سیٹھ یعقوب اور سیٹھ اعظم جنہیں تم نے کروگ فرقہ کی آڑ میں ٹھیکے دلوائے انہیں بھی گرفتار کر لیا گیا ہے اور انہیں یقیناً سزائے موت ہو گی۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ تمہیں وارننگ دینا چاہتا ہوں کہ اب اگر آئندہ تم نے پاکیشیا کے خلاف کوئی ایکشن لیا تو پھر تمہاری ڈبل ریڈ مع اس کے ہیڈکوارٹر کے اور اس کے چیف کے سب کچھ

ختم کر دیا جائے گا اور یہ بھی سن لو کہ اب تمہارا یا کروگ کا کوئی اقدام قطعاً برداشت نہیں کیا جائے گا“...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”کیا اسے وارننگ دینے کی بجائے اس کا خاتمہ نہ کر دیا جائے“۔ چند لمحوں بعد بلیک زیرو نے کہا۔

”مجھے یقین ہے کہ اپنی ناکامی کے ساتھ ساتھ اس وارننگ کے بعد یہ لوگ اب پاکیشیا کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں گے۔ البتہ اس میزائل فیکٹری کی حفاظت کو مزید فول پروف بنایا جائے گا کیونکہ اس کا علم یہودیوں کو ہو چکا ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ کسی بھی ملک کی طرف سے دوبارہ کوشش کریں“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی جواب دیتا عمران کی جیب میں موجود سیل فون کی مخصوص گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر سیل فون باہر نکال کر اس نے اس کی سکرین کو دیکھا تو وہاں ٹائیگر کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔

”ٹائیگر کی کال ہے“...... عمران نے کہا اور فون آن کرنے کے ساتھ ساتھ لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر بول رہا ہوں باس“...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

”ٹائیگر اور خصوصاً افریقی ٹائیگر تو بولا ہی نہیں کرتے بلکہ دھاڑا کرتے ہیں۔ مصر بھی افریقہ میں ہے اور جوزف تو ہے ہی مجسم

افریقی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے مخصوص خوشگوار لہجے میں کہا۔

''لیکن باس کے سامنے دھاڑنا تو کیا بولنا ہی مشکل ہو جاتا ہے''...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''اچھا اب بتا دو کہ مصر میں کیا تیر مارا ہے تم نے اور جوزف نے''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ ہم نے یہاں پہنچ کر آسانی سے کروگ کے مرکزی معبد کے بڑے پجاری کی رہائش گاہ کو ٹریس کر لیا۔ یہ رہائش گاہ قاہرہ میں ہے جبکہ مرکزی معبد پہاڑوں میں ہے اور جب مرکزی معبد کے بڑے پجاری کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں تو پتہ چلا کہ بڑے پجاری نے چار کروگیوں کو جنہیں کروگی جلاد کہا جاتا ہے آپ کی ہلاکت کے لئے پاکیشیا بھجوایا۔ انہوں نے آپ پر قاتلانہ حملہ کیا اور پھر واپس آ گئے لیکن ان کا ایک مقدس خنجر ان کو واپس نہ مل سکا۔ پھر ان کا کوئی ساتھی پاکیشیا میں موجود تھا۔ اس نے بڑے پجاری کو اطلاع دی کہ جوزف نے زہر چوسنے والی جونکوں کے ذریعے آپ کے جسم میں موجود خنجروں سے پہنچایا گیا خوفناک اور ناقابل علاج زہر باہر کھینچ لیا ہے۔ اب آپ خطرے سے باہر ہیں۔ اس کا مطلب تھا کہ کروگی جلاوں کا مشن ناکام ہو گیا ہے اور بڑے پجاری نے اس کا شدید نوٹس لیا اور ان چاروں

کروگی جلادوں کو موت کی سزا سنا دی جس کا علم ان کروگی جلادوں کو بھی ہو گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کروگی جلادوں نے بڑے پجاری کو ہلاک کر دیا اور کروگی جلادوں کے لیڈر موگی نے بڑے پجاری کی سیٹ پر قبضہ کر لیا جبکہ باقی تینوں جلاد پجاری بن گئے اس طرح بڑا پجاری اپنے ہی آدمیوں کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر گیا''...... ٹائیگر نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''تو کروگی جلادوں نے اپنے ہی بڑے پجاری پر جلادی کا وار کر دیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ یہ معلومات ملنے کے بعد ہم نے ان کروگی جلادوں کا خاتمہ کرنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ ان کروگی جلادوں نے آپ پر حملہ کیا تھا اور پھر جوزف اور میں نے ان جلادوں کی رہائش گاہ پر ریڈ کیا۔ ان کروگی جلادوں نے ہم پر بھی خنجروں سے حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن اصل افریقی ٹائیگر جوزف کے سامنے یہ چاروں بے بس ہو گئے اور جوزف نے ان چاروں کا خاتمہ کر دیا جبکہ میں نے رہائش گاہ کے دوسرے ملازمین کو جو مقابلے پر اتر آئے تھے گولیاں مار کر اڑا دیا''...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''مطلب یہ ہے کہ تم نے کروگیوں کا قتل عام کر دیا۔ کروگی دیوتا نے تو کوئی مداخلت نہیں کی تھی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کروگی دیوتا نے کیا مداخلت کرنا تھی۔ البتہ ہم نے مرکزی معبد جا کر وہاں موجود چار کروگ دیوتاؤں کو گولیوں سے اڑا دیا اور وہاں موجود پجاریوں کا خاتمہ کر کے اس معبد کو بھی بم مار کر اڑا دیا"۔ ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اچھا کیا ہے تم نے۔ جو لوگ اس دور میں کوؤں کو دیوتا مان کر ان کے سامنے انسانوں کی قربانی دیتے ہیں ایسے لوگ ہرگز قابل معافی نہیں ہیں۔ ایسے فرقے کی بنیاد تک ختم کرنا ہو گی۔ یہ لوگ انسانیت کے قاتل ہیں۔ ان کے لئے کسی کے دل میں کوئی رحم نہیں ہونا چاہئے"...... عمران نے یکلخت تیز اور سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ ہم ڈر رہے تھے کہ آپ ناراض نہ ہو جائیں"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اگر یہ لوگ انسانوں کی قربانی نہ دیا کرتے تو پھر مجھے ان سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ جاہلوں کی تعداد کو کم تو کیا جا سکتا ہے مکمل طور پر جہالت کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔ اوکے۔ اب واپس آ جاؤ۔ تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سیل فون آف کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا تو خاموش بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ناول

مکمل ناول

پی کاک

مصنف مظہر کلیم ایم اے

متاع —— فلسطینیوں کی ایک خفیہ تنظیم۔ جس نے پوری دنیا میں یہودیوں کا ناطقہ بند کر رکھا تھا۔

متاع —— جس کا سربراہ اس قدر خفیہ رہتا تھا کہ آج تک کوئی یہودی تنظیم اس تک نہ پہنچ سکی تھی۔

العباس —— جو ایک کانفرنس میں شرکت کرنے خفیہ طور پر پاکیشیا آئے اور اس کی خبر یہودیوں کو بھی ہو گئی۔ پھر —— ؟

پی کاک —— یہودیوں کی ایک بین الاقوامی تنظیم۔ جس نے پاکیشیا سے العباس کو اغوا کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

ہاسکی —— پی کاک کی سپر ایجنٹ۔ جس نے پاکیشیا میں ملٹری انٹیلی جنس اور سیکرٹ سروس کی زیر نگرانی العباس کو انتہائی آسانی سے نہ صرف اغوا کر لیا بلکہ وہ انہیں پاکیشیا سے باہر لے جانے میں بھی کامیاب ہو گئی۔ کیسے —— ؟

تنویر —— العباس کو واپس لانے کے لئے تنویر کی سربراہی میں دو رکنی ٹیم آ گئی

گئی جس کی دوسری رکن جولیا تھی۔

—— وہ لمحہ ——

جب جولیا نے تنویر کی سربراہی کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا
مگر چیف نے اسے سرنڈر کرنے پر مجبور کر دیا۔ کیوں —— ؟

—— وہ لمحہ ——

جب تنویر اپنے مخصوص ایکشن کا مظاہرہ کرتے ہوئے
آگے بڑھا تو ہر طرف قتل عام کے مناظر نظر آنے لگے۔

—— وہ لمحہ ——

جب جولیا نے بطور ڈپٹی چیف تنویر کو سیکرٹ سروس سے
برطرف کرنے کی دھمکی تک دے دی۔ کیوں۔ اور پھر —— ؟

کیا تنویر اور جولیا اپنے مشن میں کامیاب بھی ہو سکے یا ناکامی ان کا مقدر بن گئی۔

انتہائی دلچسپ، لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے حالات
سسپنس اور ایکشن سے بھرپور ایک یادگار ناول

ناشران

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

کتب منگوانے کا پتہ
ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com